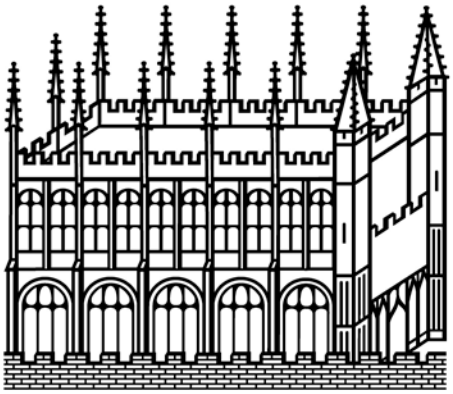


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

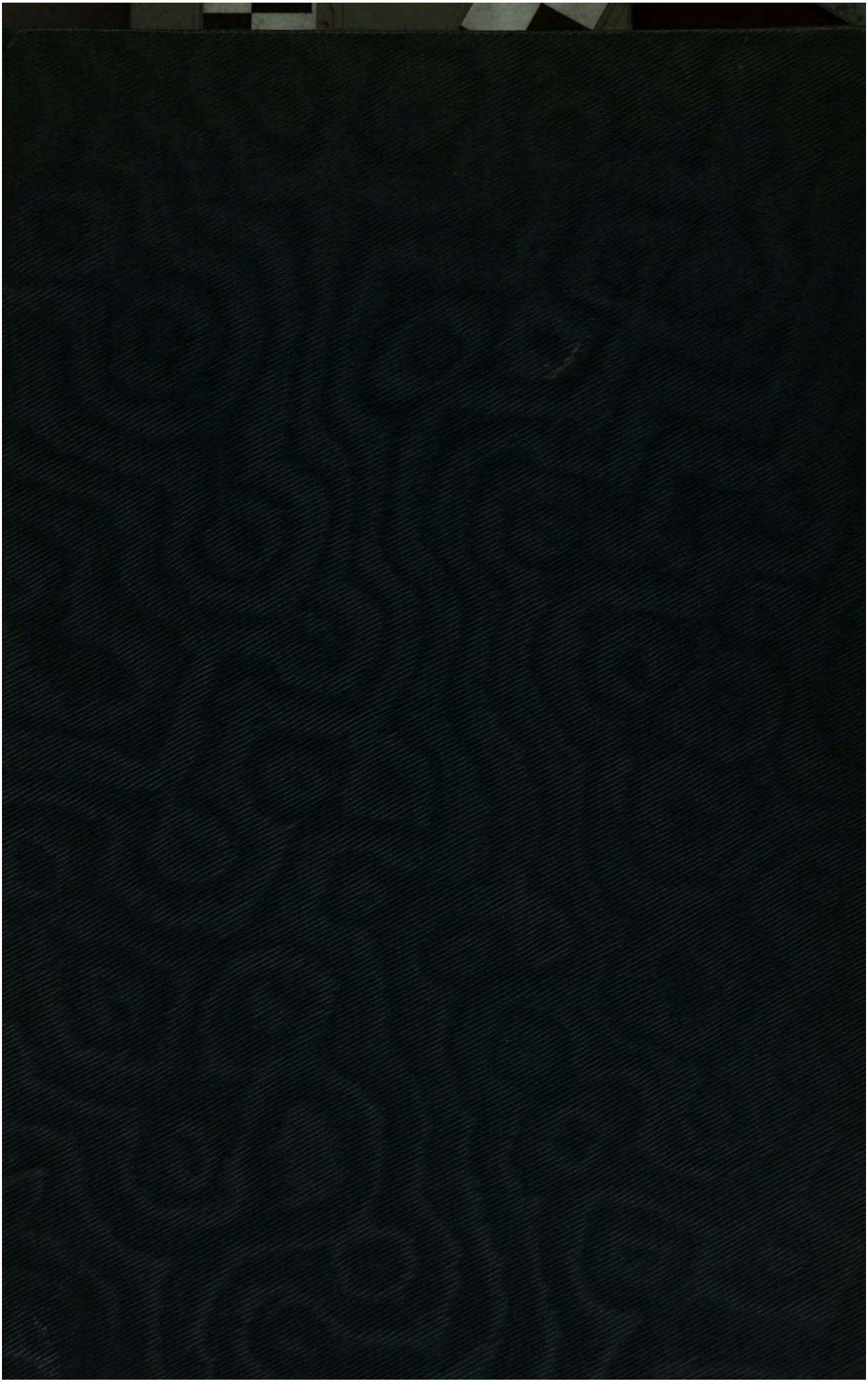
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks




This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



1672 d



# فہرست مضامین رسالۂ قواعد اُردو حصۂ چہارم


| مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ |
|---|---|---|---|
| باب اول اصطلاحات | ۲ | وحدت وجمعیت اسما | ۵۰ |
| باب دوم صرف | ۶ | جمع عربی | ۵۱ |
| مصدر | ۷ | تصغیر اسم | ۵۵ |
| فعل و اقسام اُسکے | ״ تا ۱۶ | نسبت | ״ |
| فعل کو متعدی کرنے کے قواعد | ۱۶ | حرف کا بیان | ۵۶ |
| فعل مجہول بنانے کا قاعدہ | ۱۷ | باب سوم علم نحو | ۶۳ |
| حالتِ صدور فعل | ״ | اقسام مرکب غیر مفید | ۶۴ |
| قاعدۂ وحدت وجمعیت فعل | ۱۸ | مرکب مفید یعنی جملہ کے اقسام | ۶۸ |
| تذکیر و تانیث فعل | ״ | مفعول کے اقسام | ۷۰ |
| اسمائے مشتقہ | ۲۵ | متعلقات فعل سوائے مفعولوں کے | ۷۴ |
| مصادر اسمائے مشتقہ عربی بطرز جدید | ۲۹ | توابع | ۷۸ |
| اسم جامد و اقسام معرفہ | ۴۰ | باب چہارم ترکیب و فوائد ہین | ۸۲ |
| تبدیل اسما | ۴۳ | جملہ کے اقسام باعتبار ترکیب کے | ۸۳ |
| تذکیر و تانیث اسما | ۴۸ | اجزاء جملہ جو ایک دوسرے کے ساتھ آتے ہین | ۹۰ |

فائدہ واو مجہول اور یاے مجہول اور واو معدولہ عربی مین نہین آتین پس جو لفظ کہ اُسمین ان حروف مین سے کوئی ہوگا وہ لفظ عربی نہوگا جیسے شور اور شیر اور خواب اور خویش فقط

تمام شد

ایک جانور درندہ کا نام رکھا ہی پس اگر اس سے وہی مراد لیوین تو حقیقی معنی کہلاوینگے اور اگر اُس سے کوئی شجاع آدمی مراد لیوین تو اُنکو مجازی کہینگے پھر معنی حقیقی اور مجازی مین کوئی مناسبت اور علاقہ ضرور ہونا ہی پس اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہو تو اُس مجاز کو استعارہ کہینگے جیسے کہ مثال مذکور مین شیر کا بولنا مرد شجاع پر بسبب تشبیہ کے ہی شجاعت مین اس واسطے اسکو استعارہ کہینگے اور اگر ایسا نہو تو صرف مجاز کہینگے جیسے کہین کہ پرنالہ چلتا ہی حالانکہ اُسکا پانی چلا کرتا ہی پس بولنا پرنالہ کا پانی پر مجاز ہی اسی طرح بادل برستا ہی وغیرہ اور جیسا کہ ایک اسم کو دوسرے معنی مین بولنا مجاز کہلاتا ہی ویسے ہی ایک فعل کو دوسرے معنی مین بولنا مجاز ہوتا ہی اور یہ بہت رائج ہی مثلاً مین وہان گیا تھا کیا دیکھتا ہون کہ بڑا مزہ ہی پس یہان دیکھتا ہون فعل حال بجاے دیکھا تھا ماضی بعید کے بولا گیا ہی مجازاً اور اسی طرح اور فعلون کو قیاس کرنا چاہیے

فائدہ عبارت فصیح اور بلیغ وہ ہی کہ قواعد صرف و نحو کی رو سے اسمین کوئی غلطی نہو اور مضمون سمجھنے مین بھی کچھ دقت نہو نہ اتنی طویل کہ دیکھنے یا سننے والا گھبرا جاوے اور نہ اتنی مختصر کہ اُس سے مطلب پورا نہ نکل سکے ۔

فائدہ اسم کے خواص مین سے ہی واحد اور جمع ہونا یعنی حرف اور فعل جمع نہین ہو سکتے اور یہ جو فعل یا حرف مین صیغہ کی وضع مین تبدیل ہو جاتی ہی کہ واحد کے واسطے کچھ اور بولتے ہین اور جمع کے واسطے کچھ اور تو اس سے فعل یا حرف مین کثرت نہین ہو جاتی مثلاً مارتے ہین اگرچہ لفظون مین جمع ہی مگر مار جو کہ اُسکا اثر ہی اُسمین کثرت نہین ہوئی بلکہ مارتے ہین کثرت مارنے والون پر دلالت کرتا ہی جو کہ اسم ہین اسی طرح فعل مین تذکیر و تانیث بھی نہین ہوتی وہ بھی خواص اسم سے ہی اور حروف جر اور کلمات نفی کا آنا بھی فعل اور حرف پر نہین ہونا یہ بھی خواص اسم سے ہی اور منسوب ہونا یا مصغر ہونا یا منادی اور مندوب ہونا یا مفعول ہونا یا موصوف ہونا یا صفت ہونا یا مضاف و مضاف الیہ ہونا یہ سب خواص اسم سے ہین اور پہلے لکھا گیا ہی کہ مسند الیہ ہونا بھی خواص اسم سے ہی

پس جب صورت مین وہ ضمیر صلہ مین مضاف الیہ یا مفعول یا مجرور واقع ہو تو صلہ مین سے اُس ضمیر اور کاف بیانیہ کو حذف کرکے علامت اضافت یا مفعول یا حرف جر اسم موصول پر لگاتے ہین جیسے جو کتاب کہ اُسکا ورق پھٹا ہوا ہی لاؤ یہان ضمیر اُسکا مضاف الیہ ہی پس اُسکو مع کاف بیانیہ حذف کرکے کا علامت اضافت کی اسم موصول یعنی جو کتاب مین لگائی تو جملہ یون بنگیا کہ جس کتاب کا ورق پھٹا ہوا ہی لاؤ اور اسی طرح مفعول کی مثال مثلاً جو کتاب کہ اُسکو دیکھا تھا لاؤ اسکو یون کہینگے کہ جس کتاب کو دیکھا تھا لاؤ اور مجرور کی مثال جو کتاب کہ اُسمین جلد نہین لاؤ اسکو یون کہینگے کہ جس کتاب مین جلد نہین لاؤ۔

فائدہ لفظ ایک عدد پر دلالت کرتا ہی مگر کبھی تنکیر کے واسطے مستعمل ہوتا ہی جیسے یہان ایک چیز نہین پائی جاتی یعنی کوئی چیز اور کبھی زائد آتا ہی جیسے تھوڑا ایک کاغذ لاؤ اور کبھی قریب کے معنی مین جیسے چار ایک قلم لاؤ یعنی قریب چار کے اور کبھی مکرر واسطے ہر فرد کے آتا ہی جیسے ایک ایک مارے گئے یعنی ہر ایک اونا گاہ کے معنی مین بھی مکرر آتا ہی جیسے یکایک اور یک بیک۔

فائدہ نفی اسم کی جو لفظ بے سے ہوتی ہی اور نا سے ہوتی ہی اُن دونون مین یہ فرق ہی کہ نا صفت پر آتا ہی اور بے اسم پر جیسے نالائق اور ناواقف وغیرہ اور بے شعور اور بے وقوف۔

فائدہ فارسی مین جب اسم پر لاتے ہین اُسکو زبر سے پڑھتے ہین یعنی مفتوح جیسے بغیر اور بموجب وغیرہ اور عربی مین اسم پر ب کو مکسور پڑھتے ہین جیسے بالسر اور بعون اللہ اور بعینہٖ وغیرہ۔

فائدہ فارسی مین الف مقصورہ ہمزۂ متحرک کو بھی کہتے ہین جیسے اگر مین اور اصطلاح عربی باب اول مین گذری۔

فائدہ جو لفظ کسی واضع نے کسی معنی کے واسطے وضع کیا ہی وہ اگر اُسی معنی مین بولا جاوے تو وہ معنی حقیقی کہلاوینگے اور جو اُنمین نہ بولا جاوے تو دوسرے معنی کو مجازی کہینگے مثلاً شیر کہ واضع نے

اسکے اصل معنی سے کچھ غرض نہین اسی طرح چھوڑدیا بمعنی چھوڑا اور کھالیا بمعنی کھایا۔

فائدہ عدد کی صفت مین آخر کو الف ہوتا ہی یا وان جیسے پہلا دوسرا یا پچوان ساتوان اور حالت تبدیل مین یہ الف مثل اور اسماے متبدلہ کے الف کے مے مجہول سے بدل جاتا ہی مگر اسمین بعضے اوقات حرف معنوی لفظاً یا مقدر نہین ہوتا اور تبدیل ہوجاتا ہی جیسے ایک کو کرواکریلا اور دوسرے نیم چڑھا اس مثال مین الف دوسرا کا مے مجہول ہوگیا ہی مگر حرف معنوی نہین ہی۔

فائدہ مکرر لانا صفت یا اسم مشتق کا جیسے کہ فائدہ کثرت کا دیتا ہی مثلاً گھڑے گھڑے تھک گیا اور بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا یعنی کثرت کھڑے ہونے سے یا کثرت بیٹھنے سے اسی طرح کبھی فائدہ قلت کا بھی دیتا ہی جیسے کھڑے کھڑے ہوجانا یعنی تھوڑی دیر کو اور کبھی فائدہ خصوصیت کا بھی دیتا ہی جیسے اچھے اچھے کاغذ لانا یعنی صرف اچھے۔

فائدہ صفت کبھی موصوف ہی کی بھلائی یا بُرائی بیان کرتی ہی جیسے بھلا آدمی کہ لفظ بھلا سے بھلائی آدمی کی جو کہ اُسکا موصوف ہی معلوم ہوتی ہی اور کبھی موصوف کے متعلق کی بھلائی بُرائی پر دلالت کرتی ہی جیسے خوش لباس آدمی کہ خوش لباس صفت آدمی کی ہی مگر خوبی لباس پر دلالت کرتی ہی جو کہ متعلق آدمی سے ہی اول صفت کو صفت حال موصوف کہتے ہین اور دوسرے کو صفت حال متعلق موصوف بولتے ہین

فائدہ اگر صفت کے آخر کی معروف لگاوین تو اسم ہوجاویگا جیسے دانا سے دانائی اور بے تمیز سے بے تمیزی اور نیک سے نیکی۔

فائدہ اسم موصول کبھی ضمیر غائب کے طور پر آتا ہی اُسوقت کاف بیانیہ کی جگہ آتا ہی پس اس صورت مین جو حرف بیان ہوگا نہ اسم موصول مثلاً وہ کتاب جو مین نے دیکھی تھی اسکے یہ معنی ہین کہ جو کتاب کہ مین نے دیکھی تھی۔

فائدہ اسم موصول کے صلہ مین ایک ضمیر ضرور ہی جو موصول کی طرف پھرتی ہو

فائدہ بعض جا فعل ناقص کا اسم نہین بولتے جیسے واضح ہو یا مخفی نرہے یا یاد رہے وغیرہ وکہ ان فعلون یعنی ہو اور رہے کا اسم یہ آمر ہی اور محذوف اور واضح ہو وغیرہ کے بعد کی عبارت بیان ہی یہ امر محذوف کا۔

فائدہ مضمون جملہ اُسکو کہتے ہین کہ جملہ کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف اضافت کرین تو یہ مرکب اضافی مضمون جملہ مذکور کا ہوگا مثلاً زید موجود ہی اس جملہ مین موجود مسند ہی اور اُسکا مصدر وجود ہی اور زید مسند الیہ ہی پس زید کا وجود مرکب اضافی مضمون ہوا جملہ کا یعنی زید موجود ہی کا۔

فائدہ کبھی مضمون جملہ فاعل فعل کا ہوتا ہی جیسے چاہیے کہ تم جاؤ پس فاعل چاہیے کا مضمون جملہ تم جاؤ ہی یعنی تمھارا جانا چاہیے اسی طرح ہمکو چاہیے کہ خدا کو مانین یعنی ہمارا خدا کو ماننا ضرور ہی۔

فائدہ جب کسی مصدر کو دو مصدرون سے مرکب کرتے ہین تو ایک مصدر کا امر حاضر لیکر دوسرے پہ زیادہ کرتے ہین جیسے دے ڈالنا اور ڈال دینا مگر مصدر چلنا کی ماضی پر دوسرا مصدر زیادہ کرتے ہین جیسے چلا جانا یا چلے جانا اور بعض جا امر ہی پر زیادہ کرتے ہین جیسے چلدینا اور مصدر لگنا جو کسی دوسرے مصدر کے بعد لگایا جاتا ہی تو اُس مصدر کے الف کو ے مجہول سے بدل کر اُسپر زیادہ کرتے ہین جیسے کھانے لگنا اور جانے لگنا وغیرہ اور بعضے شخص اسکو مرکب نہین خیال کرتے بلکہ حرف معنوی کو مقدر کہتے ہین یعنی کھانے مین لگنا پس مصدر متعدی کے امر حاضر کو اول مین مصدر لازم کے لگانے سے متعدی کیا کرتے ہین جیسے لیجانا اور دے بیٹھنا اور مار بیٹھنا وغیرہ۔

فائدہ بعضے مصدر اور اُنکے مشتقات کبھی صرف واسطے مدد اور مصدرون کے آتے ہین اُنسے کچھ اور غرض نہین ہوتی جیسے جانا اور دینا اور لینا مثلاً بیٹھ جاؤ یعنی بیٹھو کہ یہان جاؤ صرف مدد بیٹھنے کے واسطے بولا گیا ہی

وقعت اور ریاست وغیرہ اور اگر شروع مین کلمۂ دوم کے اور حروف ہونگے تو
ل بولا جاویگا جیسے متی الامکان اور سلطان البحر متی الغروب رفع المکان وغیرہ
اور بعض اشخاص آل کو لفظ فارسی پر بھی ملاکر بولتے ہین جیسے عندالرو بکاری اور
عندالدریافت مگر اس طرح کی ترکیب غلط ہی۔

فائدہ الفاظ جو مثال دینے کے واسطے آتے ہین مثل جیسے اور مثل اور چنانچہ
وغیرہ ترکیب مین اُنکو مضاف کہنا چاہیے اور اُنکے بعد کو مضاف الیہ اور
مرکب اضافی کو خبر مبتدا محذوف کی یعنی مثال اُسکی پس جملہ کی شکل یون ہوجاویگی کہ
مثال اُسکی مثل فلان چیز ہی۔

فائدہ الفاظ بموجب اور برابر اور مطابق اور موافق وغیرہ کو باصطلاح جدید
شبیہ ظروف کہتے ہین اور ترکیب مین یہ الفاظ بھی مضاف ہوتے ہین۔

فائدہ جس طرح کہ فعل کے واسطے فاعل اور متعلقات ہوتے ہین اُسی طرح مصدر
اور اسم مشتق کے واسطے ہوتے ہین مگر مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہی
جیسے تمھارا جانا اچھا نہین ہی یہان فاعل جانے کا مخاطب ہی جو مضاف الیہ مصدر کا ہی
اور تمھارے دینے سے مین خوش نہین یہان مصدر دینا دونون احتمال رکھتا ہی کہ
فاعل کی طرف مضاف ہو یا مفعول کی طرف اور آدمی کے چیرنے سے شیر کو رحم
نہین آتا یہان مصدر چیرنا مفعول کی طرف مضاف ہی پس ترکیب مین مصدر
یا اسم مشتق کے متعلقات کا بھی خیال رکھنا چاہیے مثلاً اگر پوچھین کہ اسکی
کیا ترکیب ہی خیال رکھنا چاہیے پس یون کہنی ہوگی کہ چاہیے فعل مضارع
اور رکھنا مصدر اور خیال مفعول بہ مصدر رکھنا کا مصدر اپنے مفعول بہ سے
ملکر فاعل ہوا فعل کا اور اگر خیال رکھنا کو مصدر مرکب کہین تب بھی درست ہی
بہرصورت فاعل مصدر کا محذوف ہی یعنی طالب علم یا مخاطب کا خیال رکھنا
درکار ہی اسی طرح جاننا چاہیے یعنی مخاطب کا جاننا یا عوام وخواص کا
جاننا مطلوب ہی۔

بولینگے اسی طرح کالا یعنی سیاہ رنگ کے ہی اور اگر اُسکے جزو اول کا
کو خوب کھینچکر ادا کرین تو مبالغہ پر دلالت کریگا اور مبالغہ مین اکثر ایسا
ہوتا ہی —

فائدہ اُردو اور فارسی مین یہ قاعدہ ہی کہ غائب یا مخاطب کے مقولہ پر متکلم کی
وضع پر بولتے ہین مثلاً اُسنے کہا کہ مین سنجاؤنگا یا تو کہتا تھا کہ مین سنجاؤنگا
پس مین سنجاؤنگا مثال اول مین مقولہ غائب کا ہی اور دوسری مین
مقولہ مخاطب کا اور انگریزی مین ہر ایک کا مقولہ اُسی کی وضع پر بیان کیا جاتا ہی
مثلاً مثال اول کو اگر انگریزی طور پر بناوین تو یہ ہوگی اُسنے کہا کہ وہ سنجاؤنگا
اور دوسری مثال یون ہوگی تو کہتا تھا کہ تو سنجاویگا اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے
کہ ترجمہ کرنے مین بہت مفید ہی —

فائدہ جب دو کلمون کو اُردو مین ترکیب کرکے صفت وغیرہ بناتے ہین
تو کلمۂ اول مین سے حروف علت کو تلفظ سے حذف کرتے ہین جیسے لت خورا
کہ اصل مین لات خورا ہی اسی طرح پنچورا یعنی پانی چورا اسی طرح اسم جامد سے
مصدر بنانے مین کرتے ہین جیسے جوتی سے جوتیانا اور پانی سے پنیانا

فائدہ بعضے مرکب ناقص عربی کے اُردو مین مستعمل ہین کہ اُنمین سے
دوسرے اسم پر الف لام ہوتا ہی پس اول کلمہ جو اُسمین ملایا جاتا ہی تو کہین
ل بولا جاتا ہی اور کہین دوسرے کلمہ کا اول حرف مشدد ہوجاتا ہی اور
لام نہین بولا جاتا اور الف کسی جگہ نہین بولا جاتا پس جس کلمہ کے شروع
مین سے چودہ حروف ہونگے ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط
ظ ل ن تو وہان ل نہ بولا جاویگا بلکہ یہی حروف مشدد ہوجاوینگے جیسے
عندالتحقیق کہ دوسرا کلمہ تحقیق ہی جسکا شروع حرف ت ہی جب اسپر
ال زیادہ کیا اور اُسمین ایک کلمہ دوسرا یعنی عند ملایا تو ت مشدد
پڑھی جاویگی اسی طرح عندالشبوت اور عندالداخلہ اور عبدالرزاق اور

بجالانے فعل مرکب فاعل اُسکا ضمیر ہی جو پھرتی ہی طرف سبھون کے
فرمان شاہ زمن مرکب اضافی مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ معطوف ہوا
پہلے جملہ پر اور حرف عطف مقدر ہی شعر آٹھوان ایک جملہ فعلیہ ہی کہی رو
مرکب توصیفی مضاف الیہ کے علامت بعد مضاف اور یہ مرکب اضافی
مفعول فیہ ہی فعل ناقص آیندہ کا پھر حرف عطف ناگہان تمیز ہی
نسبت جملہ سے ہوا فعل ناقص شہ اُسکا اسم اور روان خبر سوے ملک عدم
مرکب اضافی مفعول فیہ فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور دونون مفعول سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

## فوائد کا بیان

فائدہ بعضی باتین اُردو مین زبان انگریزی سے آئی ہین مثلاً جملہ معترضہ کے
دونون طرف خط مقوس کھینچے اس طرح ( ) یا اُن دونون خطون کی جگہ
دو چھوٹی وسرفون سے کچھ نیچے لکھنی یا اوپر جملہ کے ایک خط کھینچنا یا تھوڑے
توقف کے واسطے ایک چھوٹی و لکھنی اور اُس سے زیادہ توقف کے واسطے
و پر نقطہ دیکر لکھنا اِس طرح ؤ اور اس سے بھی زیادہ توقف کے واسطے
دو نقطہ اس طرح کرنے : اور جملہ کے ختم پر ایک نقطہ یا پھول یا خط عرضی
اس طرح — کرنا اور جملہ استفہامیہ کے آخر مین اس طرح کا نشان ؟ کرنا
اور اظہار حسرت اور تمنا اور تعجب اور ندبہ اور ندامین یہ نشان آ کرنا
یا خاص مطلب کے لفظ کو چوب قلم سے لکھنا یا اُسکے نیچے نشان کردینا
یہ سب باتین انگریزی سے ماخوذ ہین اور حل مطلب عبارت کے واسطے
بہت مفید ہین —

فائدہ بول چال مین تغیر لہجہ یعنی آواز کے بدلنے کو بھی بہت دخل ہی
جیسے تم جانتے ہو مین اگر منظور سوال ہو تو حروف واو اور ی کو بہت
نہ بڑھاوینگے اور جلد ادا کرینگے لیکن اگر صرف خبر کا بیان ہو تو بڑھاکر

زوال ہو یہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ دوسرے مصرعہ مین ٹھہا یا فعل زوال فاعل اُسکے
مفعول بہ تخت پر مفعول فیہ یہ جملہ فعلیہ بھی معطوف ہوا پہلے جملہ پر شعر سوم
دو جملے فعلیہ ہین اِس طرح کہ وہ ضمیر غائب فاعل لایا فعل تصرف مین جارو
مجرور متعلق فعل کے ملک وسیع مرکب توصیفی مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ ہوگیا
دوسرے مصرعہ مین ہوے فعل ناقص شاہان عالم مرکب اضافی اُسکا اسم
شہ کے مطیع مرکب اضافی خبر فعل ناقص کی اور وہ مع اسم و خبر کے
جملۂ فعلیہ ہوا شعر چہارم و پنجم و ششم بہت سے جملے ہین شہ داور کر
مرکب توصیفی مضاف الیہ فرزند کمضاف کے علامت اور یہ مرکب
اضافی مبتدا چار خبر اور تھے حرف ربط یہ جملہ اسمیہ ہوا انھین مفعول
ایک دن مفعول فیہ شاہ فرخ تبار مرکب توصیفی فاعل فعل معطوف
طلب کرے گا اور یہ جملۂ فعلیہ معطوف علیہ ہوا بولا فعل اور اُسکا فاعل
بھی وہی ہے جو پہلے جملہ کے فعل کا تھا کہ بیانیہ عزیزو منادی اور
حرف ندا محذوف کاؤس کے مبتدا تمھارا بڑا بھائی مرکب اضافی
خبر ہے حرف ربط یہ جملۂ اسمیہ ہوا یہ اسم ہووے فعل ناقص کا خداوند
تاج و سریر مرکب اضافی خبر فعل ناقص کی یہ جملۂ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا
رہو تم فعل ناقص مع اسم شب و روز مفعول فیہ فرمان پذیر خبر فعل ناقص کی
یہ جملۂ فعلیہ معطوف ہوا بحرف عطف مقدر پہلے جملہ پر اور یہ دونون جملے
نتیجیہ ہوے جملۂ سابق یعنی کاؤس کی تمھارا بڑا بھائی ہے گے یا اس پچھلے
جملے کو معاملہ کہو یعنی علت دونون جملون کی بہرصورت یہ تینون جملے
جواب ہوے ندا کے حرف ندا مع منادی و جواب کے ملکر جملۂ ندائیہ
ہوکر مقولہ ہوا فعل بولا کا اور وہ مع اپنے فاعل اور مقولہ کے جملۂ فعلیہ ہوکر
معطوف ہوا جملۂ طلب کرکے پر شعر سا تو ان دو جملے فعلیہ ہین سبھون کے
فاعل پذیرا کیا فعل مرکب یہ سخن مفعول بہ اور یہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہوا

اور اُسکا فاعل ضمیر جمع متکلم ہی جو پہلے فعل کا فاعل تھی اور یہ جملۂ فعلیہ معطوف ہوا اپنے سے پہلے جملے پر اور یہ دونون معطوف ہوے پہلے جملہ ارادہ یکا کرکے پر +

## نظم حال سلطنت کیقباد

| | |
|---|---|
| فریدون نسب شاہ فرخ نہاد | دلیر و اُلوالعزم تھا کیقباد |
| بُلایا اُسے فکر کرزال نے | بٹھایا اُسے تخت پر زال نے |
| وہ لایا تصرف مین ملک وسیع | ہوے شہ کے شاہان عالم مطیع |
| شہ دادگر کے تھے فرزند چار | اُنھین ایک دن شاہ فرخ تبار |
| طلب کرکے بولا کہ کاؤس کو | عزیزو تمھارا بڑا بھائی ہی |
| یہ ہووے خداوند تاج و سریر | رہو تم شب و روز فرمان پذیر |
| سبھون نے پذیرا کیا یہ سخن | بجا لائے فرمان شاہ زمن |
| کئی روز کے بعد پھرنا گہان | ہوا سوے ملک عدم شہ روان |

## ترکیب

حال مضاف سلطنت دوسرا مضاف کیقباد مضاف الیہ اور دوسرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا پہلے مضاف کا اور وہ مرکب اضافی خبر ہوئی مبتدا محذوف یہ کی یا مرکب اضافی مبتدا اور اُسکی خبر محذوف جیسا کہ نثر کے سرنامے مین لکھا گیا شعر اول جملۂ اسمیہ ہی اِس طرح کہ کیقباد موصوف اور فریدون نسب اور شاہ اور فرخ نہاد یہ اُسکی صفتین موصوف اپنی صفتون سے ملکر مبتدا ہوا دلیر معطوف علیہ و حرف عطف اُلوالعزم مرکب اضافی عربی معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر ہوئی مبتدا کی تھا حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ خبر یہ ہوا شعر دوم تین جملۂ فعلیہ ہین بُلایا فعل زال فاعل نے علامت اُسے مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ معطوف ہی اور فکر کر فعل مرکب معطوف اور اِسکا فاعل بھی

غرض مبتدا یہ ہو اُسکی خبر محذوف اور یہ جملہ اسمیہ معترضہ ہوا سفر کا ارادہ
مرکب اضافی مفعول بہ فعل معطوف کرنے کا اور پکا مفعول دوسرا یہ
جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہوا تجارت کی اجناس مرکب اضافی اور مضاف الیہ
اور مین بمعنی درمیان مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوے
سے جملہ جار و مجرور متعلق ہوے فعل خریدین کے جو چیزین موصول دوسرا
جو تاکید مناسب اور فائدہ مند معطوف علیہ اور معطوف ہوکر مفعول ہوے
سمجھین فعل کے اور اُسکا فاعل ضمیر متکلم ہی محذوف اور یہ جملہ فعلیہ
صلہ ہوا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہ ہوے فعل خریدین کے اور
اُسکا فاعل بھی وہی ضمیر محذوف ہی فعل اور فاعل اور مفعول اور متعلق
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا پہلے جملہ پر اور حرف عطف جن تاجرون مضاف الیہ
کی علامت اضافت دیانت اور امانت مضاف اور یہ مرکب اضافی مجرور
پر جار مجرور متعلق ہوے اعتماد کے تھا حرف ربط زمانی قائم مقام
فعل کے اعتماد اُسکا فاعل اور یہ جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول محذوف کا
کیونکہ اصل اسکی یہ ہی کہ جو تاجر کہ اُنکی دیانت پر اعتماد تھا پس موصول
اور صلہ ملکر مبتدا ہوا اُنکے ساتھ مرکب اضافی مفعول معہ فعل
آیندہ کا ایک عدد اچھے جہاز مرکب توصیفی معدود اور یہ دونون
مجرور پر جار مجرور متعلق ہوے سوار ہوا فعل مرکب کے
جسکا فاعل ضمیر متکلم ہی یہ جملہ فعلیہ خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر
ملکر جملہ اسمیہ ہوکر یہ بھی عطف ہوا پہلے جملہ پر اور حرف عطف ہم موکد
سب تاکید معنوی دونون ملکر فاعل ہوے کے علامت فاعل اپنے ئین
مفعول بہ خدا کی حفظ و امان مرکب اضافی مجرور مین جار اور یہ دونون
متعلق سونپ کر فعل معطوف کے اور وہ مع فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ
ہوکر معطوف علیہ ہوا جہاز کا لنگر مرکب اضافی مفعول بہ فعل اُٹھایا کا

فعل مذکور کے اور یہ جملۂ فعلیہ معطوف ہی پہلے جملۂ معطوف علیہ پر اور وہ دونون
ملکر بیان ہوے عہد کے جو مبین تھا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا کیا تھا
فعل کا اور وہ مع فاعل وغیرہ ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا لیکن حرف
استدراک بیکار حالی اور ضمیر متکلم جو فاعل ہی ذوالحال اور بیٹھے پہلا
موکد اور دوسرا بیٹھے اُسکی تاکید موکد تاکید کے ساتھ دوسرا حال ہوا
اُسی ذوالحال کا اور وہ دونون حالون سے ملکر فاعل ہوا فعل اُکتا گیا کا اور
وہ اپنے فاعل سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا کہین ظرف مکان مفعول فیہ
جی فاعل نہ لگتا تھا فعل منفی یہ جملۂ فعلیہ معطوفہ ہوا اور حرف عطف
یہان سے مقدر ہی اسی طرح طبیعت گھبراتی تھی فعل اور فاعل ملکر جملۂ فعلیہ
معطوفہ ہی اور حرف عطف مقدر اور یے تینون جملے استدراکیہ ہین
دل مین مجرور جار متعلق فعل آیا کے اور اُسکا فاعل محذوف یعنی
یہ امر جو کہ ترکیب مین اول مبین ہی کہ بیانیہ پھر مفعول فیہ سفر کرون
فعل مرکب با فاعل اور یہ جملۂ فعلیہ معطوف علیہ نئے موکد دوسرا نئے
اُسکی تاکید دونون ملکر صفت شہر موصوف اور مرکب توصیفی مفعول بہ ہو
دیکھون فعل با فاعل یہ جملۂ فعلیہ معطوفہ ہی بحرف عطف مقدر دریا کے
سفر مرکب اضافی اور مجرور مین جار جار و مجرور متعلق ہوے خبردار کے
زمانے مضاف الیہ کے علامت اضافت عجائب و غرائب معطوف علیہ
و معطوف ہوکر مضاف اور یہ مرکب اضافی مجرور اور سے جار یے بھی
متعلق اُسی خبردار کے ہوے اور وہ مع دونون متعلق کے خبر ہی فعل ناقص
ہون کی جسکا اسم ضمیر متکلم ہی فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر
جملۂ فعلیہ ہوا اور بحرف عطف مقدر پہلے جملہ کا معطوف ہوا اور وہ
جملہ مع دونون جملون معطوف کے بیان ہوا یہ امر مقدر کا مبین اور
بیان ملکر فاعل ہوا فعل کا اور وہ مع فاعل اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوا

اور ہم سب نے اپنے تئین خدا کی حفظ و امان مین سونپ کر جہاز کا لنگر اُٹھایا ۔
ترکیب سندباد جہازی مرکب توصیفی اور مضاف الیہ کے علامت
اضافت دوسرے سفر مرکب توصیفی اور مضاف الیہ اور کا علامت اضافت
بیان مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مضاف ہوے پہلے مضاف الیہ کے
اور وہ دونون ملکر خبر ہوے مبتدا محذوف لفظ یہ کے اور حرف ربط بھی
محذوف ہی مبتدا اور خبر ملکر جملۂ خبریہ اسمیہ ہوا پس یہ جملہ اصل مین یون تھا
کہ یہ سندباد جہازی کے دوسرے سفر کا بیان ہی اور اگر مضاف اور
مضاف الیہ کو مبتدا کہو اور محذوف کو خبر تب بھی درست ہی صاحبو منادی
اور حرف ندا محذوف ہی اور جواب ندا بھی محذوف ہی یعنی اے صاحبو یہ
ماجرا سنو یہ ماجرا اشارہ اور مشار الیہ ملکر مفعول بہ اور سنو فعل با فاعل
اور وہ مع مفعول کے جملہ فعلیہ ہو کر جواب ہوا ندا کا حرف ندا جو قائم مقام
جملہ فعلیہ کے ہی مع منادی اور جواب ندا کے ملکر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا اور اگلا
قصہ بیان ہی ماجرا کا مین فاعل فعل کا جو آگے آتا ہی نے علامت فاعل پہلے سفر
مرکب توصیفی اور مضاف الیہ اور کی علامت اضافت مصیبتین مضاف مضاف
اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوے فعل دیکھ کر کے جو فعل معطوف ہی اور فاعل
اُسکا بھی مین ہی جو پہلے گذرا اپنے مضاف الیہ دل مضاف اور یہ مرکب
اضافی مجرور اور مین حرف جار مجرور ملکر متعلق ہوے عہد کے جو حاصل
مصدر ہی عہد مبین کیا تھا فعل جسکا فاعل پہلے گذر چکا ہی کہ بیانیہ
یعنی مفعول فیہ کبھی حرف تاکید سفر کا نام مرکب اضافی مفعول فعل
نہ ہونگا کا جو فعل با فاعل ہی اور یہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہی اور حرف عطف
آرام معطوف علیہ اور حرف عطف آسایش معطوف دوسرا معطوف علیہ
اپنے معطوف سے ملکر مجرور ہوے سے جار جار اور مجرور متعلق ہوے
فعل با فاعل رہونگا کے اور بعد اوسکے جار و مجرور ملکر مفعول فیہ ہین

گوشہ یہان ورق کا گوشہ مرکب اضافی ہی اور مضاف ہی کتاب کا یا مرکب توصیفی ہو جیسے کتاب کا پھٹا ورق پھٹا ورق مرکب توصیفی ہی اور مضاف اسی طرح اورون کو قیاس کرنا چاہیے۔

فائدہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسی طرح جملہ کے اور اجزا جو زوائد اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہو سکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہو سکتا ہی اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنی منہ اور مستثنی اور نعت اور تاکید وغیرہ بھی ہو سکتا ہی اسی طرح اگر مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہ مرکب مبتدا یا خبر وغیرہ اجزاے جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہی کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑھ جاویگا پس طالب علم کو چاہیے کہ ایسی صورت مین گھبرا نجاوے بلکہ مضمون کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامات کو دیکھ کر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اب یہان ترکیب آدھے صفحہ نثر کی اور آدھے صفحہ نظم کی منتخبات اردو مین سے لکھدی جاتی ہی یقین ہی کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانے کے نرہینگے۔

نثر سندباد جہازی کے دوسرے سفر کا بیان

صاحبو مین نے پہلے سفر کی مصیبتین دیکھکر اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ پھر کبھی سفر کا نام نہ لونگا اور آرام اور آسایش سے بغداد مین رہونگا لیکن بیکار بیٹھے بیٹھے اکتا گیا کہین جی نہ لگتا تھا طبیعت گھبرائی تھی دل مین آیا کہ پھر سفر کرون نئے نئے شہر دیکھون دریا کے سفر مین زمانہ کے عجائب غرائب سے خبردار ہون غرض سفر کا ارادہ پکا کرکے تجارت کی اجناس مین سے جو جو چیزین مناسب و فائدہ مند سمجھین خریدین اور جن تاجرون کی دیانت اور امانت پر اعتماد تھا اُنکے ساتھ ایک اچھے جہاز پر سوار ہوا

دونون ملکر مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہونے کی مثالین یے ہین ہم دو جوان ہین تین کتابین آپ چار قلم منگاؤ بارھوان ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہی جیسے تم خاص کر قابل ہو تم ممیز خاص کر تمیز اور دونون ملکر مبتدا اور قابل خبر اور خبر ہونے کی مثال ہم لائق تعریف ہین یقیناً ہم مبتدا لائق تعریف مرکب اضافی ممیز اور یقیناً تمیز ممیز اور تمیز ملکر خبر اور فاعل اور مفعول کی مثالین یے ہین مین بھولکر بیٹھ گیا تمکو زبردستی بلاتے ہین ٭

فائدہ جملہ مین تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہی مگر قرینہ کی جہت سے فاعل یا مفعول کو مجازاً بولتے ہین مثلاً مین بھولکر بیٹھ گیا مین بھولکر جو تمیز ہی تو صدر ضمیر متکلم کی نہین جو فاعل فعل کی ہی بلکہ تمیز نسبت جملہ یعنی مضمون جملہ سے ہی یعنی بیٹھنا متکلم کا بھولکر ہوا تیرھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہی جیسے یہ کتاب کہ دس جز کی ہی اچھی ہی یہ کتاب مبین کہ بیانیہ دس عدد جز معدود دونون ملکر مضاف الیہ کی علامت اضافت اور مضاف جو لفظ کتاب ہی یہان سے محذوف ہی باعث ملکر آنے کے پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر بیان ہوا اور مبین مع بیان مبتدا اور اچھی خبر اور بموجب اوپر کی مثالون کے اور مثالین خبر اور فاعل اور مفعول ہونے کی بن سکتی ہین چودھوان جار کہ مجرور کے ساتھ ہوگا اور جار و مجرور مبتدا اور فاعل نہین ہو سکتے مگر خبر کے قائم مقام ہو سکتے ہین جیسے کتاب گھر پر ہی یہان گھر پر جار و مجرور ہی کہ قائم مقام خبر محذوف یعنی موجود کے ہی اور یہ پہلے لکھا گیا ہی کہ جار و مجرور ہمیشہ متعلق فعل یا مشابہ فعل کے ہوتے ہین اور بعضی دفعہ جار و مجرور قائم مقام مفعول کے بھی ہوتے ہین -

فائدہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو اسما ساتھ رہنے والے جزون مین بیان کے وے کچھ ضرور نہین کہ مفرد ہی ہون بلکہ مرکب بھی ہوتے ہین مثلاً ہو سکتا ہی کہ مضاف خود مرکب اضافی ہو جیسے کتاب کے ورق کا

تو مشار الیہ بات یا چیز ہوگی اور خبر ہونے کی مثال تمھارا نام یہ ہی تمھارا نام
مرکب اضافی مبتدا یہ خبر یہاں بھی مشار الیہ مقدر ہے یعنی یہ نام تکرار کی
جہت سے حذف کر دیا گیا ہی اور فاعل کی مثال یہ کتاب آئی اور مفعول کی
مثال وہ کتاب لاؤ ساتواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوگا جیسے
ملو کلو کا بھائی حاضر ہی ملو مبدل منہ کلو کا بھائی مرکب اضافی بدل مبدل منہ
اور بدل ملکر مبتدا اور حاضر خبر اور خبر ہونے کی مثال یہ سہراب رستم کا بیٹا ہی
اور فاعل کی مثال رستم زال کا بیٹا مرگیا اور مفعول کی مثال عنایت کر امت کے
بھائی کو بلاؤ آٹھواں مشبہ بہ کہ مشبہ کے ساتھ ہوتا ہی جیسے کالا سا کاغذ
موجود ہی کالا مشبہ بہ سا حرف تشبیہ کاغذ مشبہ مشبہ بہ اور مشبہ ملکر مبتدا ہوے
اور موجود خبر اور خبر ہونے کی مثال جیسے یہ پہلوان رستم سا ہی یہ پہلوان مبتدا
اور رستم مشبہ بہ اور پہلوان محذوف مشبہ اور دونون ملکر خبر اور فاعل ہونے کی
مثال جیسے کالا سا کاغذ بن گیا اور مفعول ہونے کی مثال جیسے ہوتی سا
پانی لاؤ نواں مستثنیٰ منہ کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہی جیسے بجز زید کے سب
آدمی موجود ہین آدمی موکد اور سب تاکید شمولی اور یہ دونون ملکر مستثنیٰ منہ ہین
اور بجز حرف استثنا اور زید مستثنیٰ اور کے حرف ربط مستثنیٰ منہ اور
مستثنیٰ ملکر مبتدا اور موجود خبر اور خبر ہونے کی مثال جیسے وے سب ہین
سوائے زید کے اور فاعل ہونے کی مثال جیسے سب لڑکے سوائے کلو کے
آئے اور مفعول کی مثال کلو کے سوا سب کو دیکھا دسواں مفسر بفتح سین
کہ مفسر بکسر سین کے ساتھ ہوتا ہی جیسے شہر یعنی بریلی نزدیک ہی شہر مفسر بفتح
یعنی کلمۂ تفسیر بریلی مفسر بالکسر مفسر اور مفسر ملکر مبتدا نزدیک خبر اور خبر ہونے کی
مثال یہ شہر ہی یعنی بریلی اور فاعل ہونے کی مثال جیسے پانی یعنی مینھ
برستا ہی اور مفعول کی مثال جیسے سواری یعنی گھوڑا لاؤ گیارھواں عدد
اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہی جیسے دس لڑکے اچھے ہین دس عدد اور لڑکے معدود

فاعل کی مثال اور دوات و قلم درست کرو مفعول کی مثال چوتھا موصول
کہ صلہ کے ساتھ ہوگا جیسے مبتدا ہونے کی مثال جو کتاب کہ کل آئی تھی حاضر ہے
جو کتاب اسم موصول کہ بیانیہ کل مفعول فیہ آئی تھی فعل اور اسمین
جو ضمیر پھرتی ہے کتاب کی طرف وہ فاعل فعل اور فاعل مع مفعول فیہ
ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مبتدا اور حاضر خبر اور
خبر ہونے کی مثال جیسے یہ وہ کتاب ہے جو کل آئی تھی یہ مبتدا وہ کتاب
موصول جو کل آئی تھی اُسکا صلہ موصول اور صلہ ملکر خبر اور ہے حرف ربط
بیچ مین آگیا ہے اور مثال فاعل ہونے کی جو کتاب کہ کل دیکھی تھی آئی ہے اور
مفعول کی مثال جو کتاب کہ کل دیکھی تھی لاؤ یا پنجوان ذوالحال کہ
حال کا محتاج رہتا ہے مگر چونکہ حال ہمیشہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان
کرتا ہے اسی لیے ضرور ہے کہ ذوالحال فاعل ہو یا مفعول اور اگر لفظون مین کچھ
اور ہوگا تو اُسکو فاعل یا مفعول قرار دے لینگے مثلاً کتاب مین لکھتے ہوے
غلطی ہوگئی اب یہان کتاب لفظون مین مجرور ہے مگر باعتبار ذوالحال ہونے کے
اُسکو مفعول قرار دینگے یعنی کتاب کو لکھتے ہوے پس مثال ذوالحال کے
فاعل ہونے کی جیسے لڑکا روتا ہوا جاتا ہے لڑکا ذوالحال اور روتا ہوا اُسکا
حال اور دونون ملکر فاعل ہوے فعل جاتا ہے کے اور مفعول ہونے کی
مثال جیسے شیر کو آدمی چیرتے پایا شیر ذوالحال اور کو علامت مفعول
اور چیرتے اسم حالیہ اور آدمی مفعول چیرتے کا اسم حالیہ اپنے مفعول سے
ملکر حال ہوا ذوالحال کا اور وہ مع حال مفعول ہوا فعل پایا کا جسکا فاعل
محذوف ہے یعنی مین نے یا کسی اور نے چھٹا اسم اشارہ کہ بدون مشار الیہ
لفظی یا مقدر کے نہوگا لفظی کی مثال یہ کتاب خوب ہے یہ اسم اشارہ قریب
کتاب مشار الیہ دونون ملکر مبتدا اور خوب خبر اور مقدر کی مثال یہ بہت اچھا
ہوا یہان اسم اشارہ یہ کا مشار الیہ امر یا کام ہے اور اگر کہین کہ یہ خوب ہوئی

اور جھڑکی ہو تو تہدیدیہ ہوگا جیسے ہین کیا کرتا ہی اور تنبیہ ہو تو تنبیہیہ جیسے خبردار خوب ہوشیاری سے پڑھو غرض کہ جو چیز جملہ مین ہوگی اُسی نام سے جملہ نامزد ہوگا اور جن دو جملون کا مضمون ایک دوسرے سے علیٰحدہ ہوگا تو وہ جملے متبائنہ کہلاوینگے والّا متوافقہ مثلاً یہ دو جملے کہ کلکتہ دُور ہی منھ برستا ہی جملے متبائنہ ہین اور یہ دو جملے کہ کتاب اچھی ہی پتھر کے چھاپے کی ہی جملے متوافقہ ہین —

اب جاننا چاہیے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما اس طرح کے ہین کہ وے بدون دوسری چیزون کے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنی نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول تو اب اُنکا احوال تفصیل سننا چاہیے کہ پہلا مضاف ہی کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوے جملہ کا جز نہین ہوتا بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً اُنکے مبتدا ہونے کی مثال یہ ہی کہ کتاب کا ورق بوسیدہ ہی ورق مضاف اور کتاب مضاف الیہ اور دونون ملکر مبتدا اور بوسیدہ خبر ہیں جب ورق کو مضاف کہوگے اُسکے واسطے مضاف الیہ ضرور تلاش کرنا پڑیگا اور اگر کہین کہ یہ کتاب کا ورق ہی تو یہ مبتدا اور مرکب اضافی خبر ہوگی اور اگر یون کہین کہ کتاب کا ورق پھٹ گیا تو مرکب اضافی فاعل ہوگا اور کتاب کا ورق مین نے دیکھا اسمین مفعول ہوگا اور کتاب کا ورق دیکھا گیا اس مفعول مالم یسم فاعلہ ہی دوسرا موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا جیسے اچھا کاغذ موجود ہی یہان اچھا کاغذ مرکب توصیفی ہی مبتدا اور موجود خبر اور یہ اچھا کاغذ ہی اس جملہ مین مرکب توصیفی خبر ہی اور اچھا کاغذ آیا ہی اسمین فاعل اور مین نے اچھا کاغذ دیکھا اسمین مفعول تیسرا معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہی جیسے مبتدا کی مثال قلم اور دوات حاضر ہین قلم معطوف علیہ اور حرف عطف دوات معطوف اور دونون ملکر مبتدا حاضر خبر اور یہ دوات و قلم ہی خبر کی مثال اور دوات و قلم چلتے ہین

اور ترکیب اِن جملون کی یہ ہی اول جملہ مین جھوٹ بولنا مبتدا اور بُرا خبر
اور دونون ملکر جملۂ اسمیہ ہوے دوسرے جملہ مین اور حرف عطف جو کام
اسم موصول بُرا خبر مبتدا محذوف کی یعنی لفظ وہ کی جو ضمیر ہی موصول کی طرف
اور مع کاف صلہ کے حذف کی گئی ہی مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ہوا
موصول کا موصول اور صلہ ملکر پھر مبتدا ہوا وہ مبتدا چھوڑنے کے قابل
مرکب اضافی خبر وہ کی ہی حرف ربط یہ جملہ اسمیہ خبر ہوا پہلے مبتدا کی
اور وہ مع خبر جملۂ اسمیہ ہوا تیسرے جملہ مین پس حرف عطف جھوٹ بولنا
مبتدا چھوڑنے کے قابل خبر ہی حرف ربط مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ نتیجیہ ہوا
اور اگر جملۂ ماقبل و مابعد سے کچھ علاقہ نرکھتا ہو تو اُسکو جملۂ معترضہ کہتے ہین
اور وہ اکثر مبتدا و خبر کے یا فاعل اور فعل کے یا شرط اور جزا کے درمیان
مین آتا ہی مثلاً میرا کاغذ چشم بد دور خوب ہی اس مثال مین چشم بد دور جملۂ
معترضہ ہی کہ مبتدا اور خبر کے درمیان آیا ہی میرا کاغذ مرکب اضافی مبتدا ہی
اور خوب خبر اور چشم بد مرکب توصیفی مبتدا اور دور خبر غرض کہ دونون
جملۂ اسمیہ ہین لیکن اگر چشم بد دور کو نکال ڈالین تو کچھ معنی مین خلل نہین واقع ہوتا ہی
اور یہی پہچان ہی جملۂ معترضہ کی کہ اگر اُسکو حذف کردین تب بھی معنی درست رہین
مثال جملۂ معترضہ کی فعل اور فاعل کے درمیان مین میرا کاغذ چشم بد دور
یہان آگیا اِس مثال مین میرا کاغذ فاعل ہی آگیا فعل کا اور بیچ مین دونون کے
جملۂ معترضہ ہی اور شرط و جزا کے درمیان مین جیسے اگر تم یہان آؤ لیکن
کیون آؤ گے تو ہم تمکو ایک کتاب دین یہان جملہ لیکن کیون آؤ گے جملۂ
معترضہ ہی کہ شرط اور جزا کے جملون مین واقع ہوا ہی اسی طرح اگر جملہ مین
آرزو ہوگی تو اُسکو تمنائیہ کہینگے جیسے کیا خوب ہو جو تم پڑھ جاؤ اور اگر اضراب
ہوگا یعنی پہلے مضمون سے پھر جانا تو اضرابیہ کہلاویگا جیسے تو پڑھتا نہین بلکہ کھیلتا ہی
تو جملہ بلکہ کھیلتا ہی اضرابیہ ہی اور اگر تعجب ہوگا تو تعجبیہ جیسے واہ کیا خوب بات ہوئی

اضافت مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوے فعل محذوف یعنی قسم
کھاتا ہون کے جو فعل بافاعل ہی کہ بیانیہ نہ لونگا فعل منفی متعدی اور بافاعل
رشوت اُسکا مفعول بہ فعل اور فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جواب ہوا
قسم کا فعل قسم اپنے جواب وغیرہ سے ملکر جملۂ قسمیہ ہوا اور اگر جملہ متضمن ہو
کسی چیز کے بیان کو تو اُسکو مبینہ یعنی بیان کرنے والا کہتے ہین اور یہ
وہ جملہ ہی کہ مصدر کہنا اور سننا اور دریافت کرنا اور جاننا اور اُنکے
مشتقات اور اُنکے مرادف کا دوسرا مفعول واقع ہوتا ہی پس اگر کہنا
یا اُسکے مرادف کے بعد آویگا تو مقولہ کہلاویگا جیسے کل آپ نے کہا تھا
کہ مین سبق پڑھاونگا کل مفعول فیہ آپ نے کہا تھا فعل بافاعل کہ بیانیہ پڑھاونگا
فعل مین اُسکا فاعل سبق مفعول دوسرا اور مفعول اول یعنی تمکو محذوف ہی پس
فعل مع فاعل اور دونون مفعول کے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل اول کا
اور وہ اپنے فاعل اور مقولہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور سوائے
کہنا اور اُسکے مرادف کے اگر اور جگہ یہ جملہ ہوگا تو بیان ہوگا اسم
اشارہ محذوف کا اور جسکا بیان ہوتا ہی اُسکو مبین کہتے ہین مثلاً
تمنے سُنا ہی کہ شہر مین کیا ہو رہا ہی تمنے سُنا ہی فعل بافاعل اور اُسکا
مفعول بہ محذوف ہی اور وہ لفظ یہ اسم اشارہ قریب ہی کہ بیانیہ
شہر مین جار ومجرور متعلق فعل ثانی ہو رہا ہی کا اور کیا اُسکا
فاعل فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا یہ محذوف
کا جو کہ مبین ہی پس مبین مع بیان مفعول بہ ہوا فعل اول کا اور
وہ مع فاعل اور مفعول کے جملۂ فعلیہ ہوا اور اگر جملہ پہلے جملون سے
پیدا ہوتا ہو تو اُسکو نتیجہ یعنی ثمرہ پہلے کلام کا کہتے ہین جیسے جھوٹ
بولنا بُرا ہی اور جو کام بُرا ہی وہ چھوڑنے کے قابل ہی پس جھوٹ بولنا
چھوڑنے کے قابل ہی یہان جملہ بعد پس کے نتیجہ ہی جو پہلے دو جملون سے پیدا ہوا ہی

تو دوسرا جملہ اُسکا جواب ہی کہ میرے ساتھی نے کیا ہی اور اُسکی ترکیب
یہ ہی کہ پہلے جملہ مین نہین کیا فعل نفی مین نے فاعل اور قصور مفعول ۔
یہ جملۂ فعلیہ ہوا میرے ساتھی مرکب اضافی فاعل فعل کیا ہی کا اور نے علامت
فاعل فعل اور فاعل ملکر جملۂ فعلیہ مستانفہ ہوا اس اخیر جملہ سے مفعول ۔
محذوف ہی یعنی قصور اور اگر جملہ متضمن امر یا نہی کا ہو تو تین حال سے خالی
نہین یا یہ کہ بڑے کی طرف سے چھوٹے کو بولا جاوے تو اُسکو حکم
کہتے ہین جیسے اُستاد شاگرد سے کہے کہ پڑھو یا دنگا مت کرو اور یا
برابر والے سے کچھ کہا جاوے تو اُسکو التماس کہتے ہین جیسے تشریف لائیے
دیر نکیجیے اور یا یہ کہ چھوٹا بڑے سے کہے اُسکو عرض کہتے ہین اور اسی مین
یہ ہی کہ اگر بندہ کچھ خدا سے کہے تو اُسکو دعا بھی کہتے ہین مثلاً اول کی
مثال جیسے شاگرد اُستاد سے کہے کہ معنی سمجھا یئے اور قید مت کیجیے
اور دوسرے کی مثال جیسے ہمکو معاف کر اور عذاب مت کر اور ترکیب
اِن جملون کی آسان ہی کہ سب فعل یا فاعل ہوکر جملے فعلیے ہوتے ہین
اور جس جگہ مفعول بھی مذکور ہی وہان فعل اور فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ
ہوتا ہی پس اِن تینون صورتون مین یعنی حکم اور التماس اور عرض مین جملۂ
خطابیہ کہلاتا ہی اور دعا کی صورت مین جملۂ دعائیہ اور اگر جملہ متضمن ندا کے ہو
تو اُسکو ندائیہ کہتے ہین جیسے ای کریم رحم کر ای حرف ندا قائم مقام
جملۂ فعلیہ کے کریم منادی رحم کر فعل یا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر
جملۂ فعلیہ ہوکر جواب ہوا ندا کا حرف ندا اپنے منادی اور جواب ندا سے ملکر
جملۂ ندائیہ ہوا اور اگر حرف ندا کی جگہ حرف ندبہ جملہ مین ہو تو وہ جملۂ ندبیہ
کہلاویگا جیسے ہاے افسوس ہاے حرف ندبہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے اور افسوس
اور دونون ملکر جملۂ ندبیہ ہی اور اگر جملہ شامل ہو قسم پر تو اُسکو قسمیہ کہتے ہین
جیسے خدا کی قسم رشوت نہ لونگا مضاف الیہ اور قسم مضاف اور کی علامت

جیسے مین نہین چلتا مگر اُس وقت کہ تم بھی چلو دوسرا جملہ بعد مگر کے استثنائیہ ہی
اِس طرح کہ پہلا جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہو اور اُسمین مستثنیٰ منہ محذوف ہو
یعنی کسی وقت مین اور دوسرے جملہ مین مگر حرف استثنا اور اُس وقت
اشارہ اور مشار الیہ ملکر مفعول فیہ ہو اور بھی حرف عطف اور تم چلو فعل با فاعل
پس فعل اور فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ کا
اور یہ دونون ملکر مفعول فیہ ہوے پہلے فعل کے اور وہ اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا اور اگر جملہ علت ہو کسی چیز کی تو وہ معاملہ
کہلاتا ہی جیسے آج مدرسہ مین نہ جاؤ کیونکہ چھٹی ہی آج مفعول فیہ مدرسہ مجرور
مین جار جار و مجرور متعلق ہوے فعل نجاؤ کے جو با فاعل ہی اور وہ اپنے
فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا کیونکہ حرف علت چھٹی مبتدا
اور خبر اسکی لفظ موجود محذوف اور ہی حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
علت ہوئی پہلے جملہ کی اور اگر جملہ متضمن شرط کا ہو تو وہ شرطیہ کہلاویگا اور
چونکہ شرط کے واسطے جزا بھی ضروری ہی تو بالضرور اس جملہ مین دو جملہ ہونگے
ایک شرط اور دوسرا جزا جیسے اگر تم نہین پڑھتے تو مدرسہ مین آنا بیفائدہ ہی
اسمین اگر حرف شرط نہین پڑھتے فعل نفی تم اُسکا فاعل اور دونون ملکر جملۂ
فعلیہ ہوکر شرط ہوئی تو حرف جزا مدرسہ مجرور مین جار جار و مجرور متعلق
ہوئے مصدر آنا کے اور وہ اپنے متعلق سے ملکر مبتدا ہوا اور بیفائدہ خبر
اور ہی حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی شرط اور جزا
ملکر جملۂ شرطیہ ہوا اور اگر جملہ مین سوال معلوم ہوتا ہو تو اُسکو استفہامیہ کہتے ہین
جیسے تم کون ہو اور ترکیب اسکی اوپر گذری اور اگر جملہ جواب ہو کسی سوال
مقدر کا تو اُسکو مستانفہ کہتے ہین جیسے مین نے قصور نہین کیا میرے سارے بھی نے
کیا ہی دوسرا جملہ مستانفہ ہی کیونکہ پہلے جملہ سے قصور کا نکرنا نسبت متکلم
معلوم ہوتا ہی اور اُس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ پھر کس نے قصور کیا ہی

مگر چونکہ نسبت مذکور جملہ سے حاصل ہوئی ہی اس جہت سے گویا جملہ ہی
مشتمل تمیز کے اطراف کا ہوا اور ممیزہ کہلایا۔ اور اگر جملہ مین تاکید ہو
کسی چیز کی تو اُسکو موکدہ بکسر کاف یعنی تاکید کرنے والا کہتے ہین جیسے
ہم نے کیا ہی ہم نے کیا ہی یہان دوسرا جملہ موکدہ ہی کہ پہلے جملہ کی تاکید
کرتا ہی اور ترکیب دونون کی یہ ہی کہ کیا ہی فعل ہم فاعل نے علامت فاعل
فعل اور فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر پہلا جملہ موکدہ بفتح کاف ہی اور دوسرا
موکدہ بکسر کاف اور اگر جملہ مین تفسیر ہو کسی چیز کی تو وہ تفسیر یا مفسرہ
بکسر سین کہلاتا ہی جیسے تم یہان مت بیٹھو یعنی اِس جگہ سے چلے جاؤ تو جملہ بعد
یعنی کے تفسیر یہ ہی کہ تفسیر کرتا ہی پہلے مضمون کی اِس طرح کہ مت بیٹھو فعل
با فاعل اور تم ضمیر فاعل واسطے تاکید کے یہان ظرف مکان مفعول فیہ فعل
اور فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر مفسر ہوا بفتح سین اور یعنی کلمۂ تفسیر اس
اسم اشارہ جگہ مشار الیہ اور یہ دونون ملکر مجرور ہین سے حرف جار کے
جار اور مجرور متعلق ہوے فعل چلے جاؤ کے جو کہ با فاعل ہی پس فعل اور فاعل
اور متعلق ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر مفسر ہوا بکسر سین اور اگر جملہ متضمن تشبیہ کو ہوگا
تو تشبیہ کہلاویگا جیسے کتاب کا ہر لفظ گویا موتی ہی یہان کتاب مضاف الیہ
کا علامت اضافت کی ہر لفظ مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مشبہ ہوا
اور مبتدا اور گویا کلمۂ تشبیہ موتی مشبہ بہ اور خبر ہی حرف ربط مبتدا اور خبر
ملکر جملۂ اسمیہ تشبیہ ہوا اور اگر ایک جملہ دوسرے پر عطف ہو تو جملۂ معطوفہ
کہلائیگا جیسے تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہی اسمین تمہارا نام کیا ہی جملۂ معطوفہ
پہلے جملہ مین تم مبتدا کون خبر ہو حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ ہوا اور دوسرے جملہ مین اور حرف عطف تمہارا مضاف الیہ
نام مضاف اور یہ مرکب اضافی مبتدا کیا اُسکی خبر اور ہی حرف ربط مبتدا
اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ معطوفہ ہوا اور اگر جملہ مین استثنا ہو تو استثنائیہ ہوگا

جیسے جو آدمی کہ کل تمنے دیکھا تھا یہان جملۂ کل تم نے دیکھا تھا جملۂ موصولہ ہی
اس طرح کہ جو آدمی اسم موصول کہ بیان صلہ دیکھا تھا فعل متعدی تم اُسکا
فاعل نے علامت فاعل کل ظرف زمان مفعول فیہ اور مفعول بہ محذوف ہی یعنی
اُسکو پس فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا
اور اگر جملہ کسی چیز کا حال واقع ہوگا تو وہ حالیہ کہلاویگا جیسے زید کو مین نے
دیکھا حالانکہ وہ بہت دور کھڑا تھا یہان جملہ وہ بہت دور کھڑا تھا جملۂ حالیہ ہی
کہ حال واقع ہوا ہی زید کا اس طرح کہ پہلے جملہ مین دیکھا فعل متعدی مین اُسکا
فاعل نے علامت فاعل زید ذوالحال کو علامت مفعول حالانکہ جملہ ہی
علامت حال کی کھڑا تھا فعل وہ اُسکا فاعل دور موصوف بہت صفت موصوف
اور صفت ملکر مفعول فیہ ہوے فعل کے فعل اور فاعل اور مفعول فیہ
ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر حال ہوا ذوالحال کا ذوالحال اور حال ملکر مفعول بہ ہوا فعل متعدی کا فعل
اور فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوا اور اگر جملہ بدل ہو تو وہ مبدلہ
یعنی بدل پڑا ہوا کہلاویگا جیسے یہ عجیب بات ہی تم سے محنت نہین ہوتی یہان
تم سے محنت نہین ہوتی جملہ مبدلہ ہی کہ بدل واقع ہوا ہی عجیب بات کا اس طرح
کہ یہ مبتدا اور بات موصوف اور عجیب صفت یہ مرکب توصیفی مبدل منہ ہوا
اور نہین ہوتی فعل منفی محنت اُسکا فاعل تم مجرور سے جار جارا اور مجرور
ملکر متعلق ہوے فعل کے فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر بدل ہوا
مبدل منہ کا مبدل منہ اور بدل ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر
ملکر جملۂ اسمیہ ہوا اور اگر جملہ مشتمل ہو کسی چیز کی تمیز پر تو اُسکو ممیزہ
یعنی تمیز کرنے والا کہتے ہین جیسے ہم بھولے سے اُٹھکر گئے یہان بھولے سے
تمیز ہی اُٹھنے کی نسبت سے جو ضمیر جمع متکلم کی طرف ہی اور وہ فاعل ہی
فعل معطوف اُٹھکر اور دوسرے فعل گئے کی اور فعل اور فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ممیزہ ہوا

**تنبیہ** ہر چند ممیز عنہ اس صورت مین نسبت ہوتی ہی جو کہ

پھر کچھ دشواری نہین رہتی ترکیب کہنے کے واسطے اول یہ معلوم کرنا چاہیے
کہ جملہ فعلیہ ہی یا اسمیہ یعنی جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اُسکو جملۂ فعلیہ جانو ورنہ
اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملۂ فعلیہ ہی تو اُسکے اجزا کو جدا جدا کہو کہ یہ
فعل ہی اور اُسکا فاعل یہ ہی اور اگر کوئی مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین
مذکور ہو تو اُسکو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملا کر جملۂ فعلیہ کہو اور اگر یہ معلوم ہو
کہ یہ جملہ اسمیہ ہی تو اُسکے اجزا کو علیحدہ کہو کہ مبتدا کون ہی اور اُسکی خبر
کونسا کلمہ ہی اور متعلقات مین سے جو مذکور ہو اُسکا نام لو اور سبکو ملا کر جملۂ اسمیہ کہو
اب جاننا چاہیے کہ باعتبار ترکیب کے جملہ کے اقسام بہت ہین ہر ایک قسم
مع اُسکے مثال کے لکھی جاتی ہی اور اکثر جملون کی جو مثال مین آئے ہین ترکیب بھی
لکھی گئی ہی۔ پس اگر جملہ شروع مین آوے یعنی کلام اُسی سے شروع ہو تو اُسکو
مفتتحہ یعنی شروع مین آنے والا کہتے ہین جیسے ع کرون پہلے توحید یزدان
رقم ✣ یہ جملہ فعلیہ ہی اس جہت سے کہ اسمین کرون فعل مضارع موجود ہی
تو اسکی ترکیب یون کہنی چاہیے کہ رقم کرون فعل مرکب اور اُسکا فاعل
ضمیر متکلم اُسکے ساتھ ہی اور پہلے ظرف زمان یعنی مفعول فیہ اور
توحید مضاف یزدان مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوے
فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ مفتتحہ ہوا۔
اور اگر جملہ مین کسی چیز کی صفت ہو تو اُسکو وصفیہ کہینگے جیسے وہ
کتاب کہ گھر پر رکھی ہی ترکیب یہ ہی کہ وہ اسم اشارہ کتاب مشار الیہ
اشارہ اور مشار الیہ ملکر موصوف ہوا کہ بیانیہ گھر مجرور پر جار اور یہ دونون
ملکر متعلق ہوے فعل یعنی رکھی ہی کے جسکا فاعل ضمیر ہی جو پھرتی ہی کتاب کی
طرف پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صفت ہوئی
موصوف کی تو یہان جملہ گھر پر رکھی ہی جملۂ وصفیہ یا نعت کہلاویگا
اور اگر جملہ صلہ واقع ہو موصول کا تو وہ جملۂ موصولہ یعنی صلہ مین پڑا ہوا کہلاویگا

اور اِس قسم سے تعریف بدل کی کہ وہ خود مقصود نسبت مین ہو خوب سمجھ مین آتی ہی

**عطف بیان** عطف بیان ایک چیز کے دو ناموں مین جو زیادہ مشہور ہو اُسکو کہتے ہین اور اُسکو عُرف سے بھی تعبیر کرتے ہین جیسے سراج الدین بہادر شاہ تو بہادر شاہ عطف بیان ہی اور پہلے نام کو متبوع اور معطوف علیہ جاننا چاہیے اور بدل کل اور عطف بیان مین ایسا کم فرق ہی کہ بعضے دونون کو ایک ہی کہتے ہین مگر اس رسالہ مین دونون کی تعریف ایسی طرح کی گئی ہی کہ جس سے دونون الگ سمجھ مین آجاوین +

**عطف بحرف** جو معطوف بعد حرف عطف کے آوے اور اُسکی مثالین حروف عطف مین گذرین اور یہان اس قدر اور معلوم کر لینا چاہیے کہ جیسا عطف مفرد کا مفرد پر ہوتا ہی ویسا ہی مرکب کا مرکب پر بھی ہوتا ہی جیسے زید کا غلام اور اُسکا نوکر آیا ہی یہان زید کا غلام معطوف علیہ اور اُسکا نوکر معطوف ہی اسی طرح عطف جملہ کا جملہ پر جیسے کلہ آیا ہی اور محمود جاتا ہی اول جملہ معطوف علیہ ہی اور دوسرا معطوف +

**تابع مہمل** جو لفظ بے معنی صرف زینت کلام کے واسطے بولا جاوے وہ تابع مہمل ہی جیسے روٹی ووٹی اور یہ اُردو مین بہت مروج ہی اور اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ حرف اول کسی کلمہ کی جگہ واو لگانے سے اس قسم کا تابع بناتے ہین اور واو کو حرکت وہی ہوتی جو حرف اول کلمہ کو تھی جیسے دال وال کتاب وتاب جزدان وزدان اور کبھی واو سے نہین بناتے اور طرح بولتے ہین جیسے دانہ ڈنکا اور کبھی اس تابع سے متبوع کے قائم مقام چیز مراد ہوتی ہی جیسے کہین کہ بیٹھے ہو کیون کچھ پڑھو وڑھو یعنی خواہ پڑھو یا پڑھنے کے قائم مقام کچھ اور کرو +

## باب چہارم ترکیب و فوائد مین

ترکیب کرنا اردو مین کچھ مشکل ہی مگر دو ایک صفحہ کسی کتاب کی ترکیب کہنے سے

معنی مین ایسی بات پائی جاتی ہی جو قائم مقام معنی وصفی کے ہو اور متبوع مین پائی جاتی ہو مثلاً ہندی یا انگریزی کہ لفظ ہند یا انگریز پر ی نسبت بڑھانے سے ہوگئے ہین انکو نعت کہہ سکتے ہین اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کو بھی نعت کہہ سکتے ہین حالانکہ وہ صفت نہین کہلاتے ہین اور اسی طرح جملہ بھی نعت ہوتا ہی جیسے وہ کتاب جسکا ورق پھٹا ہوا ہی تو جسکا ورق پھٹا ہوا ہی یہ جملہ نعت ہی کتاب کی +

**بدل کا بیان** بدل وہ تابع ہی کہ قطع نظر متبوع سے نسبت مین خود مقصود ہو اُسکی چار قسمین ہین اول **بدل کل** کہ اُسکے اور متبوع کے معنی ایک ہون جیسے کسی سے کہین کہ ای شخص کلو تیرا بھائی کھڑا ہی مقصود کہنے سے یہ ہی کہ تیرا بھائی کھڑا ہی مگر پہلے اُسکا نام کہدیا تو نام متبوع ہوا اور اُسکو مبدل منہ کہتے ہین اور تیرا بھائی بدل ہوا یہان مبدل منہ اور بدل کے ایک ہی معنی ہین یعنی جو ذات کلو سے سمجھی جاتی ہی وہی تیرا بھائی سے بھی سمجھی جاتی ہی۔

**دوسرا بدل بعض** وہ ہی کہ بدل جزو ہو مبدل منہ کا جیسے یہ کتاب مین نے اُسکا ورق پھاڑ ڈالا ہی یہان یہ کتاب مبدل منہ ہی اور اُسکا ورق بدل بعض ہی جو نسبت مین مقصود ہی اور مبدل منہ کا جزو ہی +

**تیسرا بدل اشتمال** جو مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزو بلکہ متعلق ہو جیسے یہ کتاب اُسکا جزو دان اچھا ہی تو جزو دان نہ کتاب کا کل ہی نہ جزو بلکہ متعلق ہی اسی واسطے بدل اشتمال ہوا اگر یہ دونون قسمین بدل کی یعنی بدل بعض اور بدل اشتمال نظم مین اور بول چال عوام مین بہت واقع ہوتی ہین اور نثر مین کم آتی ہین +

**چوتھا بدل غلط** جو غلطی کے بعد واسطے صحت کے بولا جاوے مثلاً بولنا منظور تھا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اور بے ساختہ نکل گیا کہ گھر کو بعد اُسکے فوراً کہا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اس صورت مین گھر مبدل منہ ہوگا اور مدرسہ بدل غلط یہ صورت بھی محاورہ زبانی مین بہت واقع ہوتی ہی

کوئی حرف زائد بیچ مین آتا ہی جیسے آپ ہی آپ خود بخود سب کے سب اور اعداد سے جو تاکید کرتے ہین تو واو مجہول مع نون غنہ اعداد مفرد کے آخر مین بڑھاتے ہین جیسے تینون چارون پانچون وغیرہ مگر لفظ دو مین نون پہلے واو سے آتا ہی جیسے دونو اور مرکبات اور عقود مین بواسطہ لفظ کے کے جیسے دس کے دس گیارہ کے گیارہ -

فائدہ لفظ تو کبھی تاکید کا مفید نہین ہوتا صرف زینت کلام کے واسطے آتا ہی جیسے تم تو کہین نجاؤ گے اور کبھی لیکن کے معنون مین جیسے تم جاؤ مین تو نہین جاتا -

فائدہ لفظ آپ جیسے تاکید کا فائدہ دیتا ہی ویسا ہی خصوصیت کا بھی فائدہ دیتا ہی جیسے وہ آپ تو اچھا ہی یعنی خاص وہی اور اسی طرح سے لفظ خود بھی ہی اور تعظیم کے واسطے مکثر مخاطب کو آپ کہتے ہین مگر اسمین استعمال فعل جمع غائب کا مروج ہی جیسے آپ لکھین آپ پڑھین وغیرہ -

تنبیہ اُردو مین آپ کے لفظ کو تعظیم مین لفظ تم سے زیادہ سمجھتے ہین اور بجاے آپ کے حضور اور قبلہ اور جناب بولتے ہین اور جب لفظ آپ مین ہی زیادہ کیا جاوے تو اُس وقت یہ لفظ فائدہ مشارکت کا دیتا ہی جیسے ہم آپسمین بحثتے ہین تم آپسمین نہ لڑو +

لغت کا بیان لغت وہ تابع ہی جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع مین پائے جاتے ہون اور اُسکو صفت بھی کہتے ہین اور متبوع کو موصوف فائدہ صفت کا مرکب توصیفی مین بیان ہوا یہان صرف اسقدر بیان کرنا ہی کہ صفت وہ لفظ ہی جسکو واضع نے معنی وصفی کے لیے بنایا ہو جیسے بھلا یا بُرا اور وہ صرف مفرد ہوتی ہی یعنی جملہ نہین ہوتی بخلاف لغت کے کہ یہ صفت پر بھی بولی جاتی ہی اور جملہ کو بھی لغت کہہ سکتے ہین اگر تعریف لغت کی اُسپر درست ہوتی ہو اسی طرح اُن الفاظ کو بھی لغت کہہ سکتے ہین کہ واضع نے اُنکو صفت کے واسطے نہین بنایا بلکہ اُنکے

لانے سے ہووے اور یہ تاکید اسم وفعل وحرف مین سب مین آتی ہی
جیسے اسم کی مثال زید آیا ہی زید پہلا زید متبوع ہی اور دوسرا تابع
اور اس دوسرے نے پہلے کو نسبت مین مقرر کر دیا یعنی شاید سننے والا کسی
اور کا آنا سمجھا ہو یا اچھی طرح دھیان نہ رکھتا ہو تو دوسری دفعہ زید کے کہنے سے
یہ بات معلوم ہوئی کہ آنے والا زید ہی ہی کوئی دوسرا نہین اور فعل کی مثال
جیسے مارا مارا زید نے اور حرف کی مثال جیسے ہان ہان ہمنے کیا ہی ان
دونون مین بھی مقرر ہونا نسبت کا ویسا ہی سمجھنا چاہیے جیسا اسم کی تاکید مین
بیان ہوا اور شمول کی مثال جیسے سب آئے سب پہلا سب فائدہ شمول کا
دیتا ہی کہ آنے مین ہر ایک شریک ہوا ہی اور دوسرا سب اُسی شمول کی
تاکید کرتا ہی کہ کوئی باقی نہین رہا ٭

اور تاکید معنوی اُسکو کہتے ہین جو دوسرے لفظون سے ہو جیسے زید
خود آیا اسمین لفظ خود تاکید ہی زید کی نسبت آنے مین اور شمول کی مثال
جیسے لڑکے سب آئے ہین اسمین سب تاکید لڑکون کی ہی کہ آنے مین سب
شامل ہین کوئی باقی نہین اور الفاظ تاکید معنوی کے اردو مین بہت ہین
تو اور آپ اور خود اور ہی بیاے معروف اور محض اور بذاتہ اور بنفسہ اور
بجنسہ اور بعینہ اور البتہ اور بیشک اور ٹھیک اور ہرگز اور کبھی ہین البتہ
وبیشک وٹھیک واسطے تاکید جملۂ مثبت کے ہین جیسے مین البتہ پڑھونگا اور ہرگز
اور کبھی واسطے تاکید جملۂ منفی کے جیسے مین ہرگز نہ لڑونگا اور کبھی شور نکرونگا
اور تو واسطے تاکید دونون جملون کے مستعمل ہی جیسے آیا تو ہی اور مین تو نہین گیا تھا
اور باقی الفاظ مفرد کی تاکید مین مستعمل ہین جیسے کتاب اچھی ہی اُسکو بجنسہ
تمھارے پاس بھیجتے ہین تم خود دیکھنا اور بعض الفاظ خاص جمع کی تاکید کے
واسطے آتے ہین جیسے سب اور کل اور اکٹھے اور ایک ساتھ اور ہر ایک
اور ایک ایک اور کبھی ان لفظون کو مکرر لاتے ہین مگر اُس صورت مین

تم لکھ پڑھ جاتے یا کیا اچھا ہو جو آدمی کے پر ہو جاوین پانچوین ندا یعنی جملہ
ندائیہ جیسے ای لڑکو ادھر متوجہ ہو چھٹے عرض یعنی برانگیختہ کرنا
مخاطب کا کسی کام کے واسطے جیسے تم کیون نہین محنت کرتے کہ تمکو بھی انعام
ساتوین قسم یعنی جملہ جو قسم سے بنے قسم کہتے ہین اسکو کہ کسی چیز کا اپنے اوپر
لازم کرنا یا مخاطب کو کسی بات کا یقین کرانا خدا کے نام سے یا اور کسی بڑے
یا عزیز چیز کے نام سے مثلاً خدا کی قسم مین رشوت نہ لونگا بخدا کہ یہ
یون ہی ہے جس چیز کی قسم کھاتے ہین اُسکو مقسم بہ کہتے ہین اور بعد اُسکے جو
جملہ ہوتا ہے اُسکو جواب قسم کہتے ہین جیسے کہ اوپر کی مثال مین خدا مقسم بہ اور رشوت نہ لونگا
جواب قسم ہے آٹھوین تعجب جیسے واہ وا بہت ہی خوب ہوا نوین عقود یعنی
وے جملے جو معاملات کے وقت بولتے ہین جیسے کوئی کہے مین کتاب بیچتا
ہون اور دوسرا کہے کہ مین خریدتا ہون تو یہ دونون جملے انشائیہ ہین ۔

## بیان توابع کا

تابع پیچھے آنے والے کو کہتے ہین مگر یہان تابع سے یہ غرض ہے کہ ایک
کلمہ دوسرے کلمے کا شریک ہو مضمون مین یعنی فاعل یا مفعول وغیرہ
ہونے مین اور اسکی چھ قسمین ہین تاکید نعت بدل عطف بیان
عطف بحرف تابع مہمل ہر ایک کا بیان جداگانہ کیا جاتا ہے ۔
تاکید کے معنی مضبوط کرنے کے ہین مگر اصطلاح مین وہ ہے جو حال متبوع کو
یعنی جسکی تاکید ہے اُسکے حال کو مقرر کردے نسبت مین یا شمول مین
یعنی جو حال متبوع کا ہے نسبت مین تاکید کی جہت سے وہی حال مقرر ہو جاویگا
مثلاً اگر متبوع کسی فعل کا فاعل ہوگا تو اُسکا فاعل ہونا تاکید سے مقرر
ہو جاویگا اسی طرح پر مفعول ہونا یا کوئی اور چیز ہونا اور شمول سے یہ غرض ہے
کہ متبوع کی طرف جو فعل کی نسبت ہوئی ہے وہ متبوع کے سب اجزا کو شامل ہے
پھر تاکید کی دو قسمین ہین لفظی اور معنوی لفظی وہ جو لفظ کے مکرر

وقت جملہ مین سے مبتدا و خبر کو حذف کر کے صرف حرف ربط کو قایم مقام کرتے ہین
جیسے کوئی پوچھے کہ کتاب موجود ہی تو جواب مین کہے کہ ہی یعنی کتاب موجود ہی
اور کبھی قرینہ کے باعث مبتدا کو حذف کرتے ہین جیسے کوئی پوچھے
یہ کیا کتاب ہی اور جواب مین کہین کہ بوستان ہی یعنی یہ کتاب بوستان ہی
پھر جملہ کی دو قسمین ہین باعتبار سچ اور جھوٹ ہونے کے ایک خبریہ اور دوسرا انشائیہ
جملہ خبریہ اُسے کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہ سکین جملہ خبریہ کے
الفاظ کو حکایت یا خبر کہتے ہین اور جس مضمون کا اُسمین ذکر ہوتا ہی
اُسکو محکی عنہ یا مُخبر عنہ کہتے ہین پس حکایت کا مطابق ہونا محکی عنہ کے
سچ کہلاتا ہی اور غیر مطابق ہونا جھوٹ ہوتا ہی جیسے کہین زید حاضر ہی
پس یے الفاظ یعنی زید اور حاضر اور ہی حکایت ہین اور اُنسے یہ
معلوم ہوتا ہی کہ کہنے والا زید کے موجود ہونے کی خبر دیتا ہی پس اگر واقع مین
بھی زید حاضر ہی جیسا کہ جملہ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہی تو یہ خبر سچ ہی
ورنہ جھوٹ اِس سے معلوم ہوا کہ جملۂ خبریہ کے واسطے محکی عنہ کا بھی ہونا
ضرور ہی جس جگہ محکی عنہ نہوگا وہان جملہ کو سچا اور جھوٹا نہ کہ سکینگے
کیونکہ صرف حکایت اور الفاظ ہی کا نام سچ اور جھوٹ نہین بلکہ مطابقت بھی
ضرور ہی جو کہ بدون مُخبر عنہ کے نہین ہوسکتی اور جملۂ خبریہ اسمیہ بھی ہوتا ہی
اور فعلیہ بھی جیسے کل مین آتا تھا یہ جملۂ فعلیہ خبریہ ہی اور تم موجود نہ تھے
یہ جملۂ اسمیہ خبریہ ہی ٭

جملۂ انشائیہ وہ ہی کہ سننے والے کو فائدۂ تام ہو اور اُسکے کہنے والے کو
سچا اور جھوٹا نہ کہ سکین اُسکی نو قسمین ہین اول امر جیسے پڑھو اچھا لکھو
بشاش رہو دوم نہی جیسے دنگا مت کرو بُری صحبت مین نہ بیٹھو تیسرے
استفہام جیسے تم کہان گئے تھے تمہارا کیا نام ہی یہ کیا چیز ہی چوتھے تمنی یعنی
ایسے جملے جنمین آرزو کسی ممکن یا غیر ممکن چیز کی پائی جاوے جیسے کیا خوب ہوتا جو

تم انسان ہو مین مبتدی ہون جو اسم کہ ذات پر دلالت کرتا ہی اُسکو مبتدا کہتے ہین اور جسمین کچھ صفت پائی جاوے وہ خبر ہوتی ہی جیسے زید اچھا ہی زید اسم ذات ہی مبتدا اور اچھا اُسکی خبر اور ہی حرف ربط اور نیز دونون اسمون سے جو معرفہ ہوگا وہ مبتدا ہوگا اور دوسرا خبر جیسے تم انسان ہو تم ضمیر مخاطب معرفہ ہی اور مبتدا اور انسان اُسکی خبر اور ہو حرف ربط ٭

فائدہ ضمیرون مین صرف فاعل کی ضمیر مبتدا ہو سکتی ہی اور ضمیر نہین ہو سکتی ہی اور روابط زمانی تھا اور تھے واحد جمع مذکر کے لیے اور تھی اور تھین واحد وجمع مونث کے لیے ہین جیسے زید موجود تھا وغیرہ اور بعضے لوگ روابط زمانی کو بھی افعال ناقص مین تصور کرتے ہین مگر واقع مین جو روابط کہ زمانہ پر دلالت کرتے ہین اور اُنکا کوئی مصدر نہین اُنکو افعال کہنا مناسب نہین ہان زمانہ کی جہت سے اس طرح کے روابط کبھی قائم مقام فعل کے ہو جاتے ہین

اب جاننا چاہیے کہ مبتدا اور خبر اگر دونون معرفہ ہون تو جسکو چاہین مبتدا کرین اور جسکو چاہین خبر جیسے یہ تمھاری کتاب ہی یہ اسم اشارہ بھی معرفہ ہی اور تمھاری کتاب بھی معرفہ پس چاہو یون کہو کہ یہ مبتدا اور تمھاری کتاب خبر اور یا اسکے عکس دونون درست ہین اور اسی طرح اگر دونون نکرہ ہون جیسے انسان آدمی ہی انسان نکرہ ہی مبتدا اور آدمی اُسکی خبر خواہ اُسکے برعکس اور کبھی ظرف قائم مقام خبر کے ہوتا ہی جسوقت کہ خبر لفظ موجود یا حاضر اور انکے مانند جیسے کتاب گھر پر ہی یعنی گھر موجود ہی اور کبھی بدون ظرف بھی خبر کو محذوف کر دیتے ہین جیسے پوچھین کہ کتاب ہی یعنی کتاب موجود ہی -

اور کبھی مبتدا و خبر مرکب غیر مفید ہوتے ہین جیسے تمھاری کتاب حاضر ہی اسمین مبتدا مرکب ہی یعنی تمھاری کتاب اور تم میرے شاگرد ہو اسمین خبر مرکب ہی یعنی میرے شاگرد اور تقدیم و تاخیر بھی مبتدا و خبر مین جائز ہی جیسے احمق ہی وہ تو اس مثال مین وہ مبتدا ہی جو بعد کو واقع ہوا ہی اور کبھی قرینہ کے

سے اور تنوین اور بائے موحدہ اور کر اور بھر ہین - سوم جار و مجرور
کہ یہ بھی ہمیشہ متعلق فعل کے ہوتے ہین اور اس جگہ فعل عام ہی خواہ اصطلاحی ہو
یا لغوی یا معنی فعل یا مشابہ فعل معنی فعل جیسے بس ہی اسکے معنی یہ ہین کہ کفایت
کرتا ہی ایسے اسما کو جو فعل کے معنی مین مستعمل ہون اسمائے افعال کہتے ہین
اور وے قائم مقام فعل کے ہو کر فاعل اور مفعول مثل فعل کے چاہتے ہین
اور مشابہ فعل پہلے گذر چکا ہی کہ اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت کو
کہتے ہین پس اگر فعل وغیرہ عبارت مین نہون یا عبارت مین ہون مگر جار و مجرور
اُسکے ساتھ اچھی طرح چسپان نہوتے ہون تو اس صورت مین کوئی اور فعل مقدر
مانا جاویگا اور جار و مجرور اُسکے ساتھ متعلق کیے جاوینگے اول کی مثال
جیسے سوال کرین کہ کس مین ہی تو یہان کس مین متعلق موجود کے ہی جو محذوف ہی
کیونکہ عبارت مین کوئی فعل یا مشابہ فعل نہین - اور دوم کی مثال جیسے
دیکھو تو کتاب ہی مین ہی پس یہان اگرچہ فعل دیکھو تو موجود ہی مگر کتاب ہی مین
اِسکے ساتھ خوب چسپان نہین اس لیے موجود محذوف مانا جاویگا اور
یہ قاعدہ کلیہ یاد رکھنا چاہیے کہ جار مجرور کو ہمیشہ ایسے فعل وغیرہ سے
متعلق کرنا چاہیے جسکے ساتھ اُسکے معنی خوب چسپان ہون ٭

بیان جملۂ اسمیہ کا جملۂ اسمیہ اُسکو کہتے ہین جو دو اسمون سے مرکب ہو
جسمین سے ایک مسند الیہ ہو اور دوسرا مسند مسند الیہ کو اس جملہ مین مبتدا
کہتے ہین اور مسند کو خبر جیسے کلو حاضر ہی کلو مبتدا اور حاضر خبر اور دونون
ملکر جملۂ اسمیہ ہوا اور جملۂ اسمیہ مین حرف ربط بھی ہوتا ہی اور وہ رابطہ دو طرح کا ہین
ایک زمانی جسمین کوئی وقت سمجھا جاوے اور ایک غیر زمانی جو وقت پر
دلالت نکرین اور وے چار ہین ہی اور ہین اور ہو اور ہون جیسے کہ
ماضی قریب کی علامت تھی اور یہ روابط مطابق مبتدا کے ہوتے ہین اور
تذکیر و تانیث مین یکسان رہتے ہین جیسے زید اچھا ہی گھوڑے موجود ہین

معنی بے قید کے ہین تو چونکہ اس مفعول مین کوئی حرف یہ یا فیہ یا لہ یا معہ
جیساکہ پہلے چارون مفعولون مین تھا مذکور نہین اس واسطے اسکو
مفعول مطلق کہا اور ان پانچون مفعولون کو متعلقات فعل بھی کہتے ہین
اور فعل کے متعلقات سوائے مفعولون کے کچھ اور بھی ہین اوّل حال
یعنی وہ مفرد یا مرکب جو بیان کرے ہیئت فاعل یا مفعول یا دونون جیسے
زید روتا جاتا تھا اس مثال مین روتا حال ہی زید کا جو فاعل ہی اور ہمنے
شیر کو آدمی کھاتے دیکھا آدمی کھاتے حال ہی شیر کا جو مفعول ہی دیکھا کا
اور ہم دونون باتین کرتے ایک دوسرے سے لڑتے تھے یہان
باتین کرتے حال دونون سے ہی فاعل اور مفعول جس سے کہ حال ہوتا ہی
اُسکو ذوالحال یعنی حال والا کہتے ہین اور ذوالحال اور حال اور موصوف
اور صفت مین یہ فرق ہی کہ صفت واسطے بیان بُرائی یا بھلائی کے
ہوتی ہی اور حال واسطے بیان کیفیت اور حالت کے اور حال مرکب مفید
بھی ہوتا ہی جیسے مین نے دیکھا زید کو اور اُسکا باپ کھڑا تھا اس مثال مین
اُسکا باپ کھڑا تھا حال ہی زید سے اور لفظ اور اس جگہ علامت حالیہ ہی
دوم تمیز وہ کہ رفع کرے شک کو مفرد یا جملہ سے مفرد کی مثال جیسے
دو سیر گھی دو سیر مین شک تھا کہ کیا چیز ہی گھی سے وہ شک رفع ہوگیا
اس لیے گھی تمیز ہی اور جس سے تمیز ہوتی ہی اُسکو ممیز کہتے ہین جیسے کہ اس
مثال مین سیر تھا پھر ممیز یا وزن ہوگا جیساکہ گذرا یا پیمایش کے
متعلق ہوگا جیسے تین گز کپڑا اور چار بیگھہ زمین یا حروف متعلق باندازہ ہو جیسے
تل بھر جگہ اور چلو بھر پانی اور کبھی ممیز نسبت کسی جملہ کے ہوتی ہی اُسوقت
تمیز جملہ سے ہوگی جیسے زید آپ سے چلا گیا یہان چلے جانے کی نسبت جو زید کی
طرف ہی وہ ممیز ہی اور لفظ آپ سے اُسکی تمیز ہی اسی طرح وہ فوراً حاضر ہوا
اور اُسنے بجبر لے لیا اور بھونکر لکھا گیا وغیرہ پس جملہ کی تمیز کے واسطے علامت

یا مفعول کے مذکور ہوتا ہی یعنی فعل کا فاعل یا مفعول اور مفعول معہ دونون
فعل اور زمانے مین شریک رہتے ہین اور علامت اُسکی کے بیاے مجہول
یا کے ساتھ ہی اور بعض دفعہ کچھ علامت نہین ہوتی مثال ہمراہی فاعل کی
جیسے گنگا جمنا کے برابر ہوگئی اِس مثال مین برابر ہوگئی فعل ہی جسکا فاعل
گنگا ہی اور جمنا مفعول معہ ہی کہ برابر ہونے مین فاعل کی شریک ہی
مع اتحاد وقت کے اور مفعول کی مثال جیسے کلو نے زید کو اُسکے
باپ کے ساتھ مارا یہان زید مفعول بہ ہی اور اُسکا باپ مفعول معہ
جو مار کھانے مین زید کا شریک ہی ؛

پانچوان مفعول مطلق وہ مصدر یا حاصل مصدر فعل کا ہی جو پیچھے یا پہلے
فعل کے آوے اور اُردو مین ایسا مفعول فعل سے پہلے آتا ہی جیسے اُسکی
مار ماری تو مار مفعول مطلق ہی اور فعل لازم مین بھی یہ مفعول ہوسکتا ہی
جیسے ایسی چال چلا اور اگر بجاے فعل کے کوئی اسم مشتق ہو یعنی
اسم فاعل یا اسم مفعول جو فعل کے قائم مقام ہوسکتا ہو تب بھی درست ہی
جیسے مار مارنے والا اور کھیل کھیلا ہوا اور اسی طرح اگر حاصل مصدر
اور فعل کے الفاظ جدے ہون اور معنی یکسان تب بھی جائز ہی جیسے
ایک ضرب مارتا ہون یہان ضرب مفعول مطلق ہی ہرچند لفظ فعل کے
اور ہین مگر معنی ایک ہین یہ مفعول تین غرضون کے واسطے آتا ہی تاکید
فعل اور وضع اور عدد مثال تاکید کی اوپر بیان ہوئی اور وضع کی مثال
جیسے امیر کی بیٹھک بیٹھا یہان بیٹھک مفعول مطلق بیان وضع کرتا ہی
اور مثال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اس قسم کا مفعول مضاف ہوگا اُس
چیز کی طرف جسکی وضع بیان کرنی ہو اور کبھی تشبیہ کی وضع پر بھی مستعمل
ہوتا ہی جیسے آدمیون کی سی چال چلو اور عدد کے واسطے اُس صورت مین
ہوگا جبوقت کہ اُس سے پہلے کوئی عدد ہو جیسے دو بیٹھک بیٹھا اور مطلق کے

فعل کیا جاوے جیسے عالم ہونے کے واسطے پڑھتے ہین پس عالم ہونا مفعول ہے
جو علت پڑھنے کی ہی مگر پڑھنے کے وقت موجود نہین بلکہ ارادہ اسکے حاصل
کرنے کا ہی اس مفعول کی علامت یہ ہی کہ اسکے ساتھ لیے یا باعث یا سبب
یا واسطے اسی طرح کے الفاظ ہوتے ہین جیسا کہ اوپر کی مثالون مین
معلوم ہوا اور یہ مفعول کس واسطے کے جواب مین واقع ہوتا ہی اور فعل
لازم مین بھی آتا ہی جیسے نامردی سے بیٹھ رہا۔

تیسرا مفعول فیہ جو مکان یا وقت جسمین فعل کیا جاوے اسکو
مفعول فیہ کہتے ہین یعنی فعل کیا ہوا اسمین خواہ فعل لازم ہو یا متعدی جیسے
گھر مین بیٹھا ہی شام کو پایا تھا گھر اور شام مفعول فیہ ہین مفعول فیہ کو ظرف بھی
کہتے ہین اور ظرف کی دو قسمین ہین امکان اور زمان اور پھر ہر ایک کی
دو قسمین ہین محدود اور مبہم ظرف مکان محدود جس جگہ کی ابتدا اور انتہا ہو
جیسے شہر بازار دوکان مدرسہ گھر اور ظرف مکان مبہم جس جگہ کی ابتدا اور
انتہا نہو جیسے آگے پیچھے دہنے بائین اوپر نیچے پس وپیش وغیرہ اور ظرف زمان
محدود جس وقت کی ابتدا اور انتہا ہو جیسے سال برس مہینا دن گھڑی
وغیرہ اور ظرف زمان مبہم جسوقت کی ابتدا اور انتہا نہو جیسے پہلے اور
پیچھے اور قبل اور بعد وغیرہ علامت ظرف کی جملہ مین مین یا سے یا پر یا کو وغیرہ
آتی ہین جیسے کوٹھے پر گھر مین وغیرہ اور کبھی مقدر بھی ہوتی ہی جیسے
گھر چلو اور یہ مفعول کب اور کہان کے جواب مین واقع ہوتا ہی اور خانہ و
دان وسار دواڑی واستھان دستان وغیرہ جنمین معنی جگہ اور
وقت کے پائے جاوین اسمار لگانے سے ظرف ہو جاتا ہی جیسے فیلخانہ
قلمدان دیواستھان وغیرہ ٭

چوتھا مفعول معہ یعنی فعل کیا ہوا اسکے ساتھ یہ مفعول بھی لازم اور
متعدی دونون مین آتا ہی اور وہ اسم ہوتا ہی جو واسطے ہمراہی فاعل

منادی کہینگے اور اس صورت مین قائم مقام فعل حرف ندا ہوتا ہی جیسے اے زید
اصل اسکی یہ ہی کہ پکارتا ہون مین زید کو پس کو علامت مفعول اور جملہ فعلیہ کو
حذف کرکے حرف ندا مفعول بہ پر اُنکے قائم مقام کیا اور کبھی منادی سے
حرف ندا بھی حذف کر دیتے ہین جیسے لڑکے یعنی اے لڑکے اور اگر فعل واسطے
اظہار حسرت کے ہو مفعول بہ پر خواہ اُسکے فوت ہونے یا پائے جانے کے سبب سے
تو اُسکو مندوب کہتے ہین فوت کی مثال جیسے ہاے زید اصل اسکی ہی افسوس
کرتا ہون زید کو تو یہ زید کے نہونے پر حسرت ہوئی یا ہاے رے دُکھ کہ دکھ کے
موجود ہونے کی جہت سے افسوس ہی پس ایسی مثال مین مفعول مندوب
ہوتا ہی یعنی جسکو رووین یا حسرت کرین اور قائم مقام فعل کے اس صورت مین
حروف ندبہ ہوتے ہین جو بحث حروف مین گذرے اور مندوب اکثر
معرفہ ہوتا ہی اور اگر فعل سے غرض مخاطب کو ڈرانا ہو تو ایسے مفعول کو
محذر منہ کہتے ہین یعنی جس سے کہ ڈرایا جاوے اور اس ڈرانے کو
تحذیر بولتے ہین اور یہان مفعول بہ کو مکرر لاتے ہین تاکہ مکرر لانا اُسکا
قائم مقام فعل کے ہو جاوے جیسے سانپ سانپ یعنی ڈراتا ہون مین
تجھکو سانپ سے تو سانپ اس مثال مین مفعول بہ دوسرا ہی اور
مفعول اول یعنی ضمیر مخاطب مع جملہ فعلیہ کے حذف کرکے اُسکی جگہ پر
سانپ کو مکرر لائے اور کبھی تحذیر فعل کے مکرر لانے سے بھی ہوتی ہی
جیسے بچ بچ یا کھایا کھایا وغیرہ ٭

دوسرا مفعول لہ یعنی فعل کیا ہوا واسطے اُسکے یہ مفعول دو طرح کا
ہوتا ہی اول تو یہ کہ جس چیز کے واسطے فعل کیا گیا ہی یعنی جو فعل کے ہونے کی
علت ہی وہ فعل کے کرنے کے وقت موجود ہو جیسے کاہلی کے سبب
نہ پڑھا تو یہان کاہلی مفعول لہ ہی اور علت نہ پڑھنے کی ہی جو نہ پڑھنے کے
وقت مین موجود تھی اور یا ایسی علت ہو کہ اُسکے حاصل کرنے کے واسطے

فاعل کی کثرت ہوجاوے تو اُس صورت مین ایک فعل کے زیادہ فاعل ہوسکتے ہین
اور اسی طرح ایک فاعل کے زیادہ فعل ہوسکتے ہین جیسے کلو اور احمد
اور حسن آئے یا محمود آیا اور بیٹھا اور لیٹا اُردو مین فصیح یہ ہی کہ اول فاعل کو
بولین اور پھر مفعول کو اور پھر فعل کو جیسے مین نے تمکو دیکھا تھا اور اگر
اسکے مخالف ہو تب بھی جائز ہی اور فاعل کی پہچان یہ ہی کہ جب فعل کے ساتھ
کون یا کس نے ملاکر پوچھین تو جواب مین وہی فاعل واقع ہو جیسے زید آتا ہی
اسمین جب پوچھین کہ کون آتا ہی تو جواب ہوگا زید معلوم ہوا کہ زید فاعل ہی اور
علامت فاعل کی اور یہ کہ کس جگہ آتی ہی دوسرے باب مین بیان ہوئین
فعل متعدی مین جو حاجت مفعول کی ہوتی ہی تو اُس مفعول سے غرض مفعول بہ ہی
کیونکہ مفعول کی پانچ قسمین ہین اُنمین سے مفعول بہ خاص متعدی کے واسطے ہی
اور باقی چار فعل لازم اور فعل مجہول مین بھی آسکتے ہین وے پانچون
قسمین یہ ہین ؎

اول مفعول بہ کہ جسپر فعل فاعل کا واقع ہوا اور اسکی پہچان یہ ہی کہ لفظ کسکو
یا کیا کے جواب مین واقع ہوتا ہی اور لفظون مین اُسکی علامتین یے ہین نے
مجہول اور ین یعنی یا سے مجہول اور نون غنہ ضمیر مین اور سے واسطے فعل کہنے
یا اُسکے مانند کے اور یہ واسطے رحم کرنے اور اُسکی مثل کے اور کو سب طرح کے
مفعول کے کیے جیسے مجھے یا ہمین دو اور ہم سے کہو اور اُسپر رحم کرو
اور کتاب کو پڑھو اور جب مفعول کوئی چیز ہوتی ہی تو علامت نہین بھی لاتے ہین
جیسے کھانا کھاؤ اسی طرح جو افعال دو مفعولون کو چاہتے ہین تو دوسرے
مفعول پر علامت نہین لگاتے جیسے اُسکو ایک روپیہ دو اس مثال مین
ایک روپیہ مفعول دوسرا ہی اور بعضی صورتین ایسی ہین کہ وہان اکثر فعل
کو محذوف بولتے ہین اور مفعول کو یا کسی اور حرف کو قائم مقام فعل کا کرتے ہین
پس اگر فعل محذوف واسطے متوجہ کرنے مخاطب کے ہو تو اُس مفعول بہ کو

تو اسم اور خبر کو چاہیگا اور اگر فعل متعدی ہوگا تو مفعول کی بھی حاجت ہوتی ہے خواہ لفظون مین ہو
یا مقدر جملہ فعلیہ کی علامت وہی ہے جو کہ ماضی و مضارع وغیرہ افعال مین
بیان ہوئی پس جونسا فعل کہ جملہ مین ہوگا اُسی کی علامت بھی مذکور ہوگی اور جس جگہ
فعل محذوف ہوگا وہان علامت بھی محذوف ہوگی اور فعل اُسی جگہ محذوف
ہوتا ہے جہان قرینہ پایا جاوے خواہ قرینہ گفتگو کا ہو یا حال و کیفیت کا اول کی
مثال مثلاً کسی نے پوچھا کہ کون آیا تھا اور جواب مین کہا کہ کلو پس جواب مین سے
فعل آیا تھا محذوف ہے اس لیے کہ یہی فعل سوال مین موجود ہے اور حال و
کیفیت کی مثال جیسے کوئی کسی کو جاتے دیکھ کر کہے کہ کدھر کو جاتے ہو پس
مسافر کی حالت آمادگی اس بات کا قرینہ ہے کہ کدھر کو کے بعد جاتے ہو محذوف ہے
اسی طرح ہان اور نہین جملہ ہائے فعلیہ کے جواب مین دلالت فعل کے
حذف پر کیا کرتے ہین یا سر کا چھاتی کی طرف کو ہلانا اشارہ فعل مثبت کا ہے
اور اونھون بھر دو واو معروف و دونون غنہ اور سر کا مونڈھون کی طرف کو
ہلانا اشارہ فعل منفی کا یا ہاتھ کے اشارہ سے مخاطب کو بُلانا یا ٹھہرانا وغیرہ
سب قرینے افعال کے حذف کے ہین ۔ اور اس جملہ کے اجزا مین سے مسند
فعل ہوتا ہے اور مسند الیہ فاعل اگر فعل معروف ہو پس فاعل وہ ذات ہے
جس سے فعل صادر ہو یا جسمین فعل قائم ہو جیسے زید نے مارا تو مارا اس جگہ
زید سے صادر ہوئی ہے اس واسطے زید کو فاعل فعل کا کہینگے یا زید مر گیا
اس جگہ مرنا زید کے ساتھ قائم ہے اس واسطے زید فاعل ہوا لیکن اگر فعل مجہول ہو
تو فاعل اُسکا نہین ہوگا بلکہ مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہو جاتا ہے اور
اُسکو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین جیسے زید مارا گیا اس مثال مین فاعل
مارنے کا معلوم نہین مگر زید جو حقیقت مین مفعول بہ ہے مفعول مالم یسم فاعلہ
یعنی قائم مقام فاعل فعل مجہول مارا گیا کا کہلاویگا پس ہر ایک فعل کا فاعل
لفظاً ایک ہی ہوتا ہے الا اس صورت مین کہ کسی حرف عطف سے فعل یا

تعدادی جیسے گیارہ کہ ایک اور دس کا نام اسی طرح بارہ سے اُنیس تک اور اکیس سے ننانوے تک سوائے عقود یعنی دس بیس تیس چالیس وغیرہ کے نوے تک کہ یہ مرکب نہین ہین مفرد ہین علی ہذا القیاس اکائیان یعنی ایک سے لیکر نو تک اور سنو اور ہزار اور لاکھ وغیرہ بھی مفرد ہین

## مرکب غیر امتزاجی کا بیان

یعنی وہ مرکب جسکے اجزا ملکر ایک نہو گئے ہون بلکہ جدا جدا سمجھ مین آتے ہون جیسے اکبر آباد شاہجہان آباد بہار دانش وغیرہ اور بعضے اعداد بھی اسمین داخل ہین جیسے تین ہزار چار سو یا ایک سو بیس یا دو سو چالیس وغیرہ پس ایسے کلمات کہ ایک دوسرے سے ملکر کسی ذات کا نام ہو جاتے ہین یا کسی صفت پر دلالت کرتے ہین اگر وے جُدے جُدے سمجھ مین آتے ہونگے تو سب اسی قسم مین داخل ہونگے ✣

## مرکب مفید کا بیان

مرکب مفید وہ ہی کہ اُسکے سننے والے کو انتظار اور بات کا رہے بلکہ سنتے ہی جان لے کہ متکلم کی غرض کیا ہی کسی چیز کی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش وغیرہ کرتا ہی اس طرح کے مرکب کو جملہ اور کلام اور مرکب تام اور مرکب کلامی بھی کہتے ہین پھر جملہ دو چیزون سے بنتا ہی مسند الیہ جسکا کچھ حال بیان کرین اور مسند جس سے کہ حال بیان کرین اور قسمین جملہ کی باعتبار لفظ کے دو ہین اول فعلیہ دوسرا اسمیہ جملہ فعلیہ اُسکو کہتے ہین جسمین کوئی فعل پایا جاوے خواہ لفظاً ہو خواہ مقدر لفظاً جیسے مین آتا ہون اور مقدر جیسے ہی آدمی کہ اصل مین ہی پکارتا ہون آدمی کو اس جملہ مین اگر فعل لازمی ہوتا ہی تو صرف فعل اور فاعل سے جملہ تمام ہوتا ہی اور اگر فعل ناقص ہوگا

کچھ بھلائی یا برائی معلوم ہوتی ہو اسکو صفت سمجھو جیسے اچھا آدمی اور مین ناتوان اسمین آدمی اور مین موصوف ہین اور اچھا اور ناتوان صفت اردو مین فصیح محاورہ یہ ہی کہ صفت پہلے آوے جیسے اچھا آدمی اور فارسی مین موصوف مقدم ہوتا ہی تو اُسپر کسرہ پڑھتے ہین جیسے ترکیب اضافی مین پڑھتے تھے جیسے مردنیک ورنہ آخر کو ساکن پڑھینگے جیسے نیک مرد اور فائدہ صفت سے یہ ہی کہ اگر موصوف معرفہ ہوگا تو صفت سے توضیح ہوجاویگی جیسے زید لنگڑا تو لنگڑا توضیح زید کی کرتا ہی اور اگر موصوف نکرہ ہوگا تو صفت سے اُسکی تخصیص ہوجاویگی جیسے اچھا آدمی اور اگر کوئی ایسا اسم معرفہ ہو کہ توضیح کی کچھ حاجت نہو اور خود بہت واضح ہو تو اُس صورت مین صفت سے نہ فائدہ تخصیص کا ہوگا نہ توضیح کا بلکہ اُس صورت مین صفت محض ثنا اور مذمت کا فائدہ دیگی جیسے ثنا کی ثنا خدائے پاک کہ پاک صفت خدا کی صرف ثنا کے واسطے ہی کیونکہ خدا کے لیے تخصیص و توضیح کی کچھ ضرورت نہین اور اسی طرح شیطان مردود مین لفظ مردود صفت شیطان کی صرف واسطے مذمت کے ہی ✤

اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت موصوف سے صفت کی بھی تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت ہوتی ہی بشرطے کہ اُسکے آخر مین الف ہو جیسا پہلے بیان ہوا اور اگر صفت کئی کلمون سے بنے تو جزو آخر کی تذکیر و تانیث موصوف کی رعایت سے ہوتی ہی نہ اول جزو کی رعایت سے جیسے ورق پھٹی کتاب کہ اسمین لفظ پھٹی باعث کتاب کے مونث ہی اسی طرح جلد ٹوٹا رسالہ ✤

## مرکب امتزاجی کا بیان

مرکب امتزاجی وہ ہی کہ دو لفظ ملکر ایک ہوجاوین اور انمین تمیز دو ہونے کی نرہے جیسے کلکتہ کہ یہ مرکب ہی لفظ کالی اور کتہ سے اور اب دونون ملکر ایسے ہوگئے ہین کہ مرکب معلوم نہین ہوتے اور اسمین داخل ہی ترکیب

وتاخیر درست ہی بلکہ فصیح یہ ہی کہ مضاف پیچھے آوے مگر معنی کے اعتبار سے اضافت کی چار قسمین ہین اول تخصیصی جسمین مضاف خاص ہو واسطے اضافت کے جیسے میرا دوست دوم تملیکی جسمین مضاف ملک ہو مضاف الیہ جیسے میری کتاب سوم بیانی کہ مضاف الیہ بیان ہو مضاف کا یعنی دونون ایک ہو سکتے ہون جیسے لوہے کی سیخ تو یہان لوہا بیان ہی سیخ کا اور دونون ایک ہو سکتے ہین اور اسمین داخل ہی اضافت توضیحی کہ جسکو بعض لوگ جدا سمجھتے ہین جیسے شہر بریلی چہارم ظرفی جسمین مظروف مضاف ہو اور ظرف مکان زمان مضاف الیہ جیسے دریا کا پانی پانی مظروف ہی یعنی ظرف مین کی چیز اور دریا ظرف مکان ہی مضاف الیہ اسی طرح جاڑے کی سردی اور ان چارون اضافتون مین اگر ثبوت مضاف کا مضاف الیہ کے لیے حقیقت مین ہو سکتا ہو تو اضافت حقیقی کہینگے مثلاً میرا گھوڑا کہ یہان مضاف کا یعنی گھوڑے کا ثبوت متکلم کے لیے واقع مین ممکن ہی اس لیے یہ اضافت حقیقی ہی اور اگر حقیقت مین کچھ نہو بلکہ صرف کہنے والے نے مضاف الیہ کو ایک امر خیالی فرض کر کے کوئی مضاف اسکا کہا ہو تو اسکو اضافت مجازی کہینگے جیسے ہوش کا سر اور فکر کا پانون کہ ہوش اور فکر کوئی چیز قابل سر اور پانون رکھنے کے نہین مگر خیال مین انکو صاحب سر اور پانون فرض کر لیا اور پھر سر اور پانون کو انکی طرف مضاف کیا اسی لیے یہ اضافت مجازی ہوئی اور اسی اضافت مجازی مین داخل ہی اضافت تشبیہی جسمین مشبہ کو مشبہ بہ کی طرف اضافت کیا کرتے ہین جیسے تیرون کا منھ یعنی تیر سا منھ +

## مرکب توصیفی کا بیان

مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے اس ترکیب مین جو لفظ ذات پر دلالت کرتا ہو اسکو موصوف جانو خواہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر اور جس سے

علامات خاص ہین واسطے اُس مضاف الیہ کے جو ایک ہی جملہ مین ایکبار
مبتدا یا فاعل ہوکر دوسری بار مضاف الیہ ہوجاوے خواہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر
وغیرہ پس ان علامات مین الف مفتوح اور پ فارسی زیادہ کرکے اپنا اور اپنے
وغیرہ بولتے ہین اسم ظاہر کے مکرر ہونے کی مثال زید اپنے گھر مین ہی اس
مثال مین زید مبتدا ہی اور گھر مضاف ہی اور اُسکا مضاف الیہ حقیقت مین
وہی زید ہی اس لیے اُسکو لفظ اپنے سے تعبیر کیا اور ضمیر کی مثال تو اپنا سبق
پڑھ اور اسم اشارہ کی مثال جیسے یہ اپنا حال کہتا ہی اور اسم موصول کی مثال
جیسے جو آدمی اپنا سبق نہین یاد کرتا وہ سزا پاتا ہی پس تو علامتین الف کے
ساتھ اُسوقت ہوتی ہین جب کہ مضاف واحد مذکر ہو جیسے میرا کام اور اُسکا کام
اور مجہول کے ساتھ جب کہ مضاف جمع مذکر ہو جیسے زید کے گھوڑے اور
تمھارے بیل اور معروف کے ساتھ جب کہ مضاف مؤنث ہو خواہ واحد ہو
یا جمع جیسے میری کتاب اور ہماری باتین ✣

اور فارسی مین علامت اضافت کی یہ ہی کہ مضاف کے آخر مین کسرہ ہوتا ہی
اور وہ بھی اُردو مین مستعمل ہی جیسے غلام زید ✣

اب جاننا چاہیے کہ اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو غرض اضافت سے یہ ہوگی
کہ مضاف بھی معرفہ ہوجاوے جیسے غلام زید یہان غلام کا لفظ نکرہ تھا جب
اُسکو زید کی طرف مضاف کیا تو معرفہ ہوگیا اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو اضافت سے
فائدہ خصوصیت کا ہوتا ہی جیسے مرد کی کتاب کتاب لفظ عام تھا جب اُسکو مضاف کیا
مرد کی طرف جو نکرہ ہی تو اُس مین ایک خصوصیت آگئی یعنی مرد کی کتاب ہی عورت کی نہین ✣

اور اضافت باعتبار لفظ کے فارسی مین دو قسم ہی اس طرح کہ اگر مضاف
مقدم ہو مضاف الیہ پر تو اضافت مستوی کہلاتی ہی جیسے غلام زید اور اگر
مضاف موخر ہو تو اضافت مقلوب ہی جیسے جہان شاہ مگر اردو مین یہ اقسام
نہین ہوسکتے اس لیے کہ اردو مین ہر ایک مرکب اضافی مین مضاف کی تقدیم

یا نہین اور اُسکا کوئی کلمہ کس طرح کا ہی فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ معلوم ہوجاوے اور غرض اُس سے یہ ہی کہ کلام کے معنی درستی سے سمجھ لیے جاوین اور اس علم کا موضوع کلام ہی کلام کو مرکب تام اور جملہ اور مرکب مفید بھی کہتے ہین ✤ مرکب اُسکو کہتے ہین جو دو کلمون یا زیادہ سے بنے اور اُسکی دو قسمین ہین مفید اور غیر مفید۔ مرکب غیر مفید وہ ہی جسکے سننے والے کو فائدہ کامل نہو بلکہ منتظر اور بات کے سننے کا بھی رہے اُسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین جیسے زید کا غلام اور مرکب مفید وہ ہی جو اُسکے خلاف ہو جیسے یہ کتاب اچھی ہی۔ اور مرکب ناقص ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہی بدون اور چیز کے ملے کلام نہین ہوسکتا اسی واسطے اُسکا اور مفرد کا ایک حکم ہی اور اُسکی چار قسمین ہین مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب امتزاجی مرکب غیر امتزاجی اس واسطے کہ مرکب ناقص کے اجزا مین اگر قید اضافت کی ہوگی تو مرکب اضافی ہوگا اور اگر قید صفت کی ہوگی یعنی ایک کلمہ دوسرے کی صفت ہوگا تو وہ مرکب توصیفی ہوگا اور اگر یہ قیدین نہون تو پھر اُسکے اجزا اگر ایسے ملے ہون کہ اُنمین دو ہونے کی تمیز نہی ہو تو اُسکو مرکب امتزاجی کہینگے اور اگر اجزا سب جدا جدا سمجھ مین آتے ہون تو مرکب غیر امتزاجی کہینگے ہر ایک کا بیان جدا جدا سُننا چاہیے ✤

**مرکب اضافی** کا بیان جب کہ ایک اسم کو دوسرے کی طرف اضافت یعنی نسبت کرین تو اول کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہین مثلاً کلو کا گھر اسمین گھر کو کلو کی طرف نسبت کیا ہی اس واسطے گھر مضاف ہی اور کلو مضاف الیہ اور یہ دونون ملکر مرکب اضافی کہلاتے ہین اور ہمیشہ جزو جملہ ہوتے ہین علامت اضافت کی اردو مین نو ہین کا اور ہ کے اور کی کہ اسم ظاہر اور ضمیر دونو مین آتی ہین جیسے کتاب کا ورق اور اُسکا نام اور رہا اور رہے رہی کہ خاص ضمیر مخاطب اور متکلم مین آتی ہین جیسے میرا گھر اور تمھارا مکان اور ہمارا اور ہمے اور ہمی یہ

نقل کرین جیسے کتے کے بلانے کو کہتے ہین تو تے اور اُسکی آواز کی نقل مین بھون بھون کہتے ہین اسی طرح ہر ایک جانور کے لیے نئے طور سے پکارنا اور آواز ہی اور ہر ایک چیز کی آواز کی بھی نقل ہی مثلاً کواڑ کی آواز کو چون چون اور جوتے کی آواز کو مٹر مٹر بولتے ہین غرض کہ حروف اصوات بہت سے ہین ہر ایک چیز پر خیال کرنے سے خود طالبعلم سوچ سکتا ہی ٭

اور مخاطب کو برانگیختہ کرنے کو صرف ایک حرف اردو مین آتا ہی اور وہ کیون نہین ہی جیسے تو کیون نہین پڑھتا کہ فاضل ہوجاوے یعنی تجھکو بھی پڑھنا چاہیے ٭

اور بعضے حروف جھڑکنے کے واسطے ہین جیسے این اور ہین اور کلمۂ فارسی خبردار بھی اس معنی مین آتا ہی اور کیا استفہامیہ بھی تغیر لہجہ فائدہ جھڑکنے کا دیتا ہی جیسے کیا کرتا ہی اور اسی طرح کیون جیسے کیون بے ٭

اور بعضے حروف ندبہ کے واسطے یعنی رونے اور پیٹنے کے لیے اور وے ہائے وائے آہ آہ رے وائے رے اور فارسی وعربی کے کلمات افسوس اور واویلا واحسرتا وافریادا ومصیبتا دریغ دریغا دردا اور حروف ندا ای اور یا بھی ان معنون کے فائدہ دینے کے لیے مستعمل ہین جسکو روتے ہین اُسکو مندوب کہتے ہین اُسکا بیان آگے آویگا ٭

اور بعضے حروف تاکید کے لیے ہین جیسے البتہ ہرگز ہی اور آپ اور خود وغیرہ اُنکا بیان توابع مین لکھا جاویگا ٭

اور بعض حروف علت کے واسطے ہین جیسے لیے واسطے مارے اور کیونکہ وغیرہ

اور بعض حروف مفاجات کے واسطے یعنی ناگاہ کے معنی مین جیسے اچانک یکایک ناگاہ وغیرہ ٭

## باب سوم علم نحو مین

علم نحو وہ ہی جس سے ترکیب کرنے کلام کی یعنی یہ معلوم کرنا کہ یہ کلام پورا ہی

جیسے آدم سے آدمیت اور کبھی اسم صفت پر تی معروف لگانے سے جیسے دوستی اور دشمنی وغیرہ پس اگر اسم صفت کے آخر مین ہ ہو اور وہ لفظ عربی ہو تو ہ مذکورت پڑھی جاویگی جیسے زیادہ سے زیادتی کیونکہ یہ ہ اصل مین ت ہی جو وقف کے جہت سے ہ ہوگئی ہی اور اگر اسم فارسی کا ہوگا تو ہ گ سے بدل جاویگی جیسے تازہ سے تازگی اور فارسی مین ش بھی علامت مصدری ہی جیسا کہ بیان حاصل مصدر مین گذرا اور اُردو مین س اور ت اور وٹ اور اہٹ بھی علامت حاصل مصدر کی ہین جیسے مٹھاس اور رنگت اور لگاوٹ اور چکاہٹ ٭

اور بعضے حروف تشبیہ کا فائدہ دیتے ہین تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پہلی چیز کو مشبہ اور دوسری کو مشبہ بہ اور صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اسپر دلالت کرے اُسکو حرف تشبیہ کہتے ہین جیسے زید شیر جیسا ہی اس مثال مین زید مشبہ ہی اور شیر مشبہ بہ اور شجاعت جو یہان مذکور نہین اور جسمین کہ زید کو شیر کے مانند کیا ہی وجہ شبہ ہی اور جیسا کہ حرف تشبیہ ہی اور حرف سا اور ایسا اور ویسا بھی تشبیہ کے واسطے ہین ٭

اور بعضے حروف تعجب کے واسطے آتے ہین یعنی کسی اجنبی چیز کے دیکھنے یا سننے سے جو آدمی کو کیفیت ہوتی ہی اُسوقت کچھ الفاظ مُنھ سے نکلتے ہین وے یہ ہین آہا اوہو واہ وا کیا خوب چہ خوش سبحان اللہ اور مثل اُسکے ٭

اور بعضے حروف کنایہ کے واسطے یعنی اشارہ سے کسی چیز کو بتانے کے لیے ہین پس مقدار کے کنایہ کے واسطے کتنا اور جتنا اور اتنا اور کلام کے کنایہ کے واسطے ایسا اور ویسا جیسے کہتے ہین کہ ایسا ویسا ذکر تھا اور کبھی کم قدر کے لیے بھی آتا ہی مثلاً ایسے ویسے کو تو خیال مین بھی نہین لاتے یعنی کم رتبہ کو ایسا تیسا کنایہ گالی اور بُرا کہنے کا ہی ٭

اور بعضے حروف اصوات ہین یعنی جنسے کہ جانورون کو بلاوین یا ہنکاوین یا کسی آواز کی

جسکا ہونا متعلق پہلے جملہ کے ہونے پر ہی وہ جزا کہلاویگا اور اگر حرف شرط ہی اور جو اور اگرچہ اور اسماے موصول اور والا اور ورنہ بھی شرط کے واسطے آتے ہین اور بعضے حرف زیادہ ہوتے ہین ✣

یعنی معنی مین کچھ دخل نہین رکھتے صرف ایک کلمے کو دوسرے سے ملانے کے لیے یا ذینت کلام کے لیے آتے ہین وے یہ ہین تب آدمی بے نہ کا سا جیسے در بدر لبالب گفت وگو راتی رات گاہ بیگاہ کچھ نکچھ کھیت کا کھیت تھوڑا سا اور کبھی یہ الفاظ فائدہ حصہ وتخصیص کا دیتے ہین جیسے رات کی رات رہجاؤ یعنی تمام رات یا راتی رات چلے گئے یعنی صرف رات مین ✣

اور بعضے حروف ایجاب کے واسطے یعنی جواب دینے کے لیے آتے ہین اور وے ہان اور جی ہین اور الفاظ تعظیمی اور حروف استفہام بھی جواب دینے مین مستعمل ہین یعنی پکارنے کے جواب مین کہتے ہین خداوند حضور پیر ومرشد جناب قبلہ کیا ہی کیون ✣

اور بعضے حروف تفسیر وبیان کے واسطے یعنی اُنکا مابعد تفسیر اور بیان کرتا ہی اُنکے ماقبل کی پس بیان کے واسطے اُردو مین صرف کاف بیانیہ ہی کہ ہر جگہ آسکتا ہی اور حرف جو بھی بیان کے واسطے ہی مگر اسوقت کے محاورہ اُردو مین صرف صلہ پر آتا ہی جیسے وہ کتاب جو تُمنے لی تھی اور اکثر کاف بیانیہ کے بعد بھی جملہ آتا ہی جس سے بیان کسی موصوف یا موصول یا مقولہ وغیرہ کا ہوتا ہی مثلاً وہ کتاب کہ تُمنے لی تھی پس تُمنے لی تھی جملہ ہی بیان کرتا ہی کتاب کو یا مین نے کہا کہ تُم گھر جاؤ یہان تم گھر جاؤ بیان ہی کہنے کا جسکو مقولہ کہتے ہین اور الفاظ عربی یعنی اور اعنی واسطے تفسیر کے ہین جیسے سگ یعنی کتا ✣

اور بعضے حروف فائدہ مصدر ہونے کا دیتے ہین جیسے نا اردو مین علامت مصدر ہی عربی مین ت اکثر مصدر کے آخر مین آتی ہی جیسے رحمت وقدرت اور کبھی ی مشدد اور ت اسم جامد پر لگانے سے مصدر کے معنی ہوتے ہین

جسکو پکارتے ہین اُسکو منادی کہتے ہین اور جو کچھ بعد پکارنے کے کہتے ہین وہ
جواب ندا کہلاتا ہی اور بعضے حرف استفہام کے لیے ہین یعنی سوال کے لیے
کون واسطے ذی روح کے اور کیا واسطے غیر ذی روح کے اور آیا جو لفظ
فارسی ہی وہ بھی واسطے استفہام کے مستعمل ہی اور کہان اور کدھر واسطے
مکان کے اور کب واسطے وقت کے اور اَین اور کیون اور حرف کس اگر
مرکب ہووے کسی اسم سے تو فائدہ استفہام کا دیگا جیسے کسطرح اور کس شخص کو
وغیرہ اور کیسا اور کتنا بھی استفہام طرح اور مقدار کے واسطے آتے ہین اور استفہام
کی تین قسمین ہین اول استخباری جو صرف واسطے خبر پوچھنے کے ہو جیسے تمھارا
کیا نام ہی دوسرے اقراری کہ سوال سے اقرار پایا جاتا ہو جیسے تم دانا نہین ہو
تو اور کون ہی پس اس مثال مین مخاطب کی دانائی کا اقرار پایا جاتا ہی کہ تم دانا ہو
سوم انکاری جس سے انکار پایا جاوے جیسے کیا دنیا مین ہمیشہ رہوگے
یعنی نہین رہوگے اور بعضے حروف سے استثنا کا فائدہ ہوتا ہی
ایک چیز کو دوسرے مین سے نکالنے کو استثنا کہتے ہین جسکو علیحدہ کرتے ہین
اُسکو مستثنیٰ اور دوسری چیز کو مستثنیٰ منہ کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین
متصل اور منقطع متصل وہ جسمین مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ایک جنس ہوون جیسے
سب کتابین سوائے گلستان کے موجود ہین اس مثال مین کتابین مستثنیٰ منہ
اور گلستان مستثنیٰ ہی اور دونون ایک جنس ہین اسی واسطے یہ استثنا متصل ہوا
اور اگر کہین کہ مین نے تمام شہر دیکھے باغ نہین دیکھا تو چونکہ یہان مستثنیٰ منہ شہر ہین
اور مستثنیٰ باغ ہی جو شہر کی جنس نہین اس لیے یہ استثنا منقطع ہوا اور حروف
جو استثنا کے واسطے آتے ہین سوا بجز بغیر مگر پر چھوٹ بدون وغیرہ
اور کچھ حروف شرط کے لیے ہین — ایک جملہ کے مضمون کو دوسرے کے
مضمون پر متعلق کرنے کو شرط کہتے ہین مثلاً یون کہین کہ ایسا ہوگا تو ویسا ہوگا
اِس صورت مین اول جملہ یعنی ایسا ہوگا شرط کہلاتا ہی اور دوسرا یعنی ویسا ہوگا

اور دوسرے کو معطوف پس اگر معطوف علیہ اور معطوف کا حکم ایک کرنے کے واسطے یہ حروف ہونگے تو اُنکو حروف جمع کہینگے اور وے یہ ہین اور پھر بھی نیز اور جو اُنکے معنی مین ہو جیسے زید اور عمر و آئے یعنی آنے کے حکم مین دونون اکٹھے ہین اور حرف اور دوسرے معنون کا بھی فائدہ دیتا ہی پس کبھی فوراً کے معنی مین آتا ہی جیسے تم اُٹھے اور خرابی آئی یعنی بفور تمھارے اُٹھنے کے اور کبھی ایک چیز کے ساتھ رہنے اور لزوم کے واسطے آتا ہی جیسے مین ہون اور تم ہو یعنی تمھارا ساتھ نہ چھوڑونگا اور یہ محاورہ دھمکی کے مقام پر بھی بولتے ہین کہ پھر مین ہون اور تم ہو یعنی تمکو خوب سمجھونگا اور دوسرے کے معنی مین جیسے سوال اور جواب اور اور کبھی جمع نہونے کے معنی مین جیسے ہین اور سستی کرون یعنی مین اور سستی دونون ایک جا نہین ہو سکتے اور اگر اُن حروف سے غرض یہ ہو کہ معطوف علیہ اور معطوف مین سے ایک غیر معین مراد ہی تو ایسے حروف کو حروف تردید کہتے ہین اور وے یہ ہین یا نہین تو چاہو خواہ مثلاً یہ کتاب ہی یا لکڑی یعنی دونون مین سے ایک ہی یہان رہو خواہ چلے جاؤ یعنی دونون مین سے ایک اختیار کرو اور اگر معطوف علیہ کی نسبت معطوف مین کچھ ترقی یا تنزل معلوم ہو تو ایسے حروف حروف اضراب کہلاوینگے اور وہ بل اور بلکہ اور یہان تک جیسے تمام غریب بلکہ امیر بھی حاضر ہین اور اگر اُنسے کسی شبہہ کو معطوف علیہ کے رفع کرنا ہو تو حروف استدراک کہلاتے ہین اور وے لیکن ولیکن پر وغیرہ ہین +

اور کچھ حرف ندا کے واسطے ہین یعنی مخاطب کے پکارنے کے واسطے بنے ہین بعضے اُنمین سے اسم کے پہلے آتے ہین اور وے یے ہین اے اجی اِے ارے ابے او یا جیسے اے لڑکے اور یا خدا اور بعضے اسما کے پیچھے آتے ہین وہ یہ ہین رے بے ہوت الف ساکن جیسے ساقیا میان ہوت اور یہ دور کے پکارنے کے لیے آتا ہی

اور پاس کے معنی مین جیسے مجھ تک آؤ اور بھی کے معنی مین جیسے مٹی تک
مچھوڑی یعنی مٹی بھی پیر بلندی کے معنی کے واسطے ہی خواہ بلندی حقیقت مین ہو
جیسے مین کوٹھے پر ہون یا مجازاً جیسے مجھ پر قرض ہی اور کبھی لیکن کے
معنی مین جیسے پڑھتا ہی پر دھیان نہین کرتا اور کبھی مین کے معنی پر
جیسے کتاب گھر پر ہی اور کبھی پیچھے کے معنی مین جیسے دوپہر پر دونے آؤ
یعنی دوپہر کے بعد اور عوض کے معنی مین جیسے تمکو کتنے پر پڑی اور علامت مفعول کی
جیسے ہم پر رحم کرو یا لیے واسطے خصوصیت اور سبب کے ہی جیسے تمھارے لیے ہی
یا اس لیے کہتا ہون یہ علامت مفعول کی ہی جیسے ہمکو دو اور کبھی طرف کے معنی مین
آتا ہی جیسے گھر کو جاؤ اور عوض کے معنی مین جیسے کتنے کو دوگے کی علامت
اضافت کی ہی مگر کبھی معنی مین بالکل کے آتا ہی جیسے شہر کے شہر مین آگ
لگ گئی یعنی تمام شہر مین اور کبھی دو چیزون کو ملا کر کے اُنکے بیچ مین یہ فائدہ
دیتا ہی کہ کسی چیز سے یہ دونون مطلب ہین جیسے مدرسے مین پڑھنے سے پڑھنے کا پڑھنا
اور روپئے کے روپئے یعنی مدرسے مین پڑھنے سے دونون مطلب ہین سبق بھی ملے اور طبق بھی
اور کبھی صرف کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے احمق کے احمق ہی رہے یعنی صرف احمق اور یہ حرف
جار بہت کم آتا ہی جیسے اسکے چوٹ لگی ہی یہان حرف کے جار ہی ترجمہ ب کا فارسی مین
اور یہ حرف اصل مین کا ہی مگر کا جار نہین ہوتا اور معنون مین البتہ آتا ہی ٭

**فائدہ** جب کہ کسی حرف پر حرف جر آتا ہی وے تو پہلا حرف اسم کے معنی مین
ہوجاتا ہی کیونکہ حروف جر خاص اسم پر آتے ہین فعل اور حرف پر نہین آسکتے
جیسے اسمین سے یعنی اسکے درمیان سے اور فارسی کے حروف جر اور عربی کے
بھی اُردو مین آتے ہین وے یہ ہین بہ آر برائے تبہ تا اور فی من علی
الی حتی ٭ دوم **عطف** کے واسطے عطف کے معنی پھیرنے کے ہین ان
حروف سے بھی یہی غرض ہوتی ہی کہ ایک چیز کا حکم دوسرے پر پھیرا جاتا ہی
جسپر پھیرتے ہین اُسکو معطوف علیہ کہتے ہین اور وہ اکثر پہلے ہوتا ہی

خود اُنسے کوئی جملہ نہین بنتا مگر معنی فعل کو اسم کے ساتھ یا اسم کو اسم کے ساتھ
ربط انھین الفاظ سے ہوتا ہی مثلاً اگر کہین کہ زید گھر مین ہی تو مین اور ہی کے
سبب معنی اِس کلام کے ہوگئے ورنہ اگر صرف زید گھر بولتے تو کچھ معنی نہوتے
اور چونکہ ربط معنی کا اِنسے ہوتا ہی اسی لیے حروف معنوی کہلاتے ہین
ہرچند حروف معنوی سے کوئی جملہ نہین بنتا مگر پھر بھی بہت غرضون کے
واسطے مستعمل ہین **اول** جر کے واسطے اور اُنکو جار کہتے ہین یعنی
کھینچنے والے اس لیے کہ یہ حروف فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچکر کسی
اسم پر پہونچاتے ہین اُس اسم کو مجرور لکھتے ہین جیسے مین گھر سے آیا ہون
پس یہان حرف سے جار ہی اور گھر مجرور فارسی اور عربی مین یہ حروف مجرور سے
مقدم آتے ہین مگر اُردو کے حروف جار پیچھے آتے ہین اور وے حروف
یہ ہین مین سے تک تلک پر اوپر لیے کو کے وغیرہ ٭

اِنمین سے مین ظرفیت کے معنی مین آتا ہی جیسے گھر مین ہی اور بیان کے
واسطے جیسے تم کس چیز مین کم ہو زور مین یا زر مین تو یہ دونون آخر کے حرف
بیان کے واسطے ہین اور سے کے معنی مین جیسے درخت مین باندھو اور پر کے معنی مین
جیسے کپڑا بدن مین ہی اور عوض کے معنی مین جیسے یہ کتاب کتنے مین پڑی اور کبھی
ایک جملہ مین مکرر واسطے ابتدا اور انتہا کے آتا ہی جیسے مجھ سے اور تجھ مین کیا فرق ہی
یعنی مجھ سے تجھ تک ٭ اور سے واسطے ابتدائے فاصلہ کے آتا ہی
جیسے بریلی سے سہارنپور تک اور بیان کے واسطے جیسے ہمارے پاس
کیا کمی ہی روپیہ سے پیسے سے اور سبب کے معنی مین جیسے تمھاری آواز سے
مغز اُٹھا جاتا ہی اور کو کے معنی مین جیسے اُس سے کہو اور مدد کے معنی مین
جیسے دو توپون سے قلعہ فتح ہوا اور ساتھ کے معنی مین جیسے تم بڑے
سامان سے آئے یا ہماری بلا سے اور علامت مفعول کی جیسے کو کے
معنی مین گذرا ٭ تک واسطے انتہائے فاصلہ کے ہی جیسے آگرہ تک

تو حالت نسبت مین ی کے پہلے ایک ہمزہ زیادہ کیا جاویگا یا خود الف واو سے بدلا جاویگا جیسے مصطفا سے مصطفائی اور مصطفوی اور فارسی مین ین اور ہ اور انہ بھی نسبت کی علامتین ہین جیسے نمکین اور یک سالہ اور ماہانہ ✣

## بیان حرف کا

حرف وہ لفظ ہی کہ بدون ملانے دوسرے لفظ کے اُسکے معنی سمجھ مین نہ آوین جیسے سے اور مین اور تک وغیرہ حروف کی دو قسمین ہین حروف تہجی اور حروف معنوی حروف تہجی اُنکو کہتے ہین جنسے کلمات بنتے ہین جیسے آ ب ت وغیرہ اور وہ عربی مین اٹھائیس ۲۸ اور فارسی مین چوبیس ۲۴ اور اُردو مین پینتیس ۳۵ ہین عربی مین آٹھ حرف ایسے ہین کہ فارسی مین نہین آتے اور وے ث ح ص ض ط ظ ع ق ہین کہ فارسی اور ہندی مین نہین آتے پس جس جگہ فارسی کے لفظ مین اِن حروف مین سے کوئی ہوگا وہ بنایا ہوا ہوگا اصل مین کچھ اور ہوگا مثلاً صد سو کے معنی اصل مین سد تھا اب صاد سے لکھتے ہین اور ایسے حرف بہت کم ہین اور چار حرف فارسی کے عربی مین نہین آتے یعنی پ چ ژ گ اور اگر آتے ہین تو بدل کر مثلاً پ کو ف یا ب سے بدل کر جیسے پارس کو فارس کہینگے اور چ کو ص سے بدلتے ہین اور ژ ز سے اور گ کو ج سے اور تین حروف خاص اردو کے ہین یعنی ٹ اور ڈ اور ڑ یہ عربی اور فارسی مین نہین آتے اور ہندی کے حروف جنہین ہ مخلوط ہوکر بولی جاتی ہی جیسے بھ اور پھ وغیرہ وہ خاص ہندی کے ہین اور باقی حروف اِن سب زبانون مین مشترک ہین ✣

اور حروف معنوی وے ہین جو صرف واسطے ربط معنی کے آتے ہین یعنی

یعنی ایسا صیغہ بنانا جسمین معنی چھوٹائی کے پائے جاوین اُردو مین کوئی خاص قاعدہ تصغیر کا نہین مگر لفظ وا اور یا آخر مین علامت تصغیر کی ہی جیسے مرد سے مردوا اور بچہ سے بچوا اور آنکھ سے انکھیا اور رات سے رتیا اور اُن اسمامین جنکے آخر مین الف یا ہ ہوی معروف بھی مفید تصغیر کو ہوتی ہی جیسے پیالہ سے پیالی اور فارسی مین ک آخر اسم مین تصغیر کے لیے آتا ہی اور چہ بھی علامت تصغیر کی ہی جیسے مردک اور باغچہ اور عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فعیل بضم فا وفتح عین وزیادتی یاے ساکن ہوتی ہی جیسے حسن سے حسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل اُنھین حرکات گذشتہ اور کسرہ لام اول سے آتی ہی جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مُصَیدر اور اُس صورت مین اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واو سے بدل جاویگا جیسے خادم سے خُوَیدم اور غرض تصغیر سے یا بیان وصف یا تحقیر یا پیار ہوتا ہی مثلاً پیالی بیان وصف ہی کہ پیالہ سے چھوٹی اور مردک حقارت کرنے کے واسطے ہی اور بچوا پیار کے طور پر بولا جاتا ہی

## اسم کی طرف نسبت کرنے کا بیان

یاے معروف آخر اسم مین یا آخر صفت مین لگانے سے نسبت اُس اسم یا صفت کیطرف ہوجاتی ہی جیسے فارسی منسوب بفارس اور شیرینی منسوب بشیرین یہ قاعدہ فارسی اور عربی اسمامین بہت رائج ہی اُردو مین والا یا کا لگاتے ہین جیسے بریلی والا یا دہلی کا پس اگر اسم کے آخر مین ی ہوگی تو یاے نسبت لگانے سے وہ واو سے بدل جاویگی جیسے دہلی سے دہلوی اور بریلی سے بریلوی اور یہی حال ہی اگر آخر مین ہاے مختفی ہو جیسے تھانہ سے تھانوی اور نانوتہ سے نانوتوی اور کبھی ہ کو حذف کرتے ہین جیسے بنگالہ سے بنگالی اور اگر اسم کے آخر مین الف ہوگا

اورثت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسی طرح مصدر سے مصادر ہوا اور اکبر سے اکابر ہوا اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تو بھی جمع اسی طرح بنیگی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہوجائیگا جیسے اعلی سے اعالی اور ادنی سے ادانی دوسرے یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی ی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہاے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے استاذ سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واو ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرض کہ اس قاعدۂ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ مین وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اسمین مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس قاعدے سے بنتی ہے خواہ اسکی ہ مختفی ہو یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقایق اور جریمہ سے جرائم اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل اور یہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ۔

فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا اُردو زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات انبیاؤن اولیاؤن ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیے اور جب کسی اسم کے شروع مین عدد واقع ہون تو اُسکی جمع کی حاجت نہین جیسے چار کتاب ہین اگرچہ یون بھی درست ہے کہ چار کتابین ہین

## اسم کی تصغیر کا بیان

بضم فا بھی آتا ہی جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان۔

آٹھوان وزن فُعَلا بضم فا وفتح عین وزیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم علما اور خلیفہ سے خلفا

نوان وزن فَعَلہ بفتح فا وعین ولام وزیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہی مگر مگر ایسے فاعل کی جمع آتا ہی جسکے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین ی مفتوح الف سے بدل جاویگی اور آخر کی ہ ت پڑھی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی ولاۃ اور ہادی کی ہداۃ۔

دسوان وزن افعلا بفتح الف زائد وسکون فا وکسر عین وزیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہی جو فعیل کے وزن پر ہو اور اُسکے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین اور لام کو ملا کر پڑھینگے جیسے حبیب سے احبا اور شدید سے اشدا۔

گیارھوان وزن فُعل بضم فا وعین جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور صحیفہ سے صحف۔

بارھوان وزن فعل بکسر فا وفتح عین جیسے نکتہ سے نکت اور فرقہ سے فرق اور اسکے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ اُردو مین نہین آتے۔

تیرھوان خاص چار حرف کے اسما کے لیے یا پانچ کے ہی یہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہی تاکہ فائدہ عام ہو۔

قاعدہ یہ ہی کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اُسکے اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور انکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنی الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہو جاویگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھا

ہوتی ہی وہ جیم سے بدل جاتی ہی جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات
دوسرے جمع تکسیر جسمین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قائم نہ رہین
جیسے شریف سے شرفا اور اُسکے بہت وزن ہین اس جگہ جو زیادہ مروج
اُردو مین ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہی اول وزن افعل بفتحۂ الف زائد وسکون فا
وضم عین اسم سہ حرفی کے لیے جسکا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے افلس
اور حرف سے احرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اسمین عین کلمہ
حرف علت ہی دوسرا وزن افعال بفتحۂ الف وسکون فا وزیادتی الف بعد عین
جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے اعمال اور شریف سے
اشراف اور سِر سے اسرار یہ وزن بہت آتا ہی مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا
تو وہ واو یا ی سے بدل جاویگا جیسے باب سے ابواب اور ناب سے انیاب
تیسرا وزن فِعال بکسر فا وزیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظم سے
عظام اور رجل سے رجال اور یہ وزن بضم فا وتشدید عین بھی آتا ہی اور اس
صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہی جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جُہّال
چوتھا وزن فعول بضم فا وزیادتی واو معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور
اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لیے
اکثر انھین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہی اور کبھی ایک اسم کی کئی
طرح پر جمع آتی ہی جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہی یا نچوان وزن افعلہ
بفتحۂ الف زائد وکسر عین وفتح لام وزیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور
طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا
وسکون عین وزیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان
وزن فعلان بکسر فا وسکون عین وزیادتی الف ونون بعد لام جیسے غلام سے غلمان
اور اخ سے اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ
ی معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہ وزن

اپنی کتابین لو اور اگر آخر کو اسم مونث کے ی معروف ہو گی تو اُسکی جمع الف اور نون غنہ کے ساتھ ہو گی جیسے روٹی کی جمع روٹیان اور تختی کی تختیان ہر ایک حالت مین اور اگر اسم مذکر ہو گا تو اُسمین کچھ حاجت جمع کی نہین جیسے دس آدمی آئے اور چار ورق لائے۔

فائدہ علامات جمع مین سے واو اور نون غنہ کبھی واسطے فائدہ حصر یا کثرت کے آتے ہین بدون حروف معنوی کے مگر اکثر اسمائے ظروف وعدد مین مستعمل ہین جیسے برسون گذرے چاردن آئے ہزارون تھے اور صیغہ جمع فارسی وعربی بھی اُردو مین مستعمل ہین اُنکا بیان بھی پر ضرور ہے پس جاننا چاہیے کہ فارسی مین جمع اسم کی علامت ان یعنی الف اور نون غنہ واسطے ذی روح کے اور لفظ ہا واسطے غیر ذی روح کے اکثر آتا ہے جیسے مردان اور کتابہا وغیرہ فارسی اور اردو مین وحدت وجمع کے سوا کوئی اور صیغہ نہین ہے مگر عربی مین دو کے لیے صیغہ جدا ہوتا ہے اول اُسکو بیان کیا جاتا ہے کہ جس اسم پر ین بڑھایا جاوے وہ دو کے معنی پر دلالت کریگا جیسے کونین کے معنی جہان کو نین کے معنی دو جہان اسی طرح صاحبین اور قمرین اور مشرقین اور یہ ی ہمیشہ ماقبل مفتوح ہوتی ہے اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اول جمع سالم یعنی جسمین مفرد کے حروف کی ترتیب حرکات مین کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے واو معروف اور نون یا ی معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسی طرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کے واسطے جمع سالم ات لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لیے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا ہ مختفی ہو گی تو وہ دور ہو جاویگی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی جمع معاملات اور یہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہو گئی ہے جیسے کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخر مین ہ مختفی

## بیان اسم کے واحد اور جمع ہونے کا

اسم کی جمع کی علامت اردو مین پانچ ہین واو مجہول اور واو مجہول بانون غنہ اور ے مجہول اور ے مجہول بانون غنہ اور الف و نون غنہ مگر استعمال ان علامتون کا صرف تین قاعدون سے ہی اول یہ کہ حالت ندا مین کوئی سا اسم کسی طرح کا ہو اُسکی جمع واو مجہول سے ہوگی اور جس اسم کے آخر مین الف یا ہ ہوگی وہ گر جاویگی جیسے او مرد و عورتو لڑکو بندو وغیرہ دوسرے یہ کہ جمع کے بعد کوئی حروف معنوی مین سے آوے تو جمع مین واو مجہول اور نون غنہ ہوگا ہر ایک حالت مین اور اسما کے آخر کا الف یا ہ بدستور دور ہوگے جیسے مردون نے بندون کا گھوڑون سے ساقیون کو اور اگر اسم کے ماقبل آخر کو حرکت ہوگی تو وہ ایسی جمع مین دور ہوجاویگی اور یہ قاعدہ حالت ندا سے بھی متعلق سمجھنا چاہیے جیسے نوکرون سے چاکرون کو یا او نوکرو اور چاکرو کہ مفرد نوکر اور چاکر بفتحۂ کاف ہین اور جمع بسکون کاف تیسرے یہ کہ جمع کے بعد حروف معنوی نہ آوین تو جن اسما کے آخر مین الف یا ہ ہوگی اُنکی جمع حالت فاعلی اور مفعولی مین ے مجہول سے ہوویگی جیسے حالت فاعلی مین کہین کہ گھوڑے آئے اور مفعولی مین گھوڑے اور جوڑے دیے اور حالت اضافت مین صرف اس طرح کے اسما مضاف آسکتے ہین جیسے اسکے گھوڑے اور مضاف الیہ نہین ہوسکتے کیونکہ مضاف الیہ ہونے مین حرف معنوی کا ہونا شرط ہی تو وہ دوسری صورت مین داخل ہوجاوینگے جنکا بیان گذر چکا اور اگر الف اور ہ آخر مین نہون تو پھر دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ اسمای مذکور مذکر ہین یا مونث اگر مونث ہین تو اُنکے آخر مین ی معروف ہو یا نہین اگر ی نہو تو اُنکی جمع ے مجہول اور نون غنہ کے ساتھ ہوگی جیسے کتاب کی جمع کتابین ہر ایک حالت مین مثلاً کتابین رکھی ہین کتابون نے آو

مادہ کو جیسے کتاب اور ان دونون کی دو قسمین ہین اول سماعی کہ اہل زبان سے سنا گیا ہو اور کوئی قاعدہ اُسکے واسطے مقرر نہو جیسے کاغذ اور ورق کہ اُنکے مذکر ہونے کے واسطے بجز اسکے کہ اہل زبان مذکر بولتے ہین اور کوئی قاعدہ نہین یا کتاب اور سطر کہ اُنکے مؤنث ہونے کی دلیل بجز محاورہ اہل زبان کے اور کوئی نہین دوسرے قیاسی کہ مذکر یا مؤنث ہونے کے واسطے کوئی قاعدہ ہووے پس جاننا چاہیے کہ اُردو مین مذکر و مؤنث کے واسطے قاعدہ کلیہ بہت کم ہی اسی واسطے بعضے لوگون نے مؤنث سماعی کے ضبط کے واسطے علیحدہ رسالہ لکھا ہی اور اُسمین الفاظ مؤنث کو جمع کر دیا ہی پھر بھی قاعدہ مفصلۂ ذیل مؤنث کے واسطے پائے جاتے ہین کہ وے اگرچہ کلیہ نہین مگر تاہم اکثر یہ ہین

**قاعدۂ اول** جو لفظ تفعیل کے وزن پر ہوگا وہ مؤنث ہی سوائے تعویذ کے جیسے تقدیر تدبیر وغیرہ۔

**دوسرا قاعدہ** جو لفظ کہ اُسکے آخر مین ش ماقبل مکسور یعنی علامت حاصل مصدر فارسی ہو وہ مؤنث ہوگا جیسے سوزش تپش کشش۔

**تیسرا قاعدہ** جو لفظ کہ اُسکے آخر مین ت دراز ہووے جیسے قدرت و کثرت وغیرہ وہ مؤنث ہی مگر لفظ حضرت کہ عرف مین مخاطب مذکر کو بولتے ہین گو باعتبار معنی کے مؤنث ہی۔

**چوتھا قاعدہ** جس مصدر یا حاصل مصدر عربی مین آخر کو الف ہو وہ مؤنث ہی جیسے دعا تمنا وفا جفا سزا وغیرہ سوا تماشا کے۔

**پانچوان قاعدہ** جس اسم کے آخر مین ی ہوگی وہ مؤنث ہوگا جیسے حویلی روٹی پگڑی مگر چند الفاظ مکرر بھی ہین جیسے پانی جی گھی دہی موتی قواعد مذکورۂ بالا اسم ذات سے متعلق ہین اور اسم صفت جسکے آخر مین الف ہو وہ تو البتہ مؤنث مین ی معروف سے بدل جاویگا جیسے بھلا اور بھلی مگر سوائے اُسکے مذکر و مؤنث کے واسطے یکسان مستعمل ہین جیسے لال اور زرد اور یہی حال بعضے اسم جنس کا بھی ہی کہ وہ بھی مذکر و مؤنث مین یکسان ہوتا ہی جیسے آدمی اور ہانس ٭

بلکہ تلفظ مین صرف سے مجہول سے بدل جاتے ہین مثلاً اس عہدہ مین خرابی ہی
لفظ عہدہ کو ہ سے لکھتے ہین اور ے مجہول سے پڑھتے ہین - اور یہ قاعدہ
تبدیل کا حروف ظروف مین بھی جاری ہی یعنی جس حرف کے آخر مین الف ہوگا
اگر اُسکے بعد حروف معنوی آوینگے تو اُسکا الف بھی ے مجہول سے
بدل جاویگا جیسے اُسکے پانوٗن مین کہ اصل مین اُسکا پانوٗن تھا باعث مین کے
الف حرف کا کا ے مجہول ہوگیا ؛

## اسم کے مذکر اور مؤنث ہونے کا بیان

مذکر و مونث کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی مذکر حقیقی جاندار نر کو کہتے ہین
جیسے گھوڑا اور مرد اور مونث حقیقی جاندار مادہ کو جیسے گھوڑی اور عورت
پس اُن الفاظ مین جو جنس کے واسطے موضوع ہین تفرقہ کے واسطے
الف مذکر مین اور ی معروف مونث مین بولی جاتی ہی جیسے مرغا مرغی اور
ہرنا ہرنی کہ لفظ مرغ اور ہرن جنس پر بولا جاتا ہی خواہ مذکر ہو یا مونث مگر الف سے
مذکر اور ی معروف سے مونث بناتے ہین اور کبھی بطور فارسی نر و مادہ کے
ملانے سے بھی فرق کرتے ہین جیسے نر گاؤ اور مادہ گاؤ اور شیر نر اور شیر مادہ مین
اور علامات مفصلۂ ذیل بھی واسطے مونث حقیقی کے آتے ہین ہ الفاظ عربی
جیسے ملک سے ملکہ اور محبوب سے محبوبہ اور حسین سے حسینہ اور ی معروف
جیسے بکری اور گھوڑی اور ن جیسے سُنارن اور لُہارن اور اس صورت مین
اگر مذکر کے آخر مین الف ہوگا تو اُسکی مونث کے واسطے ین لگائین گے
جیسے کپتاین اور مہتاین اور نی جیسے لُہارنی مُلّانی اور رانی جیسے کھترانی
مہترانی اور کچھ الفاظ کی مونث خلاف قیاس ہی جیسے باپ اور بھائی اور
راجہ اور خان کہ مونث مین کہتے ہین ما اور بہن اور رانی اور خانم پس
اور مذکر غیر حقیقی بے جان نر کو کہتے ہین جیسے ورق اور مونث غیر حقیقی بے جان

دینگے جیسے اِتا اُتا اِتنا اُتنا اور اگر اشارۂ قریب مبدلہ مین س کی جگہہ ت کہین
تو ظرف زمان پر دلالت کریگا مگر الف اس صورت مین مفتوح ہوگا جیسے اَب تَب
فائدہ اِن سب الفاظ مین اگر بجاے حرف اول اسم اشارہ کے جیم لگایا جاوے
تو فائدہ اسم موصول کا دیگا اور اگر کاف لگایا جاوے تو فائدہ استفہام کا جیسے
جہان کہان جدھر کدھر جیسا کیسا جتنا کتنا جب کب اور جیم و کاف کی حرکت
وہی ہوگی جو اسماے اشارۂ قریب کی تی یا الف کو ہوگی اور اسطرح کا اسم موصول اگر
شرط کے واسطے مستعمل ہوگا تو اُسکے جواب مین بجاے جیم کے ت بولین گے جیسے
جب پڑھو تب دھیان سے پڑھو جہان جاؤ تہان تمیز سے رہو جدھر بیٹھو تدھر
ادب سے بیٹھو جیسا کروگے تیسا پاؤگے ٭

اب سواے مبہمات اور اُنکے متعلقات کے اور اسما کی تبدیل اسطرح ہوتی ہے
کہ جن اسما کے آخر مین الف ہووے یا ہاے مختفی اُنکے بعد حروف معنوی یا ظروف
آنے سے اُنکا الف یا ہاے مجہول سے بدل جاویگی خواہ وے اسم جامد ہون
جیسے لڑکے نے کہا اور بندے نے سُنا کہ اصل مین لڑکا اور بندہ تھا حرف
نے کے آنے سے الف اور ہ مجہول ہوگئے خواہ مصدر یا اسم صفت یا مشتق
ہون جیسے کرنا اور اچھا اور عمدہ اور پڑھنے والا اور مردہ کہ حروف معنوی کے
آنے سے کرنے کو اور اچھے سے وغیرہ بولینگے لیکن اسمین یہ شرط ہے کہ اسم مذکور
جسکے آخر مین الف ہو وہ دوسری زبان کا یعنی عربی و فارسی کا نہو ورنہ
تبدل نہوگی جیسے دعا اور قضا اور غذا اور جزا اور خدا اور سیدا اور مرزا
اور جدا کہ چار اول عربی ہین اور باقی فارسی پس اسطرح کے الفاظ پر
حروف کے آنے سے تبدیل نہوگی جیسے قضا سے چارہ نہین کہہ سکتے
قضے سے اور اس قاعدے سے چند الفاظ ہندی کے مستثنیٰ ہین جیسے دیا داتا
ماتا پتا اور جن اسماے کے آخر مین ہ مخفی ہو وہ بھی حروف کے آنے سے
بعضون کے نزدیک اگر عربی و فارسی کے الفاظ ہون تو لکھنے مین نہین بدلتے

استفہام کے دو لفظون کی تبدیل ایک ہی طرح ہی اور وہ دونون کون
واسطے جاندار اور بے جان کے اور کیا واسطے بے جان کے جیسے کون
کھڑا ہی یہ کون چیز ہی یہ کیا بات ہی انمین واحد اور جمع برابر ہی مگر تبدیل مین
واحد کے واسطے کاف مکسور کے بعد س لگاتے ہین ہر حالت مین جیسے
کس نے کس کا کس کو اور جمع مین بجاے سین کے ن یان اور وہ اُسی
طرح ملینگے جیسا ضمیر غائب مین گذرا جیسے کنھون نے کن کا کن کو کنھین
اور تنکیر کے دو لفظ ہین جاندار کے واسطے اکثر کوئی آتا ہی جیسے کوئی آدمی
یعنی ایک غیر معین شخص اور بے جان کے واسطے کچھ جیسے کچھ چیز اور کبھی دونون ایک
دوسرے کی جگہ بولے جاتے ہین جیسے یہان کوئی چیز نہین اور تم کچھ آدمی
نہین اور تبدیل کوئی کی کسی بکسر کاف و یاے معروف سے ہوتی ہی اور
کچھ کی کسو بکسر کاف اور واو معروف سے جیسے کسی شخص نے کسو ملک مین وطن کیا

فائدہ اسماے اشارہ اور اسماے موصول اور متعلقات مبہمات مین
بعضی جگہ حروف معنوی مقدر ہوتے ہین جیسے اسقدر اور جسقدر اور کسقدر
کہ اصل مین یہ قدر اور جو قدر اور کیا قدر تھے مگر حرف سے یا مین کی جہت سے
جو یہان مقدر ہی تبدیل ہو گئے۔

فائدہ اسماے اشارہ کے آخر اگر الف ساکن اور نون غنہ ملا دین اور اسکے
اول حرف کو فتحہ سے پڑھین تو یے الفاظ ظرف مکان کے ہونگے جیسے
یہان اور وہان اور اسی طرح اگر اسماے اشارہ مبدلہ یعنی لفظ اُس مین س کی جگہ
دھر بولین تب بھی ظرف مکان ہونگے جیسے ادھر اور ادھر اور اگر واو دونون غنہ لگا دین
تو طرح پر دلالت کرینگے مگر اس صورت مین وہ دور جاویگی اور اشارۂ قریب کی ہی مفہوم
پڑھی جاویگی جیسے یون اور دون اور اگر لفظ سا بڑھا دین تو معنی تشبیہ کے ہونگے
مگر یہ سا اور وہ سا کی جگہ ایسا اور ویسا بولینگے اور اگر اسماے اشارہ مبدلہ مین
س کی جگہ تا بتاے مشدد یا تنا یعنی ت ساکن اور نا ملا دین تو فائدہ مقدار کا

اشارۂ قریب اور ضمیر غائب مین ضمیر مین بعد الف کے واو لکھتے ہین —
اور ضمیر جمع غائب کے بعد حروف وظروف آنے سے واو کو الف مضموم سے
بدلکر اُسکے بعد تینون حالتون مین ن یا ن اور ہ مخلوط بڑھاتے ہین
جیسے اُنکا اور اُنمین اور اُن نے اور اُنھین اور اُنھ کا اور اُنھ مین
اور کبھی ن اور ہ کے ساتھ واو اور نون بھی ملاکر بولتے ہین جیسے
اُنھون نے اور اُنھون سے وغیرہ اور فصیح یہ ہی کہ حالت فاعلی مین
اُنھون نے بولتے ہین جیسے اُنھون نے کہا اور حالت مفعولی مین جبکہ
علامت مفعول ین ہو تو اونھ بے واو اور نون کے چاہیے جیسے اُنھین
اور اور جگہ صرف ن بولا جاتا ہی جیسے اُنکا اور اُنکو اور اُن پاس ٭
فائدہ لفظ اُن واحد پر بھی بولا جاتا ہی مگر صرف حالت فاعلی مین جبکہ
اُسکے بعد نے آوے جیسے اُن نے کہا بجاے اُسنے کہا ٭
فائدہ ضمیرون کی تبدیل کے واسطے حروف معنوی کا لفظون مین ہونا
ضرور ہی مقدر کبھی نہین آتے اور خواہ متصل آوین یا فاصلہ سے آوین تبدیل یکسان ہی ٭
اسم اشارہ کی تبدیل بعینہ ایسی ہی جیسے ضمیر غائب کی مگر فرق اتنا ہی
کہ اشارۂ قریب مین الف مکسور ہوگا اور بعید مین مضموم جیسے اِسنے
اُسنے انھون نے انکا انھین وغیرہ اسم موصول کی تبدیل اسطرح ہی
کہ واحد مین اُسکے جیم کو کسرہ دیکر آخر کو س زیادہ کرتے ہین ہر حالت مین
جیسے جسنے جسکا جسکو اور جمع مین جیم مکسور کے بعد ایسا ہی حال
ہوگا جیسا ضمیر غائب مین بیان ہوا جیسے جنھون نے جنکا جنھین جنمین
اور جن واحد کے واسطے بھی حالت فاعلی مین نے کے ساتھ بولا جاتا ہی
جیسے وہ لڑکا جن نے تمکو بلایا تھا اور کلمات استفہامیہ یعنی وہ الفاظ
جن سے سوال کیا جاتا ہی اور حروف تنکیر یعنی ایسے الفاظ جو ایک شی غیر معین کے
واسطے بولے جاوین متعلقات مبہمات مین داخل ہین اور انمین سے

میم کو بکسور کرکے نون کو آخر مین سے حذف کر دینگے اور کاف کو ان حروف کے
رے سے بدلینگے جیسے میرا گھوڑا اور میری کتاب اور ضمیر مخاطب مین بھی ت کو
کسرہ دیکر واو کو مجہول سے بدلکر تیرا اور تیری بولینگے اور چونکہ را قائم مقام
کا کے ہوتا ہی اس واسطے دوسرا کا اس ضمیر کے ساتھ بولنا غلط ہی مثلاً
یون کہنا کہ میرا کا قلم اور اگر حرف کے تئین جو علامت مفعول کی ہی آوے
تب کاف رے سے بدلیگا جیسے میرے تئین کیونکہ یہ حرف بھی کے بیاے مجہول سے
ملکر بنا ہی مگر اب اس طرح بہت کم بولتے ہین اسکی جگہ مجھکو بولتے ہین اور
حالت مفعولی مین یا ایسی صورت مین کہ سواے ان حروف کے اور حروف
یا ظروف اِن دونون ضمیرون پر آوین تو اُس صورت مین میم ضمیر متکلم کا مضموم ہوجاویگا
اور آخر کے دو حرف یعنی ین اور جھ یعنی جیم اور ہ مخلوط سے بدل جاوینگے اور
ضمیر مخاطب مین واو اسی لفظ سے بدلیگی جیسے مجھکو تجھکو مجھے تجھے مجھ مین
تجھ مین مجھ پر تجھ پر اور کبھی واسطے تخفیف کے ہ کو دور کرکے مجکو تجکو
لکھتے بولتے ہین۔

فائدہ اگر ضمیر اور علامات اضافت مین کچھ فاصلہ ہوجاوے تو یہ علامتین ویسی ہی رہینگی
اور ضمیر کی تبدیل مثل حالت مفعولی کے ہوگی جیسے مجھ کم بخت کی کتاب نہین ملتی
اور جمیع ان دونون ضمیرون کی بھی حالت فاعلی اور مفعولی مین نہین بدلتی جیسے
ہمنے مارا تمکو کہا اور حالت اضافت مین علامتین اضافت کی مثل واحد کے را وغیرہ سے
تبدیل ہوتی ہین مگر ضمیر متکلم مین بعد میم کے ایک الف اور زیادہ کیا جاتا ہی اور ضمیر مخاطب مین
ہ اور الف اس طرح کہ میم آخر کا اور ہ ملاکر بولی جاوین جیسے ہمارا دل اور تمھاری کتاب
اور اگر علامت مفعول ین ہوتی ہی تب بھی ضمیر مخاطب مین ہ مخلوط زیادہ ہوتی ہی جیسے
تمھین اور ضمیر غائب کی تبدیل اس طرح ہی کہ واحد پر حروف معنوی وغیرہ آوین
تو اُسکی واو کو الف سے اور ہ کو س سے بدل لیتے ہین خواہ کوئی حالت ہو
جیسے اُسنے اُسکا اُسکو تنبیہ اکثر آدمی فرق کرنے کے واسطے

تو وہ اسم مضاف الیہ ہوگا اور دوسرا مضاف جیسے کتاب کا ورق یا ورق کتاب کا یہان حرف کا کتاب کے بعد آیا ہی اس لیے وہ مضاف الیہ ہی اور دوسرا اسم یعنی ورق مضاف ہی اسی طرح میرا سبق کہ یہان بجاے لفظ کا حرف را آیا ہی ضمیر متکلم پر تو وہ مضاف الیہ ہی اور سبق مضاف پس اگر کوئی اسم مضاف ہو اور ان قسمون مذکورۂ بالا سے کوئی سا معرفہ سواے ندا کے مضاف الیہ ہو تو وہ مضاف معرفہ ہوگا مثال اُس صورت کی جو علم کی طرف مضاف ہو جیسے احمد کا غلام اس مثال مین غلام کا لفظ اگرچہ نکرہ تھا مگر چونکہ مضاف ہوا احمد کی طرف اِس واسطے معرفہ ہوگیا مثال ضمیر میرا غلام مثال اسم اشارہ اسکا غلام مثال اسم موصول جسکا غلام مثال اُس معرفہ کی جو خاص لفظ سے بنایا جاوے جیسے مرد معلوم کا غلام +

## اسم کی تبدیل اور غیر تبدیل کا بیان

جو اسما کہ تبدیل ہوتے ہین وہ یا ضمیر و مبہمات اور اُنکے متعلقات مین سے ہونگے اور یا ایسے اسما جنکے آخر مین الف یا ہاے مختفی ہو پس جب کہ حروف معنوی کے سے وغیرہ یا ظروف یا شبیہ ظرف ملفوظ ہون یا مقدر فارسی ہون یا اُردو اِن اشیاے مذکورۂ بالا پر واقع ہون تب اُنمین تبدیل ہوتی ہی مگر یہ تبدیل ہر ایک چیز مین اور طرح پر ہوتی ہی اس واسطے ہر ایک کا حال جدا جدا لکھا جاتا ہی اول ضمیر کی تبدیل کو سُننا چاہیے کہ اُسکی تبدیل بھی متکلم اور مخاطب مین یکسان ہی اور غائب مین مختلف اور متکلم اور حاضر مین بھی واحد مین اور طرح ہی اور جمع مین اور طرح اور ہر ایک کی تین حالتین ہین بہ فاعلی اور مفعولی اور اضافت پس ضمیر متکلم و حاضر واحد حالت فاعلی مین یعنی جب کہ نے اُنکے بعد آوے نہین بدلتی جیسے مین نے پڑھا اور تو نے لکھا اور حالت اضافت مین یعنی جب کہ اُنکے بعد کا اور کے اور کی جو علامتین اضافت کی ہین واقع ہون تب ضمیر متکلم کے

چوتھی قسم اسم موصول ہی وہ اُس کلمہ کو کہتے ہین کہ جو ن صلہ کے کلام مین سمجھا نہ جاوے صلہ اُسکا ایک جملہ ہوا کرتا ہی اور اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون انمین واحد اور جمع برابر ہین جیسے جو آدمی کہ کل آیا تھا اب حاضر ہی اس مثال مین جو آدمی اسم موصول ہی اور کل آیا تھا یہ اُسکا صلہ ہی اسی طرح اور مثالون مین قیاس کرنا چاہیے اور کبھی اسم موصول مین معنی شرط کے ملحوظ ہوتے ہین اُس وقت لفظ سو یا تون جواب مین آتا ہی جیسے جو آویگا سو پاویگا یا جون آیا تھا تون چلا گیا مگر یہ پچھلا محاورہ فصیح نہین +

فائدہ ان پچھلی دونون قسمون کو مبہمات بولتے ہین اور کبھی یہ تین قسمین یعنی ضمیر سے اسم موصول تک حروف کے آنے سے بدل جاتی ہین اُنکا بیان تبدیل اسما مین آویگا +

پانچوین قسم معرفہ کی یہ ہی کہ ندا یعنی پکارنے سے معرفہ ہوجاوے جیسے اے آدمی پس اگرچہ آدمی نکرہ ہی مگر چونکہ یہ پکارا گیا ہی اس واسطے معرفہ ہوگیا کیونکہ پکارا اُسی کو کرتے ہین جسکو سامنے دیکھتے ہین اور وہ معین ہوتا ہی اُس سے دوسرا اور نہین ہوسکتا۔ اِس اعتبار سے اگر پکارنے کی صورت مین کسی غیر معین ہی کو پکارین تو وہ نکرہ رہیگا جیسے اندھا آدمی کسی غیر معین کو پکار کر کچھ کہے تو وہ نکرہ رہیگا

چھٹی صورت معرفہ کی یہ ہی کہ کچھ خاص الفاظ زیادہ کرنے سے معرفہ ہوجاوے جیسے لفظ معلوم یا معہود وغیرہ مثلاً یہ بات مرد معلوم سے کہو پس اس صورت مین مرد اگرچہ نکرہ تھا مگر جب اسکے ساتھ معلوم لگایا تو مخاطب نے جان لیا کہ فلانا شخص مراد ہی اسی لیے اُسکو معرفہ کہینگے +

ساتوین صورت معرفہ کی یہ ہی کہ کوئی اسم مضاف ہو ان چیزون مین سے ایک کی طرف سوائے ندا کی صورت کے تو وہ بھی معرفہ ہوجاویگا ترکیب اضافی کا حال بیان نحو مین آویگا مگر یہان اسقدر جاننا چاہیے کہ جب دو اسم اس طرح مرکب ہون کہ ایک کے بعد کا یا کے یا کی یا کوئی دوسرا لفظ اُنکے قائم مقام ہو

بعض موقع پر وہ نام کی طرح ہو جاوے جیسے تخلص یعنی وہ نام کہ شاعر اپنے واسطے
خاص شعرون مین مقرر کرتے ہین اور اس طرح کا نام کبھی مشہور ہو جاتا ہی تو اس
صورت مین عرف مین داخل ہو گا مگر عرف خاص کہینگے اور بعضی دفعہ مشہور
ہوتے ہوتے عرف عام بھی ہو جاتا ہی جیسے سعدی اور جامی اور نظامی کہ انکے
اصلی نام کی بہ نسبت سب لوگون مین زیادہ مشہور یہی تخلص ہین اور اردو کے
نامون مین تعظیم کے واسطے کچھ الفاظ باعتبار قوم یا پیشہ وغیرہ کے زیادہ
کرتے ہین جیسے راجپوتون کے نام مین سنگھ اور کایتھون کے نام مین رائے
اور مہاجنون کے نام پر ساہ یا سیٹھ اور برہمنون کے نام پر پانڈے اور
تیواری وغیرہ اور مسلمانون کے نام پر میر صاحب اور شیخ صاحب اور
خانصاحب وغیرہ اس طرح کے الفاظ کو القاب کہتے ہین ✣

دوسری قسم معرفہ کی ضمیر ہی اور وہ اُس کلمہ کو کہتے ہین کہ بجاے
اسم کے مستعمل ہو واسطے اختصار اور دور کرنے تکرار کے اور اُسکے تین
صیغے ہین متکلم کے واسطے مین اور مخاطب کے واسطے تو اور قدیم زبان مین
واسطے مخاطب کے تین بروزن مین بولتے تھے مگر اب متروک ہی اور
غائب کے لیے وہ اور انکی جمع ہم اور تم اور وے ہین پس اس حساب سے
چھ لفظ ہوے اور جمع غائب مین وہ بھی بولتے ہین جسکی طرف ضمیر
پھرتی ہی اُسکو مرجع کہا کرتے ہین ✣

تیسری قسم معرفہ کی اسم اشارہ ہی یعنی وہ کلمہ جو واسطے اشارے کے
موضوع ہوا ہی اور وہ اردو مین واسطے اشارۂ قریب کے یہ اور واسطے
اشارۂ بعید کے وہ اور جمع انکی یے اور وے ہی بیاے مجہول اس بیان سے
ظاہر ہوا کہ اردو مین اشارۂ بعید و ضمیر غائب ایک ہی ہین فرق دونون مین
صرف معنوی ہی کہ اشارۂ اعضاے ظاہری وغیرہ سے ہوتا ہی اور ضمیر مین
یہ بات نہین ہوتی جسکی طرف اشارہ کرتے ہین اُسکو مشار الیہ کہتے ہین

اور فعلہ سے مفعلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسی طرح تزلزل سے متزلزل آور
اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو اور ی کو گرا کر میم مضموم اول مین لگاؤ
اور ف کو فتحہ دے کر عین کو تشدید کر کے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور
تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ
دینے سے ہوجاتا ہی اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے
بیان مین لکھا گیا ہی وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی
اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منفی اور منفا وغیرہ ٭

## اسم جامد کا بیان

اسم جامد کی دو قسم ہین نکرہ اور معرفہ نکرہ وہ اسم ہی کہ غیر معین چیز پر
دلالت کرے جیسے مرد کہ ہر ایک مرد کو کہہ سکتے ہین اور نکرہ کا نام اسم جنس بھی ہی
اور معرفہ وہ ہی جس سے کوئی معین چیز سمجھی جاوے جیسے زید اور بریلی اور
اُسکی سات قسمین ہین اول علم بفتحہ عین ولام علم کے معنی نشان کے ہین
مگر اصطلاح مین اُس نام کو کہتے ہین کہ کسی معین چیز کا ہو جیسے کلو کہ بنانے والے
مصرف ایک شخص کے واسطے وضع کیا ہی اور علم کئی طرح کے ہوتے ہین
اگر علم مین کچھ معنی وصفی پائے جاوین اور واضع اُسکا کوئی بڑا شخص ہو تو ایسے
علم کو خطاب کہتے ہین جیسے شجاع الدولہ کہ بادشاہون کے یہان سے
امیرون کو ملتا ہی اور اگر نام کسی رشتہ سے پکارا جاوے تو اُسکو
کنیت کہتے ہین جیسے احمد کا باپ یا کلو کا بیٹا اور اگر پہلے کوئی اور نام تھا
اور پھر اور ہو گیا تو اُس دوسرے کو عرف کہتے ہین یعنی مشہور اس نام سے ہی
جیسے کسی شخص کا نام کلو ہوا اور وہ احمد کے نام سے معروف ہوجاوے
تو احمد کو کلو کا عرف کہینگے اور عُرف دو قسم ہی ایک عرف عام کہ سب کہین
وہی نام مشہور ہوجاوے اور اصلی نام چھوٹ جاوے اور ایک عرف خاص کہ

مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر افعال اور استفعال کے اسم فاعل مین
ی معروف سے بدل جاویگا جیسے اقامت جو افعال ہی قیام سے اسکا اسم فاعل
مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ
الف سے بدل جاویگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور
اسم مفعول مین اِن چارون مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے
بدل جاویگا مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے
مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی
طرح کا ہوگا دوم یہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین
چارون مصدرون کے ی معروف پڑھا جاویگا اور اسم مفعول مین الف جیسے
مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولون کو
ی سے اور الف سے دونون طرح لکھنا جائز ہی فارسی والے اکثر الف سے
لکھتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل
اِن مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاویگا اور افعال اور استفعال مین
فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین مُحبب اور
مستحقق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی
صورت کے ہونگے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ -

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سُننا چاہیے کہ سوائے مصدر تفعیل کے
اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہی کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو
اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر مفاعلت سے
ت بھی دور کرنی پڑیگی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل سے
متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل
آویگا کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو
پہلے سے موجود ہی اُسکی کچھ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب

اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اُسکا فعللہ بفتح فا وسکون عین وفتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتحہ جیم اسمین آخر کو ہ زیادہ ہوتی ہی اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اسکے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہی اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیے ٭

اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن آرد و متفعلل ہی یعنی تفعلل بفتحہ تا ء زائدہ وسکون عین وضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ

اب ان مصدرون کے اسماے مشتقات کو سننا چاہیے کہ سوا اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق اُنسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف کے معنون مین مستعمل ہی اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہی پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا اُنکا اگر اسم فاعل بنا وین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اول مین لگانا چاہیے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اُسکو فتحہ دینا چاہیے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول مین لگایا تو مفعل ہو گیا یہی اسم فاعل ہی جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال مین سے دونون الف گرا کر میم مضموم اول مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اُسکو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا جیسے انتظام سے منتظم اور ارتہان سے مرتہن اسی طرح انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہو جاوینگے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہی اُسکا اسم مفعول نہین آتا اب یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہی اول یہ کہ اگر

وہان لکھا گیا ہی وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیے یعنی اگر لام کلمہ واو اور یا نہو گا تو عین کو پیش ہو گا جیسے نسبت سے مناسب ورنہ کسرہ ہو گا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہی جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہی جیسے تجاہل یعنی تکلف جاہل بنجانا +

ساتوان مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف زائد اسمین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر کے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہی اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہی کہ جو لفظ اُردو مین مؤنث بولا جاتا ہی اور اس مصدر کے وزن پر ہی اُسمین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہی جیسے مقاتلہ اور قتال اور مجادلہ اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہی یعنی اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہی جیسے مقاتلہ آپسمین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا +

آٹھوان مصدر تفعیل ہی بفتحہ تا و سکون فا و کسر عین اور اسمین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کر کے آخر مین ہاے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہی اور یہ وزن خاص اُسوقت ضرور ہوتا ہی جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہی جیسے کرفت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا

چوتھا مصدر افتعال ہی کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے
ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہی جیسے شغل سے اشتغال
اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیے
ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اسکے
تین قاعدون کا لحاظ رکھنا چاہیے اول یہ کہ ف کلمہ کی جگہ مجرد مین اگر واو
یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہوکر ت زائد مین ادغام کرکے
پڑھی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے ایقان دوسرے
یہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہ ض یا ظ ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی
ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر
د ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرینگے جیسے دعوی سے ادعا
تیسرے یہ کہ قاعدۂ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے
ابنی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا ٭

فائدہ یہ مصدر اکثر حصول کے معنی کے واسطے آتا ہی جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا
اور اصطبار صبر حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر تفعل ہی بفتحہ تا وفا وتشدید عین مضموم کہ اسمین ت اور ایک عین زیادہ ہی
اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیے اور سوا اسکے ایک قاعدے کا
لحاظ اور بھی ضرور ہی یعنی جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور
پڑھا جاویگا اور واو بھی ی سے بدل جاویگی جیسے شکوہ سے تشکی اور جلوہ سے تجلی اور کبھی
فارسی والے اس تی کو الف پڑھتے ہین جیسے تمنی کو تمنا کہتے ہین اور یہ مصدر تکلف
کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہی جیسے تمرض یعنی تکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے
تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہی جیسے تجرع یعنی تھوڑا تھوڑا پینا ٭

چھٹا مصدر تفاعل ہی اسمین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہی کہ وہان
بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہی اور جو قاعدہ

واو ہوگا تو وہ اسم مصدر مین ی ہوجاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اس مصدر مین حذف ہوجاویگا اور اُسکے عوض آخر مین ت زیادہ کیجاویگی جیسے عون سے اعانت بجاے اعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدل جاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہی کہ فارسی والے بدون اضافت کے اسکو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفاء

فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنی تھے بزرگ ہونا جب اُسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنی ہوئے بزرگ کرنا +

دوسرا مصدر استفعال بکسر الف وتا وسکون سین وفا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہینگے اول کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنی پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنی معاف کرنا اور استعفا کے معنی طلب عفو کی کرنا

تنبیہ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین

تیسرا مصدر انفعال ہی بکسر الف وفا وسکون نون اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہی اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین ابتدی سے خوب صاف ادا ہونا چاہیے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہی جیسے طفی سے انطفاء اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہی +

**صفت مشبہ** اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہی مگر اُسکے بنانے کا کوئی طریق کلیہ نہین سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اُنمین معنی وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہ کہلاتے ہین مگر یہان چند اوزان اُسکے لکھدیے جاتے ہین جو اُردو مین اکثر آتے ہین وزن اُسکے یہ ہین فَعَل بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب اور صقر اور صلب اور فعل بفتحہ فا وفتحہ وکسرہ عین جیسے حسن اور خشن اور افعل مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہی جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ اور فعیل بفتحہ فا وکسرہ عین جیسے میت اور سید اسمین عین کلمہ اکثر ی ہوتا ہی اور فعّال بفتحہ وضمہ فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہی ایسے مصدرون سے جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حُسن سے اور فعول بفتحہ فا جیسے صبور اور فعلان بفتحہ وضمہ فا وسکون عین جیسے عطشان اور عُریان اور فعّال بفتحہ فا وتشدید عین اور یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہی جیسے کذّاب یعنی بہت دروغ گو حد سے زیادہ اور کبھی اسمین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علاّمہ حد سے زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے ہین جیسے صرّاف بزّاز بقّال نجّار وغیرہ ٭

اب ثلاثی مزید کے مصدرون کو سننا چاہیے کہ جو مصدر کہ اُردو فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین اول افعال بکسر الف وسکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اُسکے حروف اصلی کے اول الف مکسور لگانا چاہیے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیے وزن افعال کا ہوجاویگا مثلاً کرامت سے اگر افعال بناوین تو اُسکے حروف اصلی جو کرم ہین اُنپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ

جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مقیل یکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بروزن مفعو آویگا جیسے دعوت سے مدعو اور اسی طرح اگر لام کلمہ ین ی ہوگی تو اسم مفعول بروزن مقضی یکسر عین آویگا جیسے رعایت سے مرعی اور اگر اسکے آخر مین تہ ملائی جاویگی تو واو اور ی مشدد پڑھی جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مؤنث اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیے ٭

اسم آلہ اس طرح بنتا ہی کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہی جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کرتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہی جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے ہین تو مفعال ہوتا ہی جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے مفتاح ٭

اسم ظرف حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ یا کسرہ دینے سے بنتا ہی اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہی جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین جیسے مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہوگا تو اسم ظرف مین الف پڑھا جاویگا جیسے سعی سے مسعیٰ اور رعایت سے مرعیٰ ٭

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین ٭

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مؤنث بنایا چاہین تو ف اور ع کو ضمہ ملاوین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنیٰ اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکھا پڑھا جاویگا جیسے علو سے اعلیٰ اور شکایت سے اشکیٰ ٭

اور ت آخر مین اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑھا جاویگا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحۂ فا فقط +

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انھین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرد کے اسمائے مشتق کو سُننا چاہیے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہی یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اول اُسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بنجاویگا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اول اُسکے اصلی حرف لیے ق د ر ہوے اِنپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہی اسی طرح اورون کو قیاس کرنا چاہیے اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا جاویگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل مین ایک بولا جاویگا جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو یا ہمزہ ہوگا تو وہ اُردو فارسی کے اسم فاعل مین ی سی پڑھا جاویگا جیسے خلوت سے خالی اور قرأت سے قاری اور اگر صیغۂ واحد مؤنث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ اُردو فارسی ہاے مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہی جیسے قادر واحد مذکر ہی تو قادرہ واحد مؤنث ہوگا اور اسم مفعول اِن مصدرون کا اس طرح بنتا ہی کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو معروف بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاویگا جیسے رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اُسکا مادہ جو رحم ہی اُسپر ترکیب مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدے یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اُسکا اسم مفعول بحذف عین بروزن مفعول آویگا

وزنون مین اگر آخر کو ت بڑھاوین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے
ہو جاویگا جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی
آتا ہی جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسر عین جیسے سرقہ یہ ق جو مصدر کے
آخر مین زائد ہوتی ہی عربی مین بشکل (ہ) کے لکھی جاتی ہی یا انھین وزنون مین آخر کو
الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین و حرکات ف کے جیسے دعوی
اور ذکری اور بشری یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اس وزن مین
عین مفتوح رہیگا اور ف پر سب حرکات آوینگے جیسے سلام اور قیام اور دعا
اس پچھلے مصدر دعا مین بعد الف کے واو ہی جو الف کی جہت سے ہمزہ ہو گیا
اور یہ ایک قاعدہ کلیہ ہی کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدل جاتی ہین
اور فارسی و اردو والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ
نہین لکھتے مثلاً بولتے ہین کہ آپ کی دعا سے بدون ہمزہ کے اور یا عین کے
بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو ضمہ ہوگا جیسے حصول
اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہی جیسے قبول اور کبھی ف کو
ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے اور عین کو فتح یا کسرہ پڑھتے ہین
یعنی مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حرف زیادہ ہوتے ہین یا تو الف
و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین و ضمہ و کسرۂ فا جیسے غفران اور حرمان
یا بفتحۂ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف بعد سین کے اور ت آخر مین ہو تو
فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے سعادت اور حکایت اور بغایت اور یا
واو معروف بعد عین اور ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے
صعوبت اور یا میم مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا و فتحہ
عین ہوتا ہی جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہی جیسے ملکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لاسکتے ہین جیسے حمد کو محمدت اور کرم کو
مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور ی مفتوح

لہذا اس جگہ اُس قدر بیان مصدرون اور اسمائے مشتقہ کا کیا جاتا ہی کہ جو فارسی اور
اُردو والون کو مفید ہو اور اُسکا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ
اردو والون کی جلد سمجھ مین آنے کے لائق جانا اُس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیے کہ
عربی کے فعل دو قسم ہین اول ثلاثی یعنی سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنی چار حرفی
اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنی خالص جسکی ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے
عدل کہ اسکی ماضی مین عَ دَ لَ حروف اصلی ہوتے ہین اور دوسرے مزید یعنی
زیادہ کی ہوئی جسکی ماضی مین تین حرف سے زیادہ ہون جیسے معادلہ کہ اسکی ماضی
مین عَ دَ لَ کے سوا ایک الف بھی آتا ہی اسی طرح رباعی دو قسم ہی مجرد اور مزید
مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اسکی ماضی مین تَ
رَ جَ مَ حروف اصلی آتے ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے
تزلزل کہ اسکی ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس ثلاثی مجرد کے
مصدر عربی مین بہت طور آتے ہین اور بعضون نے اسکے پینتیس ۳۵ وزن حصر
بھی کیے ہین مگر یہ حصر کلی نہین اور مین اس جگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو اردو مین
مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون جاننا چاہیے کہ سب مصدر ثلاثی کے
ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین
باوجودے کہ ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی ہو جاتی ہی مگر چونکہ اُنکی ماضی
ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہی اس لیے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور انمین تین
حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد حروف اصلی کو مادہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے
گذر چکا ہی کہ حروف اصلی وزن کرنے مین بمقابل فَ اور عَ اور لَ کے واقع
ہوتے ہین پس جو مصدر کہ اُنمین زیادتی نہین اُنکے چھ وزن ہین تین تو
فعل بسکون عین اور فَ کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل
اور تین بفتحہ عین اور فَ کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر
اور جنمین زیادتی ہوئی ہی پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہی مثلاً پہلے تینون

جیسے کہ مثالون سے معلوم ہوا کہ یے الفاظ اچھا اور بُرا اور نیک و بد وغیرہ
اسم جامد ہین مگر چونکہ زبان عربی مین صفت مشبہ بھی مصدر سے مشتق ہوتی ہے
اور نیز اسم تفضیل سے باعتبار درجات کے کچھ مناسبت بھی رکھتی ہے اس لیے
اِسکا لکھنا اس جگہ مناسب معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ اگر صفت کے آخر
مین الف ہو تو وہ جمع مذکر مین سے مجہول سے تبدیل ہوگا جیسے ایک اچھا مرد اور
دو اچھے مرد اور مؤنث کے صیغون مین ی معروف سے جیسے اچھی عورت اور
اچھی عورتین اور سوا اس صورت کے اور صیغے صفت کے تذکیر و تانیث و واحد
و جمعیت مین نہین بدلتے جیسے ایک سرخ کتاب اور چار سرخ کتابین ہر چند
جو صفت کہ کسی حرف وغیرہ کے ملنے سے نہین بنتی اُسکا کوئی خاص قاعدہ
نہین کہ جس سے اُسکا صفت ہونا لفظون مین معلوم ہو سکے مگر جو صفت کہ کسی
حرف کے اول یا آخر مین آنے سے اسم کے بنتی ہے وہ البتہ کچھ باقاعدہ ہے کہ
اُس سے اور بھی بنا سکتے ہین پس جو الفاظ کہ اول مین اسم کے لانے سے
معنی صفت کے پیدا کرتے ہین وہ حروف نفی ہین خواہ عربی ہون یا فارسی
یا اُردو جیسے لاعلم اور بے ادب اور اَن پڑھ اور حروف با اور ہم بھی اسی بات کو
مفید ہین جیسے باتمیز اور ہمدرد اور ہم سبق اور جو حروف آخر مین آتے ہین
وے یے ہین ی معروف جیسے دُکھی اور سُکھی اور یا جیسے دُکھیا اور الف
جیسے کل سرا اور ہلا جیسے رنگیلا اور اک جیسے پیراک اور تو جیسے جھگڑالو اور
کڑ جیسے بھگڑ اور یت جیسے دھلیت اور وڑا جیسے بھگوڑا اور اڑی جیسے
کھلاڑی اور یل جیسے گھائل اور بوجھیل اور فارسی کے حرف مند اور گیر اور گرا اور
ور اور گین اور ین اور ناک اور گار ملانے سے بھی صفت ہوتی ہے جیسے
خردمند اور دلگیر اور کارگر اور رنجور اور شرمگین اور غمگین اور غمناک اور
گنہگار اور کبھی صفت مرکب دو اسم سے ہوتی ہے جیسے منھ زور اور جفاکار وغیرہ
اب چونکہ مصدر اور اسماے مشتقہ عربی کے بھی اردو زبان مین مستعمل ہوتے ہین

یا مؤنث بناوین تو آخر کے الف کا وہی حال ہوگا جو ماضی تمنائی مین بیان ہوا اور اسم حالیہ فارسی جسکو امر فارسی یا صفت پر الف و نون بڑھا کر بناتے ہین اردو مین مستعمل ہوتا ہی جیسے خندان اور شادان ✣

اسم تفضیل اُس اسم کو کہتے ہین جس سے یہ ظاہر ہو کہ اُسکے مدلول کو یعنی اُس ذات کو جسپر وہ بولا گیا ہی زیادتی ہی غیر پر کسی معنی وصفی مین جیسے رشید یعنی زیادہ جاننے والا ہی تو کلمہ زیادہ جاننے والا یہ بتلاتا ہی کہ جسکے واسطے یہ بولا گیا ہی یعنی رشید اسمین معنی وصفی یعنی علم کی زیادتی ہی دوسرے پر اور اُسکے بنانے کا طور یہ ہی کہ صیغۂ اسم فاعل پر لفظ زیادہ یا بہت یا جو لفظ کہ اُس معنی مین ہو بڑھاتے ہین جیسا کہ مثال مین گذرا اور اسم فاعل فارسی پر لفظ تر اور ترین اور جو لفظ مفید کثرت ہو زیادہ کرتے ہین جیسے پائندہ تر اور بسیار گو اور کبھی یہی الفاظ صفت مشبہ پر بھی زیادہ کرتے ہین اور اس اعتبار سے متاخرین نے صفت کی تین قسمین انگریزی زبان کے طور پر کی ہین ایک نفسی کہ جسمین خود کوئی معنی وصفی پائے جاوین جیسے اچھا اور بُرا اور ایک تفضیل بعض کہ جسمین زیادتی پائی جاوے بعض پر اور علامت اُسکی فارسی مین تر اور اردو مین بہت وغیرہ ہی جیسے بہت اچھا اور ایک تفضیل کل کہ جسمین بہت سی زیادتی پائی جاوے جیسے سب سے اچھا اور علامت اُسکی اردو مین بہت ہی اور سب سے وغیرہ اور فارسی مین لفظ ترین ہی پس تفضیل بعض اور تفضیل کل اسم تفضیل مین داخل ہین اور ایک یعنی نفسی صفت مشبہ ہی اور صفت مشبہ اُسکو کہتے ہین کہ جسمین معنی وصفی بطور ثبوت اور قیام کے پائے جاوین بطور ثبوت سے یہ غرض ہی کہ وہ معنی نو پیدا نہون بلکہ اُنمین دوام پایا جاتا ہو اور قیام سے یہ غرض ہی کہ وہ معنی فاعل کے اختیار مین نہون جیسے اچھا اور بُرا اور سرخ اور سفید اور صفت مشبہ مین یہ بھی شرط ہی کہ واضع نے اُسکو صفت ہی کے واسطے بنایا ہو اگرچہ صفت مشبہ اردو یا فارسی زبان کی اسم مشتق مصدر سے نہین

اور گشتہ وغیرہ بھی اُردو مین مستعمل ہین اور ایسے ہی عربی کے بھی جنکا بیان مفصل آنے والا ہی

اسم آلہ وہ ہی جس سے ایسی چیز سمجھی جاوے جس سے فاعل اپنا فعل کر سکے اور اُسکو اس طرح اُردو مین بناتے ہین کہ مصدر کے آخر کا الف ی معروف سے بدل دیتے ہین جیسے بیلنی اور کترنی اور سونگھنی اور کبھی صرف الف کو حذف کر کے نون کا فتحہ ماقبل کو دیتے ہین جیسے بیلن اور لٹکن اور خود مصدر کبھی معنی اسم آلہ کے دیتا ہی جیسے بیلنا اور بعضے مرتبہ اُنکے خلاف بھی آتا ہی جیسے دنتون اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ صیغۂ امر فارسی جب کسی اسم سے ملتا ہی تو معنی اسم آلہ کے بھی اُس سے حاصل ہوتے ہین جیسے فتیلہ سوز اور جاروب اور رومال وغیرہ اور عربی کے اسم آلہ کا نشان یہ ہی کہ اُسکے اول مین میم مکسور ہوتا ہی جیسے مقراض اور مفتاح اور مسواک اور مجمر وغیرہ +

اسم ظرف وہ ہی کہ دلالت کرے مکان یا زمان پر اُسکے واسطے کوئی خاص طور اُردو مین نہین کبھی تو علامت مصدر کی جگہ کی تازی لگانے سے بنتا ہی جیسے مٹھک اور کبھی مرکب کرنے سے بطور اضافت کے جیسے لکھنے کی جگہ اور سونے کا وقت وغیرہ اور کبھی خود مصدر بھی اس معنی مین مستعمل ہی جیسے جھرنا یعنی جگہ پانی جھرنے کی اور اسم ظرف فارسی اور اُردو کے مصدر سے کم مشتق ہوتے ہین مگر عربی کی رعایت سے اُنکو بھی اسماے مشتقہ مین لکھا گیا اور زیادہ تر بیان ظرف کا مفعول فیہ کے بیان مین آویگا +

اسم حالیہ وہ ہی کہ بیان کرے ہئیت فاعل یا مفعول کی یا دونون کی اور اُسکا صیغہ بعینہٖ صیغۂ ماضی تمنائی ہی پس ایک ہی صیغہ تین معنون مین آتا ہی ماضی تمنائی فعل حال اسم حالیہ جیسے زید مسکرا تا جاتا ہی تو لفظ مسکرا تا حال فاعل کا بیان کرتا ہی کہ زید کی ہیئت یہ تھی اسی واسطے مسکراتا اسم حالیہ ہی اور کولہے کو جلتا دیکھا یہان جلتا حالت مفعول کی بیان کرتا ہی اور کبھی اسپر لفظ ہوا بھی زیادہ کرتے ہین جیسے مسکراتا ہوا جاتا تھا اور اگر اُس سے صیغہ جمع

اور مونث واحد مین والی اور ہاری بیاسے معروف اور جمع مین والیان اور ہاریان بولتے ہین اور کبھی آخر مصدر سے الف گراکر اور نون کو ساکن کرکے لفظ ہار بڑھاکر صیغۂ اسم فاعل بناتے ہین جیسے مرن ہار اور ہون ہار اور جان ہار اور بعضے مصدرون مین بجاے ہار کے سار یا کار بولتے ہین جیسے ملنسار اور جانکار مگر استعمال ان صیغون کا صفت مین بہت ہی اور اسم فاعل فارسی کا بھی اردو مین مستعمل ہی وہ دو طرح کا ہوتا ہی ایک قیاسی کہ امر واحد فارسی پر ندہ کے لگانے سے بنتا ہی جیسے زندہ اور روندہ اور دوسرا اسم فاعل ترکیبی جسکو سماعی بھی کہتے ہین وہ اسطرح ہی کہ امر حاضر پر کوئی اسم جامد یا کوئی حرف ملانے سے اسم فاعل ہوتا ہی جیسے دستگیر اور جلد ساز وغیرہ اور اس طرح کا اسم فاعل صفت مشبہ کے واسطے بہت مستعمل ہی جیسے دانا اور بینا اور زور آور وغیرہ مگر اسطرح کا صیغہ پانچ معنون کے واسطے آتا ہی اور ہر ایک اردو مین مستعمل ہین اس واسطے اُنکو بھی لکھا جاتا ہی اول اسم فاعل جیسا اوپر گذرا دوم اسم مفعول جیسے دواے خانہ ساز یعنی گھر کی بنی ہوئی تیسرے اسم ظرف جیسے زمین زرخیز یعنی جگہ زرپیدا ہونے کی چوتھے اسم آلہ جیسے گلگیر یعنی آلہ گل تراشنے کا پانچوین حاصل مصدر جیسے آرزو قدمبوس یعنی تمنا زیارت کی اور بعضے الفاظ اور بھی ہین کہ اسماے پر زیادہ کرنے سے اسم فاعل بناتے ہین اور وہ گر اور گار اور آر ہین جیسے ستمگر اور گنہگار اور خریدار اور نسے بھی معنی صفت مشبہ کے حاصل ہوتے ہین اور عربی کے اسم فاعل جو اُردو مین مستعمل ہین اُنکا بیان آگے مفصل آویگا ٭

اسم مفعول وہ ہی جو دلالت کرے ایسی ذات پر کہ جس پر فعل فاعل کا واقع ہو اور نشان اُسکا اردو مین یا تو ہوا یا گیا ہی جسکو ماضی مطلق پر زیادہ کرنے سے صیغہ اسم مفعول کا بنجاتا ہی اور بعضی دفعہ خود فعل ماضی یعنی اسم مفعول کے آتا ہی جیسے وہ میرا مارا ہی یعنی مارا ہوا اور اُسکے دونون الف اور صیغون مین ایسے ہی بدلینگے جیسے اسم فاعل کے آخر کا الف بدلتا تھا اور فارسی کا اسم مفعول مثل فریفتہ

اب مصدر سے جو اسمائے مشتق نکلتے ہین اُنکو جاننا چاہیے کہ وے سات ہین

حاصل مصدر اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اسم ظرف
اسم حالیہ اسم تفضیل

حاصل مصدر وہ اسم ہی جس سے کیفیت مصدر کی سمجھی جاوے اور علامت مصدر
اُسمین نہو یا یون سمجھنا چاہیے کہ کرنے والا جو کچھ کام کرتا ہی تو وہ اثر جو اُس کام مین ہی اُسکو
حاصل مصدر کہتے ہین جیسے مارنا سے مار اور کوٹنا سے کوٹ اور قاعدہ حاصل مصدر
بنانے کا یہ ہی کہ علامت مصدر کو گرا کر جو لفظ رہتا ہی وہی اکثر حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے کہ مثالون
مین مذکور ہوا اور کبھی صیغۂ ماضی پر واو موقوف یا نون یا بائے فارسی ملانے سے بنتا ہی
جیسے لگاؤ اور چڑھاؤ اور لگان اور ملان اور ملاپ وغیرہ اور حاصل مصدر
فارسی بھی اُردو مین مستعمل ہوتا ہی جسکی علامت اکثر شین ماقبل مکسور ہی جیسے گردش
اور سوزش وغیرہ یا صیغۂ واحد غائب فعل ماضی ہو جیسے خرید اور فروخت
یا اور کسی طرح کا ہو جیسے آسودگی اور گفتار وغیرہ اور عربی زبان کے مصدر
اور حاصل مصدر مین لفظاً کچھ فرق نہین معنون کی رعایت سے معلوم ہوتا ہی
کہ مصدر ہی یا حاصل مصدر +

**اسم فاعل** وہ اسم ہی کہ جس سے وہ ذات سمجھی جاوے کہ جس سے فعل
صادر ہوا ہو یا جسکے ساتھ فعل قائم ہو صادر اور قائم مین یہ فرق ہی کہ جو فعل اختیاری
ہوتا ہی اُسکو صادر کہتے ہین جیسے مارنا اور آنا اور جانا وغیرہ کہ ہر ایک
فاعل کے اختیار سے ہوتے ہین اور فعل غیر اختیاری کو قائم کہتے ہین جیسے مرنا
اور جینا کہ فاعل انکو صادر نہین کر سکتا ہی اسی لیے یہ افعال فاعل کے ساتھ
قائم کہلاتے ہین پس اسم فاعل ان مصدرون سے مارنے والا اور آنے والا
اور مرنے والا ہوگا اور قاعدہ اسم فاعل کے بنانے کا یہ ہی کہ الف مصدر کو
یائے مجہول سے بدل کر لفظ والا یا ہار بڑھا دیون تو صیغۂ واحد مذکر کا بنجائیگا
جیسے مارنے والا یا مارنے ہارا اور جمع مذکر مین والے اور ہارے بدلے مجہول

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| مستقبل معروف | مخاطب | تو کریگا یا کریگی | تم کروگے یا کروگی |
| | غائب | وہ " " | وے کرینگے یا کرینگی |
| | متکلم | مین کرونگا یا کرونگی | ہم " " |
| مستقبل مجہول | مخاطب | تو کیا جاویگا یا کی جاویگی | تم کیے جاؤگے یا کی جاؤگی |
| | غائب | وہ " " | وے کیے جاوینگے یا کی جاوینگی |
| | متکلم | مین کیا جاؤنگا یا کی جاؤنگی | ہم " " |
| امر معروف | مخاطب | تو کر | تم کرو |
| | غائب | وہ کرے | وے کرین |
| | متکلم | مین کرون | ہم " |
| امر مجہول | مخاطب | تو کیا جا یا کی جا | تم کیے جاؤ یا کی جاؤ |
| | غائب | وہ کیا جاوے یا کی جاوے | وے کیے جاوین یا کیجاوین |
| | متکلم | مین کیا جاؤن یا کی جاؤن | ہم " " |
| نہی معروف | مخاطب | تو مت کر | تم مت کرو |
| | غائب | وہ نہ کرے | وے نہ کرین |
| | متکلم | مین نکرون | ہم " |
| نہی مجہول | مخاطب | تو مت کیا جا یا کی جا | تم مت کیے جاؤ یا کی جاؤ |
| | غائب | وہ نہ کیا جاوے یا کی جاوے | وے نہ کیے جاوین یا کی جاوین |
| | متکلم | مین نکیا جاؤن یا کی جاؤن | ہم " " |
| فعل معطوف معروف | " | کر کر یا کرکے | کر کر یا کرکے |
| فعل معطوف مجہول | " | کیا جاکر یا کیا جاکے<br>کی جاکر یا کی جاکے | کیے جاکر یا کیے جاکے<br>کی جاکر یا کی جاکے |

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| ماضی ناتمام مجہول | مخاطب | تو کیا جاتا تھا یا کی جاتی تھی | تم کیے جاتے تھے یا کی جاتی تھین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| ماضی تمنائی معروف | مخاطب | تو کرتا یا کرتی | تم کرتے یا کرتین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| ماضی تمنائی مجہول | مخاطب | تو کیا جاتا یا کی جاتی | تم کیے جاتے یا کی جاتین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| مضارع معروف | مخاطب | تو کرے | تم کرو |
| | غائب | وہ 〃 | وے کرین |
| | متکلم | مین کرون | ہم 〃 |
| مضارع مجہول | مخاطب | تو کیا جاوے | تم کیے جاؤ |
| | غائب | وہ 〃 | وے کیے جاوین |
| | متکلم | مین کیا جاؤن | ہم 〃 |
| حال معروف | مخاطب | تو کرتا ہی یا کرتی ہی | تم کرتے ہو یا کرتی ہو |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے کرتے ہین یا کرتی ہین |
| | متکلم | مین کرتا ہون یا کرتی ہون | ہم 〃 〃 |
| حال مجہول | مخاطب | تو کیا جاتا ہی یا کی جاتی ہی | تم کیے جاتے ہو یا کی جاتی ہو |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے کیے جاتے ہین کی جاتی ہین |
| | متکلم | مین کیا جاتا ہون یا کی جاتی ہون | ہم 〃 〃 |

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| ماضی قریب معروف | مخاطب | تو نے کیا ہی یا کی ہی | تم نے کیا ہی یا کی ہی<br>یا آپنے کیے ہین یا کی ہین |
| | غائب | اوسنے " " | اُنھون نے " " |
| | متکلم | مین نے " " | ہمنے " " |
| ماضی قریب مجہول | مخاطب | تو کیا گیا ہی یا کی گئی ہی | تم کیے گئے ہو یا کی گئی ہو |
| | غائب | وہ " " | وے کیے گئے ہین یا کی گئی ہین |
| | متکلم | مین کیا گیا ہون یا کی گئی ہون | ہم " " |
| ماضی بعید معروف | مخاطب | تو نے کیا تھا یا کی تھی | تم نے کیا تھا یا کی تھی<br>یا آپنے کیے تھے یا کی تھین |
| | غائب | اوسنے " " | اُنھون نے " " |
| | متکلم | مین نے " " | ہمنے " " |
| ماضی بعید مجہول | مخاطب | تو کیا گیا تھا یا کی گئی تھی | تم کیے گئے تھے یا کی گئی تھین |
| | غائب | وہ " " | وے " " |
| | متکلم | مین " " | ہم " " |
| ماضی شکیہ معروف | مخاطب | تو نے کیا ہوگا یا کی ہوگی | تم نے کیا ہوگا یا کی ہوگی<br>یا آپنے کیے ہونگے یا کی ہونگی |
| | غائب | اوسنے " " | اُنھون نے " " |
| | متکلم | مین نے " " | ہمنے " " |
| ماضی شکیہ مجہول | مخاطب | تو کیا گیا ہوگا یا کی گئی ہوگی | تم کیے گئے ہوگے یا کی گئی ہوگی |
| | غائب | وہ " " | وے کیے گئے ہونگے یا کی گئی ہونگی |
| | متکلم | مین کیا گیا ہونگا یا کی گئی ہونگی | ہم " " |
| ماضی تمام معروف | مخاطب | تو کرتا تھا یا کرتی تھی | تم کرتے تھے یا کرتی تھین |
| | غائب | وہ " " | وے " " |
| | متکلم | مین " " | ہم " " |

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| امر | مخاطب | تو ہو | تم ہو |
| | غائب | وہ ہو اور ہووے | وے ہون اور ہووین |
| | متکلم | مین ہون اور ہوون | ہم 〃 〃 |
| نہی | مخاطب | تو مت ہو | تم مت ہو |
| | غائب | وہ نہو اور نہووے | وے نہون اور نہووین |
| | متکلم | مین نہون اور نہوون | ہم 〃 〃 |
| فعل معطوف | 〃 | ہوکر | ہوکر |

## مصدر متعدی معروف کرنا مصدر مجہول کیا جانا

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| ماضی مطلق معروف | مخاطب | تو نے کیا یا کی | تم نے کیے یا کین |
| | غائب | اوسنے 〃 〃 | اونھون نے 〃 〃 |
| | متکلم | مین نے 〃 〃 | ہم نے 〃 〃 |
| ماضی مطلق مجہول | مخاطب | تو کیا گیا یا کی گئی | تم کیے گئے یا کی گئین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |

ان دونون قسمون کے ہر ایک صیغہ کے ساتھ ہونا فعل ملانے سے ماضی مطلق معروف اور مجہول

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| ماضی بعید | مخاطب | تو ہوا تھا یا ہوئی تھی | تم ہوے تھے یا ہوئی تھین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| ماضی شکیہ | مخاطب | تو ہوا ہوگا یا ہوئی ہوگی | تم ہوے ہوگے یا ہوئی ہوگی |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے ہوے ہونگے یا ہوئی ہونگی |
| | متکلم | مین ہوا ہونگا یا ہوئی ہونگی | ہم 〃 〃 |
| ماضی استمراری | مخاطب | تو ہوتا تھا یا ہوتی تھی | تم ہوتے تھے یا ہوتی تھین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| ماضی تمنائی | مخاطب | تو ہوتا یا ہوتی | تم ہوتے یا ہوتین |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے 〃 〃 |
| | متکلم | مین 〃 〃 | ہم 〃 〃 |
| مضارع | مخاطب | تو ہووے اور ہو | تم ہو |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے ہوویں اور ہون |
| | متکلم | مین ہوؤن اور ہون | ہم 〃 〃 |
| حال | مخاطب | تو ہوتا ہی یا ہوتی ہی | تم ہوتے ہو یا ہوتی ہو |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے ہوتے ہین یا ہوتی ہین |
| | متکلم | مین ہوتا ہون یا ہوتی ہون | ہم 〃 〃 |
| مستقبل | مخاطب | تو ہوگا یا ہوگی | تم ہوگے یا ہوگی |
| | غائب | وہ 〃 〃 | وے ہونگے یا ہونگی |
| | متکلم | مین ہونگا یا ہونگی | ہم 〃 〃 |

* اس فعل مین مذکر و مؤنث کا فرق نہین ہے

نام فعل

دونون کی علامت نہوگی تو فاعل کی رعایت سے فعل کی تذکیر و تانیث کیجاویگی جیسے مرد سویا عورت سوئی مرد کھانا کھاتا ہی عورت کھانا کھاتی ہی اور اگر مفعول کی علامت مذکور نہو تو فعل کی تذکیر و تانیث مفعول کی رعایت سے ہوگی خواہ فاعل مذکر ہو یا مؤنث جیسے عورت نے کھانا کھایا مرد نے کتاب پڑھی اور اگر دونون کی علامت مذکور ہوگی تو فعل مذکر ہی ہوگا ہمیشہ جیسے اُسنے ایک ورق کو دیکھا اور ہمنے دس ورق کو دیکھا ٭

اب اس جگہ دو گردانین کامل ایک مصدر لازمی اور ایک متعدی کی لکھدی جاتی ہین کہ طالب علم اُنکے طریقہ پر اورون کو بھی نکال سکے اور متعدی کی گردان مین صیغہاے مجہول بھی درج کیے گیے تاکہ مصدر جانا کی گردان بھی اُس ضمن مین معلوم ہوجاوے - اور نفی کے صیغون کو نہین لکھا طالب علم علامت نفی صیغہاے مثبت پر بڑھا کر خود بنالیوے اور صیغے جو اکثر مستعمل ہین وہی لکھے گئے ہین ٭

## جدول مصدر لازم ہونا

| نام فعل | قسم فاعل | واحد مذکر یا مؤنث | جمع مذکر یا مؤنث |
|---|---|---|---|
| ماضی مطلق | مخاطب | تو ہوا یا ہوئی | تم ہوے یا ہوئین |
| | غائب | وہ " " | وے " " |
| | متکلم | مین " " | ہم " " |
| ماضی مؤجب | مخاطب | تو ہوا ہی یا ہوئی ہی | تم ہوے ہو یا ہوئی ہو |
| | غائب | وہ " " | وے ہوے ہین یا ہوئی ہین |
| | متکلم | مین ہوا ہون یا ہوئی ہون | ہم " " |

حال اور استقبال خواہ معروف ہون یا مجہول دوسری صورت آمرہ جس سے حکم یا التماس معلوم ہوا اور اُسمین داخل ہین امر اور نہی کے صیغے۔ تیسری صورت اختیاری جس سے یہ معلوم ہو کہ فعل کا کرنا فاعل کے اختیار مین ہی اسمین داخل ہی مضارع بعض محاورات مین اور وہ افعال جن پر مصدر سکنا کے صیغے بڑھائے جاوین جیسے مین جاسکا اور تم جاسکتے ہو اور وہ جاسکیگا چوتھی صورت شرطیہ جسمین کسی فعل کو دوسرے سے متعلق کرتے ہین اسمین داخل ہی ماضی تمنائی اور مضارع اور حال پانچوین صورت صدور یعنی حالت مصدری کہ جس سے ہونا یا کرنا کسی کام کا پایا جاوے ٭

## قاعدۂ فعل کے واحد اور جمع ہونے کا

جاننا چاہیے کہ علامت فاعل کی نے ہی اور مفعول کی لفظ کو پس جس فعل کے ساتھ ان دونون مین سے کسی کی علامت مذکور نہو گی اُسی کی رعایت سے فعل کو واحد یا جمع بولینگے مثلاً اگر فاعل کی علامت فعل کے ساتھ نہو گی تو فاعل اگر واحد ہو گا تو فعل بھی واحد ہو گا اور جمع ہو گا تو جمع خواہ علامت مفعول مذکور ہو یا نہو جیسے وہ بیٹھا وے بیٹھے وہ پڑھتا ہی کتابون کو وے پڑھتے ہین کتاب کو ان مثالون مین ضمیر غائب فاعل ہی اسی واسطے فعل بھی اُسی کے مطابق ہی اور اگر مفعول کی علامت مذکور نہو گی تو مفعول کی رعایت سے وحدت وجمعیت فعل کی ہو گی جیسے اُنھون نے ایک ورق پڑھا اُسنے چار ورق پڑھے ان دونون مثالون مین ورق مفعول ہی اوسی کی رعایت سے فعل واحد اور جمع ہوا ہی اور اگر دونون کی علامت نہو تو بھی فاعل کی رعایت ہو گی جیسے وہ کتابین پڑھتا ہی وے کتاب دیکھتے ہین اور اگر دونون کی علامتین مذکور ہون تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا خواہ فاعل یا مفعول واحد ہو یا جمع جیسے اُسنے کتاب کو پڑھا انھون نے کتابون کو پڑھا اور اسی قاعدے سے تذکیر وتانیث فعل کی ہو گی یعنی اگر فاعل کی علامت فعل کے ساتھ نہو گی یا فاعل اور مفعول

دونون

پہلے کوئی حرف علت ہوگا تو وہ تلفظ سے دور ہوجاویگا صرف اُسکی حرکت قائم رہیگی جیسے رونا سے رولانا اور سونا سے سُلانا وغیرہ اور اسی طرح اگر حرف علت مصدر سے دو حرف پہلے ہو تو وہ بھی دور ہوکر صرف حرکت رہجاویگی جیسے بولنا سے بلانا اور بھولنا سے بھلانا اور سیکھنا سے سکھانا اور متعدی بدو مفعول کے واسطے علامت مصدر سے پہلے وا لگادیتے ہین جیسے بچنا سے بچوانا اور دینا سے دلوانا اور اگر علامت مصدر سے پہلے حرف واو یا ئی ہو تو وہ لام سے بدل جاویگی جیسے سونا سے سُلوانا اور دینا سے دلوانا +

قاعدہ سوم حرف صحیح کو دوسرے سے بدلنے سے متعدی بالواسطہ ہوتا ہی جیسے بکنا سے بیچنا اور چھوٹنا سے چھوڑنا مگر یہ قاعدہ سماعی ہی اور پہلے دونون قاعدے قیاسی ہین کہ اُنسے اور بھی بنا سکتے ہین گو وہ بھی کُلّی نہین تاہم اکثر مصدر اُنسے بن سکتے ہین صرف وے مصدر جنکے علامت کے پہلے الف ہی بہت مختلف ہین مثلاً کھانا کو اگر متعدی کرین تو کھلانا بکسر اول ہوگا اور گانا کا گوانا اور آنا کا لانا اور جانا کا لیجانا یہان تک بیان فعل معروف کا ہوا اب کسی فعل متعدی کو مجہول بنایا چاہین تو اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ جو نسا صیغہ کسی مصدر متعدی کا ہو وے وہی صیغہ مصدر جانا سے بناکر اُس مصدر کی ماضی مطلق پر زیادہ کرین تو اِس صیغہ کا مجہول بنجاویگا مثلاً اگر کھاوے کا مجہول بناوین جو کہ صیغۂ واحد مضارع ہی مصدر کھانا سے تو اول مصدر جانا سے صیغۂ واحد مضارع بنایا جاوے ہوا اُسکو ماضی مطلق مصدر کھانا پر زیادہ کیا تو کھایا جاوے ہوا اور یہی مجہول ہی کھاوے کا اسی طرح اگر لانا جو مصدر ہی اُسکو مجہول بناوین تو اُسکی ماضی مطلق یعنی لایا پر مصدر جانا بڑھایا لایا جانا ہوا اور یہی مجہول ہی لانا کا اور صیغون کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے — اب جاننا چاہیے کہ حالتین صدور فعل کی پانچ ہین مگر فعل اس جگہ عام ہی خواہ لغوی ہو یا اصطلاحی اول صورت بیانیہ جسمین صرف وقوع یا صدور فعل کا ذکر ہو اور اُسمین داخل ہین ماضی کے اقسام سوائے ماضی تمنائی کے اور مضارع اور

نہین زیادہ کرکے بولین کہ اُسے نہین مارا ہی تو یہ صیغہ نفی ماضی قریب کا ہوجاویگا
اور علی ہذا القیاس اور یاد رہے کہ فعل نفی مین علامت نفی کی اول مین لانا فصیح ہی

## متعدی کا بیان

فعل لازم اور متعدی کی تعریف پہلے گذر چکی اب یہ جاننا چاہیے کہ بعضے مصدر
مشترک ہین درمیان لازم اور متعدی کے جیسے تمھارا سر کھجلاتا ہی کہ یہان کھجلانا لازم
بولا گیا اور کہین تم اپنا بدن کیون کھجلاتے ہو تو متعدی ہی پھر متعدی کی تین قسمین ہین
باعتبار خواہش مفعول کے یعنی اگر ایک مفعول کو چاہے تو متعدی بیک مفعول
جیسے مارنا اور دو کو چاہے تو متعدی بدو مفعول جیسے دینا اور تین مفعول کو چاہے
تو متعدی بسہ مفعول کہتے ہین جیسے دلوانا اور نیز متعدی اگر بلا واسطہ کسی حرف
زائد کے ہو تو اُسکو متعدی بنفسہ کہتے ہین جیسے دینا اور پڑھنا اور اگر کسی حرف
وعلامت کی زیادتی سے بنا ہو تو اُسکو متعدی بالواسطہ کہتے ہین خواہ فعل لازم سے
متعدی بنا ہو یا کسی متعدی کو متعدی کیا ہو اور متعدی بالواسطہ بنانے کے تین قاعدے ہین

**قاعدہ اول** حرف اول مصدر پہ جو حرکت ہو اُسکو اتنا بڑھاوین کہ کوئی حرف علت
پیدا ہوجاوے یعنی فتحہ سے الف اور ضمہ سے واو مجہول اور کسرہ سے یاے معروف
ہوجاوے جیسے ٹلنا کہ حرف اول تاے ہندی پر فتحہ ہی جب اُسکو کھینچکر الف کردیا
تو ٹالنا ہوا اور یہی متعدی ہی اسی طرح دبنا سے دابنا اور مرنا سے مارنا اور کھلنا سے
کھولنا اور پسنا سے پیسنا اور بعضے مصدرون مین سے مجہول بھی ہوجاتی ہی جیسے
چھدنا سے چھیدنا اور رتنا سے رتینا

**قاعدہ دوم** فعل لازم کی ماضی مطلق کے آخر مین علامت مصدر زیادہ کرنی چاہیے
تو متعدی ہوجاویگا اور اسی طرح اگر متعدی کو متعدی کرنا چاہین جیسے ہنسنا سے
ہنسانا اور ڈرنا سے ڈرانا لیکن اگر ماضی کے آخر سے پہلے ی ہوگی تو وہ لام سے
بدل جاویگی جیسے دینا سے دلانا اور پینا سے پلانا اور اگر علامت ماضی

ہوجاتا ہی جیسے مصرعہ کا گا سب تن کھائیو اور جیون جیون کھائیو ماس ۔ یعنی زمان استقبال مین اور کبھی یہی صیغہ فائدہ دعا کا بھی دیتا ہی جیسے خدا تمکو زندہ رکھیو ۔

## فائدہ

صیغۂ مصدر بھی معنی امر حاضر مین بہت مستعمل ہوتا ہی جیسے یہ کتاب لانا یعنی لاؤ اور اسمین واحد وجمع برابر ہین ۔

**نہی** وہ فعل ہی کہ جسمین کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جاوے اور وہ صیغہ ہائے امر پر علامت نہی زیادہ کرنے سے حاصل ہوتی ہی اور علامت نہی کی حرف مت اور نہ اور نہین ہین اور ان تینون مین یہ فرق ہی کہ مت خاص حاضر کے صیغون پر آتا ہی خواہ پہلے ہو یا پیچھے جیسے مت جا اور ڈر مت اور اس پچھلی صورت مین صیغۂ مضارع بعینہٖ بھی مستعمل ہوتا ہی جیسے ڈرے مت اور حرف نہ سب صیغون پر آتا ہی مگر فعل سے مقدم جیسے لازم کہ مین نکرون اور تم نکرو اور نہین بھی سب فعلون پر آتا ہی مگر اسکا پیچھے لانا فعل سے اولی ہی جیسے ڈر نہین اور کر نہین اور حالات اسکے ویسے ہی ہین جیسے امر مین بیان ہوے ۔

**فعل معطوف** کوئی نئی قسم فعل کی ان چھون اقسام سے نہین مگر چونکہ اسکی شکل جداگانہ ہی اور دو فعلون کا ہونا اسمین ضرور ہی اس لیے اسکو ایک قسم جداگانہ قرار دیتے ہین اسکے بنانے کا طور یہ ہی کہ امر حاضر واحد پر لفظ کر یا کے زیادہ کرنے کے کوئی دوسرا فعل آگے بولتے ہین تو وہ پہلا فعل باصطلاح جدید معطوف کہلاتا ہی اور وہ ماضی ومضارع وغیرہ ہونے مین دوسرے فعل کا ساتھی ہی یعنی اگر دوسرا فعل ماضی ہوگا تو وہ بھی ماضی ہوگا اور مضارع ہو تو مضارع جیسے مار کر گیا اسکے یہ معنی ہین کہ مارا اور گیا یا مار کر جاویگا یعنی ماریگا اور جاویگا پس کر اور کے بمعنی اور کے اس مقام مین مستعمل ہین — یہ طریق مثبت فعلون کا تھا ۔

اگر فعل نفی بنایا چاہین تو جس صیغہ پر علامت نفی یعنی نون مفتوح یا لفظ نہین بڑھاوین وہی صیغہ نفی کا ہوجاویگا جیسے اسنے مارا ہی یہ صیغہ ماضی قریب مثبت کا ہی اگر اسپر

صیغہ ہاے ماضی قریب اور حال پر لاتے ہین مگر اُنکو معنون مین کچھ دخل نہین ہوتا اور یہ بھی غیر فصیح ہی جیسے مارا ہیگا اور مارتے ہینگے وغیرہ اور کبھی مصدر کے آخر کے الف کو ے مجہول سے بدل کر اوسپر لفظ کا اور کے اور کی بکاف تازی بڑھانے سے صیغہ مستقبل ہوتا ہی جیسے مین نہین لکھنے کا یا تو نہین پڑھنے کی ٭

امر وہ فعل ہی کہ جس مین حکم کسی کام کے کرنے کا ہووے اور اُسکے صیغے بھی بعینہ مضارع کے صیغے ہوتے ہین صرف اتنا فرق لفظون مین ہی کہ واحد حاضر مضارع کے آخر ے مجہول یا لفظ وے ہوتا ہی اور امر کے واحد حاضر مین نہین ہوتا اسی لیے امر حاضر مین کچھ اور لفظ ملانے کی ضرورت نہین کیونکہ یہ خود بخود مضارع کے صیغہ سے علیحدہ ہی مگر اور صیغون مین چونکہ تمیز نہین ہوتی ہی اسواسطے کبھی غائب اور متکلم کے صیغہ ہاے امر مین الفاظ چاہیئے کہ مناسب کہ اور لازم کہ وغیرہ ملاتے ہین جیسے چاہیئے کہ وہ کرے لازم کہ ہم کرین اور مقام تعظیم مین صیغہ واحد امر حاضر پر لفظ ے یعنی تی مکسور یا یاے مجہول ملاتے ہین اور یہ خاص لفظ آپ کے ساتھ بولا جاتا ہی جیسے آپ بیٹھیے اور آپ بولیے لیکن اگر امر کے آخر مین الف ہوگا تو لفظ مذکور سے پہلے ہمزہ بھی زیادہ ہوگا جیسے لائیے اور آیئے اور اگر اُسکے آخر مین واو یا ی ہوگی تو اُس صورت مین جیم بجاے ہمزہ بولا جاویگا اور واو اور ی مذکور معروف پڑھی جاوینگی جیسے دیجیے اور لیجیے اور ہوجیے اور کبھی واو مین قاعدہ الف کا جاری کرکے ہمزہ اُسکے بعد بولتے ہین جیسے کھوئیے اور سوئیے اور کبھی یہی صیغہ مضارع کے معنی مین آتا ہی جیسے کیا کیجیے کچھ بن نہین پڑتی یعنی کیا کرین اور کبھی اس صیغہ پر لفظ گا بھی زیادہ کرتے ہین مفید معنی استقبال کو ہو یا نہو جیسے لیجیے گا ٭

اور واضح ہو کہ امر مین زمانہ حال اور استقبال دونون ہوتے ہین مگر کبھی لفظ مذکور کے ملانے سے آخر امر مین زمان استقبال سمجھا جاتا ہی جیسے تو وہان جائیے اور اُنسے کہیے یعنی زمان استقبال مین اور کبھی اس لفظ کے آخر کی ے مجہول کو واو مجہول سے بدل کرتے ہین اُسوقت خاص واسطے استقبال کے

بہمزہ و یا سے مجہول زیادہ کرین جیسے وہ سووے یا جاوے یا سوئے یا جائے مگر مصدر ہونا کہ اسکا مضارع بدون وے یا ئے کے بھی آتا ہی جیسے ہو اور اگر علامت مصدر گرانے سے کوئی اور حرف رہے تو اُس صورت مین صرف سے مجہول لگانی چاہیے جیسے وہ مارے اور پڑھے اور جس صورت مین کہ آخر کو ی رہتی ہو وہان دونون طرح مضارع درست ہی جیسے جینا سے جیوے اور جیئے اور مضارع کے صیغون مین مذکر و مؤنث یکسان ہی اور اسی طرح صیغہ واحد غائب اور حاضر بھی یکسان ہی مگر واحد متکلم مین بجاے سے مجہول کے واو معروف اور نون غنہ آتا ہی جیسے مین ماروں یہ حال واحد کا ہی اور اگر جمع مضارع بناوین تو واحد غائب پر نون غنہ زیادہ کرین صیغہ جمع غائب اور متکلم بن جاویگا جیسے وے ماریں ہم جاوین مگر جمع حاضر کرنے کے واسطے بجاے سے مجہول کے واحد مین واو مجہول لگائی جاتی ہی جیسے تم مارو پس اگر مضارع کی علامت سے پہلے الف یا واو ہوگا تو متکلم واحد اور جمع حاضر مین واو مذکور ہمزہ بڑھی جاویگی جیسے مین جاؤن تم بوؤ +

**حال** وہ فعل ہی کہ جسمین زمانہ موجود پایا جاوے اور اُسکو اس طرح بناتے ہین کہ مضارع مین سے علامت اُسکی دور کرکے لفظ تا ہی ملاوین یا بعینہ صیغہ مضارع پر لفظ ہی زیادہ کرین جیسے مارتا ہی اور مارے ہی اور اُسکے مذکر و مؤنث اور واحد و جمع مین الف لفظ تا کا وہ حال ہوگا جو کہ الف ماضی مطلق یا تمنائی کا تھا اور لفظ ہی کا وہ حال ہوگا جو کہ ماضی قریب کے لفظ ہی کا بیان ہوا جیسے وہ کرتا ہو وے پڑھتے ہین وہ کرتی ہی اور کبھی صیغہ حال کو صیغہ ماضی تمنائی کے طور پر یعنی بدون لفظ ہی کے بولتے ہین جیسے تو نہین پڑھتا اور یہ محاورہ نفی مین اکثر ہی +

**مستقبل** وہ فعل ہی جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور یہ بھی مضارع سے بنتا ہی اسطرح کہ صیغہ واحد مذکر پر لفظ گا بکاف فارسی اور صیغہ جمع مذکر پر گے زیادہ کرین جیسے وہ کریگا مین کرونگا تم کروگے اور مؤنث کے صیغون مین الف لفظ گا کا ی معروف سے بدل جاویگا جیسے وہ پڑھیگی اور ہم پڑھینگے اور کبھی گا اور گے

سوائے اِن چارون ماضی کے اور کسی فعل کے واسطے لفظ نے علامت فاعل نہین آتی اور اِنمین بھی جب کہ فعل لازم ہو یا متعدی مرکب کہ جسکا دوسرا جز لازم ہو جیسے لیجانا اور دے بیٹھنا وغیرہ تب بھی علامت فاعل نے بولی نجاویگی غرض کہ مصدر متعدی کی چار ماضیون مین جنکا اوپر ذکر ہوا علامت فاعل آیا کرتی ہے بشرطیکہ متعدی مذکور مرکب فعل لازم سے نہو جیسے اُسنے پڑھا ہے اور اُسنے مارا تھا وغیرہ مگر اس قاعدہ سے مصدر بولنا اور لانا اور بھولنا خارج ہین یعنی باوجود متعدی ہونے کے اِنمین علامت فاعل نہین آتی جیسے وہ لایا اور وہ بولا اور تو بھولا ٭

ماضی استمراری اُس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ گذرے ہوے مین ہوا اور کرنے والے نے کام تمام نہ کیا ہو اسی واسطے اُسکو ماضی ناتمام بھی کہتے ہین اور اُسکو اس طرح بناتے ہین کہ صیغہ واحد مذکر ماضی مطلق سے جو کچھ کہ ماضی بنانے کے واسطے زائد کیا تھا یعنی الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا تھا بڑھاوین صیغہ واحد مذکر بن جاویگا اور جمع اور مؤنث کے واسطے وہی حال ہوگا جو ماضی مطلق مین گذرا جیسے مرد کھاتا تھا بیل جاتے تھے کتاب سوکھتی تھی عورتین پڑھتی تھین ٭

ماضی تمنائی یا تمنی اُسکو کہتے ہین جسمین گذرا زمانہ ہوا اور کرنے والے نے کام کیا نہ ہو بلکہ کرنے کی آرزو پائی جاتی ہو اِس ماضی کو غیر واقع بھی کہتے ہین اور چونکہ اِسمین تمنا کے معنی بعد حرف شرط کے آتے ہین اسواسطے ماضی شرطی بھی بولی جاتی ہے اور اُسکے بنانے اور گردان کا طور مثل ماضی ناتمام کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ اِسمین لفظ تا بدون تھا کے ہوتا ہے جیسے وہ پڑھتا وغیرہ اور اکثر یہ دونون ماضیان ایک دوسرے کی جگہہ بولی جاتی ہین ٭

## بیان مضارع کا

مضارع وہ فعل ہے جسمین زمانہ حال اور آیندہ دونون ہو سکتے ہون مضارع کے معنی مشابہ کے ہین چونکہ یہ فعل عربی مین مشابہ اسم فاعل کے ہوتا ہے اسواسطے مضارع نام ہوا اُسکو مصدر سے اسطرح بناتے ہین کہ علامت مصدر کو گراکر دیکھین کہ آخر مین الف یا واو ہے یا نہین اگر ہو تو لفظ وے بڑھاوے اور ی مجہول یائے

ماضی قریب کا ہوجاویگا جیسے مذکر کے واسطے وہ یا تو بیٹھا ہوے یا ہم بیٹھے ہین مین بیٹھا ہون تم بیٹھے ہو اور مونث مین وہ یا تو بیٹھی ہوے یا ہم بیٹھے ہین وغیرہ مگر صیغۂ جمع مونث مین کبھی علامت جمع تخفیف کے واسطے صیغۂ واحد ہی پر زیادہ کرکے وے بیٹھی ہین بولا کرتے ہین بجاے وے بیٹھین ہین کے ٭

ماضی بعید وہ فعل ہی جسمین گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُسکو گذرے ہوے زیادہ عرصہ ہوا ہو وہ بھی ماضی مطلق سے بنائی جاتی ہی اسطرح کہ صیغۂ واحد مذکر پر لفظ تھا زیادہ کرین اور باقی صیغے ایسی ہی طرح بنینگے جیسے ماضی مطلق کے تھے مگر وہان صرف ایک الف آخر مین تھا اور اس ماضی مین دوسرا الف لفظ تھا مین بھی ہی تو جو حال پہلے الف کا تانیث اور جمعیت مین ہوگا وہی حال دوسرے الف کا بھی ہوگا جیسے مرد سویا تھا عورت سوئی تھی تم بیٹھے تھے وے سوئی تھین مگر صیغۂ جمع مونث مین نون غنہ صرف ایک جگہ بولنا بھی جایز ہی تخفیف کے واسطے جیسے عورتین آئین تھی یا آئی تھین بجاے آئین تھین کے

ماضی شکیہ وہ فعل ہی جسمین گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُسکے ہونے مین شک ہو اُسکو ماضی مطلق سے اسطرح بناتے ہین کہ جس ماضی مطلق کے فاعل کے ساتھ علامت فاعل لفظ نے آتی ہو اُسکے واسطے واحد مذکر مین لفظ ہوگا اور مونث مین ہوگی بواو مجہول اور جمع مذکر مین لفظ ہونگے اور مونث مین ہونگی زیادہ کرین جیسے اُسنے پڑھا ہوگا اور اُسنے پڑھی ہوگی اور بدون علامت کے افعال مین واحد غایب و حاضر مین ہوگا اور جمع غایب اور متکلم مین ہونگے اور واحد متکلم مین ہونگا بواو معروف اور جمع حاضر مین گے بولا جاویگا مذکر کے واسطے اور مونث کے صیغون مین واحد مین الف کی جگہ ی معروف اور جمع مین سے مجہول کی جگہ ی معروف بولی جاویگی جیسے وہ آیا ہوگا یا آئی ہوگی ہم آئے ہونگے یا آئین ہونگی اور کبھی لفظ گا اور گے اس ماضی مین سے حذف کرکے صرف ہو اور ہون بولتے ہین جیسے شاید اُسنے کیا ہو اور وے آگئے ہون اور اس ماضی کو احتمالی اور موہوم بھی کہتے ہین ٭

| | |
|---|---|
| | فائدہ |

جگہ جانا بولتے ہین جیسے مجھسے جایا نہین جاتا یا تم جایا چاہتے ہو اسی طرح کرنا سے کیا اور مرنا سے مُوا گو کہ مرا بھی رائج ہی اور ہونا سے ہوا بجاے ہویا کے بولا جاتا ہی پس اِس اعتبار سے مصدر کی دو قسمین ہین ایک صحیح کہ ماضی وغیرہ بنانے مین بقاعدہ نہو جیسے مارنا اور کاٹنا اور ایک غیر صحیح جو کہ ایسا نہو جیسے جانا کہ ماضی مین گیا ہوجاتا ہی ٭

اوپر جو قاعدہ ماضی مطلق کا مذکور ہوا تو صیغۂ واحد مذکر بنانے کا تھا اگر اُسکی جمع بناوین تو آخر کے الف کو ی مجہول سے بدلنا چاہیے جیسے مارا واحد مذکر ہی اسکی جمع مارے اسی طرح دیا سے دیے لیکن اگر الف سے پہلے ایسی ی ہوگی جسکے ماقبل و او یا الف ہو تو وہ جمع مین ہمزہ پڑھی جاویگی جیسے تم سوئے ہم لائے کہ واحد تھا سویا اور لایا اور اگر فعل کو مُونث بنانا چاہین تو صیغۂ واحد مین الف کی جگہ ی معروف بولینگے اور جمع مین ے مجہول کی جگہ ی معروف اور نون غُنّہ کہینگے جیسے وہ بیٹھی واحد کی مثال اور وے بیٹھین جمع کی مثال اور کبھی جمع مُونث مین درمیان کی ی اور نون غنہ کے الف بھی زائد کرتے ہین جیسے وے بیٹھیان مگر اب اُسکو کم بولتے ہین اور جسطرح کی ی کہ ماضی مطلق کی جمع مین ہمزہ ہوجاتی تھی وہ صیغۂ مُونث مین بھی ہمزہ بولی جاویگی جیسے وہ لائی تُو نے کھائین اور اگر ویسی نہوگی تو مُونث مین محذوف ہوجاویگی جیسے دیا سے دی اور جیا سے جی

**ماضی قریب** وہ فعل ہی جس مین گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُسکی مدت تھوڑی معلوم ہو اُسکو ماضی مطلق سے بناتے ہین اِس طرح کہ اگر ایسی ماضی مطلق ہو کہ اُسکے فاعل کے بعد نے علامت فاعل آتی ہو تو اُسکے واسطے صرف دو علامتین ماضی قریب کی مقرر ہین واحد مذکر یا مونث کے واسطے لفظ ہی بفتحہ ہا جو صیغۂ واحد پر زیادہ ہوتا ہی جیسے اُسنے مارا ہی یا ماری ہی اور جمع کے واسطے لفظ ہین جو صیغۂ جمع پر آتا ہی جیسے اُنھون نے کھائے ہین یا کھائی ہین اور اگر ایسا فعل نہوگا تب ماضی قریب کے واسطے چار علامتین ہین اول ہی واحد غائب اور حاضر کے واسطے دوم ہین جمع غائب اور متکلم کے واسطے سوم ہون بوا و معروف و نون غنہ واحد متکلم کے واسطے چہارم ہو بوا و مجہول جمع حاضر کے واسطے پس جب صیغہ پر مذکر یا مُونث کے اِن علامتون مین سے زائد ہوگی وہ صیغہ

## فائدہ

واضح ہو کہ جیسا کوئی فعل ہوگا ویسا ہی اُسکا مصدر کہلاویگا مثلاً فعل لازم اور معروف ہے تو اُسکے مصدر کو بھی لازم اور معروف کہینگے جیسے کھاوے فعل معروف ہے تو اُسکا مصدر کھانا بھی معروف ہے اور علیٰ ہذا القیاس ٭

اب فعل جو مصدر سے نکلتے ہین سات ہین ماضی مضارع حال مستقبل امر نہی فعل معطوف اور ہر ایک کے چھ صیغے ہوتے ہین واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم اور یہ سب افعال بلا واسطہ یا بواسطہ مصدر سے نکلتے ہین پس جسطرح نکلتے ہین وہ طریق سننا چاہیے ٭

واضح ہو کہ ہر جگہ اول صیغۂ واحد غائب کا بنایا جاتا ہے اور پھر اُس سے پانچ صیغے اور بنا لیتے ہین اول ماضی کو معلوم کرنا چاہیے کہ وہ وہ فعل ہے کہ جسمین زمانہ گذرا ہوا معلوم ہو اُسکی چھ قسمین ہین مطلق قریب بعید شکیہ استمراری تمنائی ماضی مطلق اُسکو کہتے ہین جسمین گذرا ہوا زمانہ بدون قید تھوڑے یا بہت کے پایا جاوے اور اُسکو مصدر سے اِسطرح بناتے ہین کہ علامت مصدر کی یعنی حرف نا دور کرکے دیکھین اگر واو یا الف آخر مین رہے تو حرف یا یعنی ی مفتوح اور الف زیادہ کرنے سے ماضی مطلق بنجاویگی جیسے سونا سے سویا اور کھانا سے کھایا اور اگر واو یا الف نہ ہے تو صرف الف بڑھانا چاہیے اور اُسکے پہلے حرف کو فتحہ دینا چاہیے جیسے مارنا سے مارا اور پینا سے پیا لیکن اگر علامت مصدر سے پہلے حرف کا قبل متحرک ہوگا تو اُسکو ساکن کرنا پڑیگا جیسے سرکنا اور لچکنا کہ علامت مصدر سے پہلا حرف کاف ساکن ہے اور اُس سے پہلے اول مصدر مین ر ہے اور دوسرے مین چ متحرک تو اُنکی ماضی مین سرکا اور لچکا بسکون را و جیم فارسی کہینگے ٭

## فائدہ

بعضے مصدرون کی ماضی خلاف قاعدۂ مذکورۂ بالا کے آتی ہے جیسے جانا سے گیا کہ قاعدہ کی رو سے صیغۂ واحد ماضی جایا ہونا چاہیے تھا مگر گیا بولتے ہین تب بھی مرکب کرنے مین اکثر

نکلتا ہی اور اصطلاحی وہ ہی کہ جسکے معنی مستقل ہون اور ایک زمانہ تین زمانون مین سے
اُس سے سمجھا جاوے زمانے تین ہین **ماضی** یعنی گذرا ہوا اور **حال** یعنی موجود اور
**مستقبل** یعنی آنے والا اور ہر فعل کے واسطے ضرور ہی کہ کوئی اُسکا فاعل یعنی کرنے والا
ہووے پس اگر فعل صرف فاعل ہی کو چاہے اور فاعل کے سوا اور چیز کا محتاج نہ ہے
تو اُسکو لازم کہتے ہین لازم کے معنی ساتھ رہنے والا تو چونکہ اس قسم کا فعل ہمیشہ اپنے
فاعل کے ساتھ رہتا ہی اسواسطے لازم کہلاتا ہی جیسے کلو سویا اس مثال مین فعل سونے کا
کلو پر تمام ہوا جو کہ فاعل فعل کا تھا اور اگر فاعل کے سوا مفعول کا محتاج ہو یعنی کی ہوئی
چیز کو بھی چاہے تو اُسکو متعدی کہتے ہین متعدی کے معنی بڑھنے والا تو چونکہ فعل
فاعل سے بڑھ کر مفعول پر پہونچتا ہی اسواسطے متعدی کہلاتا ہی جیسے مین نے اُسکو دیا
کہ فعل دینے کا متکلم سے نکل کر غائب پر پہونچا بعضے افعال لازم ہوتے ہین مگر محتاج
دوسری چیز کے فاعل کے سوا ہوتے ہین ایسے افعال ناقص کہلاتے ہین اُنکے فاعل
کو اسم کہتے ہین اور جس چیز کی طرف محتاج ہوتے ہین اُسکو اُنکی خبر بولتے ہین مصدر
اُنکے ہونا اور رہنا یا جو اُنکے معنی مین ہو ہین پس جس صورت مین کہ یہ افعال محتاج
خبر کے نہ ہین اور صرف اپنے اسم کے ساتھ پورے ہو جاوین تو فعل تام کہلاوینگے
جیسے اور فعل لازم ہوتے ہین اور نیز اگر فعل کا فاعل معلوم ہوتا ہی تو اُسکو معروف
کہتے ہین جیسے اُسنے مارا اور تو مارتا ہی اور اگر نا معلوم ہو تو فعل مجہول کہلاتا ہی
جیسے وہ مارا گیا یا مارا جاتا ہی کہ مارنے والا معلوم نہین ٭

## تنبیہ

یاد رہے کہ فعل مجہول فعل لازم سے نہین آتا مثلاً نہین بولتے کہ بیٹھا گیا یا سویا
جاوےگا
اور پھر فعل کی دو قسمین ہین مثبت اور منفی مثبت وہ فعل ہی جس سے ہونا یا کرنا
فاعل کا سمجھا جائے جیسے کتاب رکھی ہی اور مین پڑھتا ہون اور نفی وہ ہی کہ جس سے
نہونا اور نکرنا بوجھا جاوے جیسے تم نہین آئے تھے اور مین نہین مانونگا وغیرہ
مگر امر اور نہی کو مثبت اور نفی نہین کہتے ٭

کلمہ کہینگے اور اگر اُس لفظ کے کچھ معنی نہون تو اُسکو مہمل لفظ کہتے ہین جیسے کتاب کو اُلٹ کر بولو اور باتک کہو تو یہ لفظ مہمل کہلاویگا پھر کلمہ کی تین قسمین ہین اسم اور فعل اور حرف

اسم اُسکو کہتے ہین جسکے معنی مستقل ہون یعنی بدون اور کلمہ کے ملائے سمجھے جائین اور زمانہ اُسکے معنون مین نہ معتبر ہو جیسے کاغذ اور گھوڑا اور محمود وغیرہ اور اُسکی باعتبار اشتقاق تین قسمین ہین جامد و مشتق و مصدر جامد وہ اسم ہی کہ نہ اُس سے کوئی کلمہ نکلا ہو اور نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے پتھر اور درخت اور مشتق وہ اسم ہی کہ مصدر سے نکلا ہو اور مصدر وہ ہی کہ اُس سے فعل اور اسم مشتق نکلین اور چونکہ مضمون مصدر کا علم صرف کے مطابق زیادہ تر ہی یعنی گردان اور تبدیل وغیرہ اسمین بہت ہی اسی لیے اول اُسی کا بیان کیا جاتا ہی ٭

جاننا چاہیے کہ علامت مصدر کی اُردو مین حرف نا ہی جیسے کھانا پینا وغیرہ اور وہ باعتبار وضع کے دو قسم ہی اول وضعی کہ جسکو واضع ہند نے مصدر ہی کے معنی مین بنایا ہو جیسے کاٹنا اور آنا اور جانا وغیرہ — دوسرے غیر وضعی کہ علامت مصدر لفظ غیر ہندی کے ساتھ ملاکر مصدر بنالین خواہ وہ لفظ فارسی ہو یا عربی جیسے داغنا کہ داغ لفظ فارسی پر علامت مصدر بڑھا کر بنایا گیا ہی یا قبولنا کہ قبول لفظ عربی پر علامت مصدر کی زیادہ کرنے سے حاصل ہوا ہی اور کبھی اس طرح کا مصدر اسم جامد یا صفت ہندی پر نا بڑھانے سے مستعمل کرتے ہین اور یہ تصرف اہل زبان کا ہی جیسے جوتیانا اور گرمانا کہ جوتی اور گرم پر علامت مصدر زیادہ کی گئی ہی اور اس تصرف مین ایک الف بھی ماقبل علامت مصدر زیادہ ہوتا ہی ٭

اور جو الفاظ کہ مصدر ہندی کے ساتھ ملکر مصدر مرکب ہوتے ہین اُنکو بھی داخل مصدر غیر وضعی سمجھنا چاہیے جیسے کم ہونا اور خرچ کرنا اور خوش کرنا وغیرہ مصدر سے فعل اور اسماے مشتقہ نکلتے ہین پس ہر ایک کا بیان جدا جدا کیا جاتا ہی ٭

## فعل کا بیان

فعل دو طرح کا ہی ایک لغوی جسکو مصدر کہتے ہین اور ایک اصطلاحی جو مصدر سے

**حذف** کے معنی دور کرنا اور محذوف وہ لفظ جو دور کیا گیا ہو +

**تخفیف** کے معنی ہلکا کرنا مخفف وہ لفظ جسمین سے کچھ حذف کرکے ہلکا کیا ہو جیسے گھسیارا گھاس سے +

**اشتقاق** کے معنی ایک کلمہ سے دوسرے کو نکالنا اول کو مشتق منہ اور دوسرے کو مشتق کہتے ہین +

**متکلم** کلام کرنے والے کو کہتے ہین +

**مخاطب** اور حاضر جس سے کلام کرین +

**غائب** وہ جسکا ذکر کرین +

**واحد** ایک کو کہتے ہین +

**جمع** ایک سے زیادہ کو کہتے ہین +

**مذکر** نر کو کہتے ہین +

**مؤنث** مادہ کو کہتے ہین +

اُردو کے معنی لشکر کے ہین پس جو بولی کہ شاہجہان بادشاہ دہلی کے لشکر مین مستعمل ہوئی تھی اُسکو اُردو کہتے ہین اور چونکہ اُس لشکر مین ہر طرح کے آدمی تھے اسی واسطے ہر طرح کے الفاظ سے مرکب ہوئی +

## باب دوم صرف مین

**صرف** وہ علم ہو کہ جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل اُسکی معلوم ہو اور اُسکا موضوع کلمہ ہو جو بولی آدمی کے منھ سے نکلتی ہو اُسکو لفظ کہتے ہین پس اگر وہ مفرد بامعنی ہو یعنی اُسکے ٹکڑے کرنے سے وہی معنی سمجھ مین نہ آوین جو پہلے سمجھے جاتے تھے تو ایسے لفظ کو کلمہ کہتے ہین مثلاً کتاب لفظ مفرد ہو کیونکہ اگر اُسکے ٹکڑے کرین مثلاً کہ اور تاب اور ان دونون کے معنی دیکھین تو جو کتاب سے سمجھے جاتے تھے وہ ہرگز نہونگے اسی واسطے کتاب کو

بولا جاویگا اُس سے وزن صرفی مراد ہوگا ✣

**حروف اصلی** وہ ہین کہ گردان کرنے مین موجود رہین اور اُنھین کو مادہ اور مجرد بھی کہتے ہین اور اُنکی پہچان یہ ہی کہ وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہون جیسے اگر شریف کا وزن کرین تو فعیل ہوگا اِسلیے اصلی حروف اُسکے ش اور ر اور ف ہونگے جو ف اور ع اور ل کی جگہ ہین ✣

**تعریف** کسی چیز کے معنی اسطرح بیان کرنے کہ مخاطب اُنسے وہی چیز سمجھے ✣

**صیغہ** لفظ کو کہتے ہین ✣

**معنی** جو چیز کہ کلمہ یا کلام سے سمجھی جاتی ہی اُسکو معنی اور مفہوم کہتے ہین اُنمین سے

**مستقل** وہ جو بدون دوسری چیز کے ملائے سمجھے جاوین جیسے کتاب کے معنی اور

**غیر مستقل** وہ جو بدون دوسری چیز کے سمجھے نجاوین جیسے سے کے معنی ✣

**مرادف** جن دو لفظون کے معنی ایک ہون اُنکو مرادف کہتے ہین جیسے کرسی اور چوکی کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین اسلیے اِس صورت مین یہ دونون مرادف ہین ✣

**مشترک** جو لفظ کہ کئی معنون پر بولا جاوے اُسکو مشترک کہتے ہین جیسے چاند کہ ماہتاب اور سر کو کہتے ہین یا خط کہ رقعہ اور چہرہ کے بالون کو کہتے ہین ✣

**وضع** ایک شی کو دوسری شی کے واسطے خاص کرنے کو یا بنانے کو بولتے ہین جو بنانے والا ہی اُسکو واضع کہتے ہین اور جس شی کو بناتا ہی اُسکو موضوع اور جسکے لیے بناتا ہی اُسکو موضوع لہ اِس صورت مین ہر ایک کلمہ موضوع ہی اور اُسکے معنی موضوع لہ اور جسنے اُس لفظ کو بنایا وہ واضع ہوگا اور موضوع کو دال یعنی دلالت کرنے والا بھی کہتے ہین اور موضوع لہ کو مدلول یعنی دلالت کیا گیا ✣

**موضوع علم** اُس چیز کو کہتے ہین جسکا بیان اُس علم مین کیا جاوے مثلاً دائرہ اور خط مستقیم وغیرہ کا بیان اقلیدس مین کیا جاتا ہی اِسی واسطے اُسکا موضوع یہی چیزین ہونگی اِسی طرح علم طب کا موضوع آدمی کا بدن ہی اور صرف ونحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہی ✣

**مقدر** وہ لفظ کہ عبارت مین نہو اور معنی اُسکے لیے جاوین اور اُسکی مثالین آگے آوینگی ✣

**تشابہ** ایک صورت کے حرف کو کہتے ہین اُنمین سے جس حرف پر نقطہ ہو اُسکو معجمہ اور منقوطہ کہتے ہین اور بے نقطہ کو غیر منقوطہ اور مہملہ اور ب ت ث مین تمیز کے واسطے اول کو موحدہ اور دوسرے کو مثناۃ اور تیسرے کو مثلثہ کہتے ہین اور ت اور ی مین فرق کرنے کے واسطے اول کو مثناۃ فوقانیہ یا صرف فوقانیہ اور دوسرے کو مثناۃ تحتانیہ یا صرف تحتانیہ کہتے ہین ٭

اور پ اور چ اور ژ اور گ کو حروف فارسی کہتے ہین اور انکے مقابل ب اور ج اور ز اور ک کو تازی جیسے کتاب کو لکھینگے بکاف تازی اور گل کو بکاف فارسی ٭

اور جو حرف ہندی مین آتے ہین یعنی ٹ اور ڈ اور ڑ انکو ہندی کہتے ہین مثلاً اگر کہین کہ پہاڑ برائے ہندی توڑ سمجھی جاویگی اور اُنکی پہچان کے واسطے اُنکے اوپر نشان ط یا نشان ... کر دیتے ہین ٭

تین حرف کے لفظ مین اول کو فا کلمہ اور دوسرے کو عین کلمہ اور تیسرے کو لام کلمہ کہا کرتے ہین جیسے حسن مین ح فا کلمہ ہی اور س عین کلمہ اور ن لام کلمہ کیونکہ فعل مین اول ف ہی اور دوسرا ع اور تیسرا ل ٭

**وزن** ایک کلمہ کی حرکتون اور سکون کو دوسرے کلمہ کے ساتھ مقابل کرنے کا نام ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک وزن عروضی جسمین ایک کلمہ کی حرکتین اور سکون دوسرے کلمہ کی حرکتون اور سکون کے ساتھ برابر ہون یعنی جتنے ہجے ایک کلمہ مین ہون اُتنے ہی دوسرے مین ہون خواہ حرکتین ایک طرح کی ہوون یا نہ ہوون جیسے روشن اور کاغذ اور بیدل کہ اِنکا وزن عروضی ایک ہی یعنی ہر ایک مین دو ہجے پائے جاتے ہین دوسرے وزن صرفی وہ اُسکو کہتے ہین جسمین حرکتین اور سکون دونون کلمون کے برابر ہون اور حرکتین یکسان ہون یعنی اگر پہلے حرف کو ایک کلمہ کے فتحہ ہو تو دوسرے کے پہلے حرف کو بھی فتحہ ہو اور علی ہذا القیاس اور جو حرف زائد کسی جگہ ایک کلمہ مین ہووے دوسرے مین بھی اُسی جگہ ہووے مثلاً فاعل اور صادر اور حاکم سب کا وزن صرفی ایک ہی اور اِن سب مین الف زائد ہی اور اِس رسالہ مین جس جگہ وزن

ہونے حرکت کے خوب کھینچے جا سکتے ہین جیسے باب اور چیز اور نور اور اگر ایسا نہو تو حروف لین کہلاوینگے لین کے معنی ہین نرمی کے اور یہ حروف اس صورت مین نرمی سے ادا ہوتے ہین مگر حروف لین کے صرف واو اور یا ہین اور الف ہمیشہ حرف مدہ رہیگا اسلیے کہ اسکے پہلے سوا زبر کے اور کوئی حرکت نہین آسکتی +

**الف مقصورہ** وہ جو سی کے طور پر لکھا جاوے جیسے موسیٰ اور عیسیٰ مین

**اور الف ممدودہ** وہ جو ایسا نہو +

**واو معروف** اُس واو کو کہتے ہین جسکے پہلے پیش ہو اور خوب جھکا کر پڑھی جاوے جیسے واو نور کی +

**واو مجہول** جسکے پہلے پیش ہو مگر جھکا کر نہ پڑھی جاوے جیسے واو شور کی

اور اُسکی علامت یہ (ہ) ہے باصطلاح جدید +

**واو معدولہ** جو لکھنے مین آوے اور پڑھنے مین نہ آوے جیسے واو خواب اور خویش کی +

**یاے معروف** وہ ہی کہ پہلے اُس سے کسرہ ہو اور خوب صاف پڑھی جاوے جیسے ی تلی کی اور وہ باصطلاح جدید سیدھی لکھی جاتی ہے +

**یاے مجہول** وہ ہے جو ایسی نہ پڑھی جاوے اور پہلے اُسکے کسرہ ہو جیسے مجھے اور وہ اولٹی لکھی جاتی ہے اسطرح (ے) باصطلاح جدید +

**ہاے مختفی** یعنی ہ پوشیدہ وہ ہے جو اظہار حرکت کے واسطے لفظ کے آخر مین آوے جیسے نامہ اور جامہ مین +

**نون غنہ** وہ جو ناک مین بولا جاوے جیسے نون اینٹ کا +

**ہاے مخلوط** جو دوسرے حرف کے ساتھ ملکر ایک ساتھ بولی جاوے جیسے پھاڑنا وغیرہ کی اور وہ باصطلاح جدید دو چشمی لکھی جاتی ہے اور یہ صفت اگر اور کسی حرف مین ہوگی تو اُسکو بھی اسی نام سے کہینگے جیسے ی کیا کی جو کلمۂ استفہام ہے مخلوط کہلاویگی +

کتاب کا کاف اور اُسکی علامت (ـ) ہی نیچے حرف کے +

**فتحہ** زبر کو کہتے ہین اور زبر والے حرف کو مفتوح جیسے قلم کا قاف اور اُسکی علامت (ر) ہی اوپر حرف کے +

**ضمہ** پیش کو کہتے ہین اور پیش والے حرف کو مضموم جیسے اُستاد کا الف اور اُسکی علامت (ـ) ہی اوپر حرف کے +

**سکون** اور جزم حرکت کے نہونے کو کہتے ہین اور ساکن اور زدہ جس حرف پر کوئی حرکت نہو اُسکو کہتے ہین جیسے کاغذ کی ذال اور اُسکی علامت (ـ) ہی اور جس جا دو یا زیادہ ساکن اکٹھے ہون تو اول ساکن کے سوا اورون کو موقوف کہینگے جیسے دست کا سین اور تے +

**تشدید** دو حرف ایک جنس کو ملا کر یا ایک حرف کو مکرر پڑھنے کو کہتے ہین اور اِس حرف مکرر کو مشدد کہتے ہین جیسے ستی کا سین اور اُسکی علامت یہ (ـ) ہی اوپر حرف کے +

**تنوین** ایک سی دو حرکتون کو کہتے ہین جو کسی حرف پر آوین جیسے فوراً کی را پر دو زبر ہین اور بولنے مین آخر کو نون پڑھا جاتا ہی +

**حرف علت** واو اور الف اور یا ہین جنکا مجموعہ وا ہی اور اُنکو اس جہت سے علت کہتے ہین کہ تمام مرض ابدال اور حذف وغیرہ کا کلام عرب مین اکثر اِن تین حرف پر ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ وا ہی مجموعہ اِن حروف کا علیل یعنی بیمار کی زبان سے نکلتا ہی اِسواسطے علت کے حرف کہلاتے ہین مگر یہ وجہ پوچ ہی +

فتحہ کو کھینچنے سے الف پیدا ہوتا ہی اِسی لیے الف کے موافق حرکت فتحہ کی ہی اور کسرہ کو کھینچنے سے یا پیدا ہوتی ہی تو اُسکے موافق حرکت کسرہ کی ہی اور پیش کو بڑھانے سے واو پیدا ہوتی ہی تو اُسکے موافق حرکت پیش کی ہی +

پس جس صورت مین کہ اِن حرفون کے پہلے اُنکے موافق حرکت ہوگی اُس صورت مین اُنکو حروف مد کہینگے کیونکہ مد کے معنی کھینچنے کے ہین اور یہ حروف بشرط موافق



# حصۂ چہارم قواعد اُردو

## دیباچہ

جاننا چاہیے کہ یہ رسالۂ قواعد اردو بموجب ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب معلی القاب جناب ڈاکٹر صاحب بہادر سررشتۂ تعلیم ممالک شمالی و مغربی کے اس احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسۂ بریلی نے ۱۸۶۲ عیسوی مین تالیف کیا اور تا مقدور عبارت سہل اور قواعد ضروری کا ہونا ملحوظ رکھا اور بعض باتین عربی اور فارسی کی جنکا جاننا نوآموزون کو ضروری اور موجب ہوشیاری کا تھا وہ بھی درج کی گئین اور پہلے بیان مطلب سے کچھ اصطلاحین جو قواعد مین مذکور ہونگی لکھی گئین اور چونکہ اس زبان کی صرف و نحو ابھی تک خوب منضبط نہین ہوئی لہذا ناظرین وقت ملاحظہ کے خود جان لینگے کہ کسطرح کی کاوش کرکے یہ باتین لکھی گئی ہین اس رسالہ مین چار باب ہین اول مین اصطلاحات اور دوسرے مین صرف اور تیسرے مین نحو اور چوتھے مین ترکیب کرنے کا طور اور کچھ فوائد ضروری لکھے گئے ہین ٭

## باب اول اصطلاحات کے بیان مین

اصطلاح وہ ہے جو چند آدمی ملکر ایک بات ٹھہرالین جیسے حرکت کے معنی ملنے کے ہین مگر اصطلاح مین زیر اور زبر اور پیش کو کہتے ہین اور اسکی اعراب بھی بولتے ہین ٭

متحرک وہ حرف ہے جسکو زیر یا زبر یا پیش ہو ٭

کسرہ اور جر زیر کو کہتے ہین اور جس حرف کو زیر ہو اسکو مکسور اور مجرور بولتے ہین جیسے



# حصۂ چہارم قواعد اُردو

## دیباچہ

جاننا چاہیے کہ یہ رسالہ قواعد اردو بموجب ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب معلی القاب جناب ڈاکٹر کرسٹ صاحب بہادر سررشتہ تعلیم ممالک شمالی و مغربی کے اس احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسۂ بریلی نے ۱۸۶۲ عیسوی مین تالیف کیا اور تا مقدور عبارت سہل اور قواعد ضروری کا ہونا ملحوظ رکھا اور بعض باتین عربی اور فارسی کی جنکا جاننا نوآموزون کو ضروری اور موجب ہوشیاری کا تھا وہ بھی درج کی گئین اور پہلے بیان مطلب سے کچھ اصطلاحین جو قواعد مین مذکور ہونگی لکھی گئین اور چونکہ اس زبان کی صرف و نحو ابھی تک خوب منضبط نہین ہوئی لہذا ناظرین وقت ملاحظہ کے خود جان لینگے کہ کسطرح کی کاوش کرکے یہ باتین لکھی گئی ہین اس رسالہ مین چار باب ہین اول مین اصطلاحات اور دوسرے مین صرف اور تیسرے مین نحو اور چوتھے مین ترکیب کرنے کا طور اور کچھ فوائد ضروری لکھے گئے ہین ٭

## باب اول اصطلاحات کے بیان مین

اصطلاح وہ ہے جو چند آدمی ملکر ایک بات ٹھہرالین جیسے حرکت کے معنی ہلنے کے ہین مگر اصطلاح مین زیر اور زبر اور پیش کو کہتے ہین اور اُسی کے اعراب بھی بولتے ہین ٭

متحرک وہ حرف ہے جسکو زیر یا زبر یا پیش ہو ٭

کسرہ اور جر زیر کو کہتے ہین اور جس حرف کو زیر ہو اُسکو مکسور اور مجرور بولتے ہین جیسے

Kawaid Urdu IV Part

INDIAN INSTITUTE

# حصہ چہارم

## رسالۂ قواعد اُردو

مجاریہ و مستعملۂ مدارس سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

جسکو

مولوی محمد احسن صاحب مدرس اول فارسی مدرسۂ بریلی نے

تالیف کیا

واسطے استعمال طلبۂ مکاتب و مدارس سررشتۂ تعلیم صوبۂ اودھ کے

حسب الحکم

جناب معلی القاب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی

و شمالی و اودھ بار پنجم مقام لکھنؤ

مطبع منشی نول کشور میں چھاپا گیا

ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ع

Jawā'id-ĕ-Ibdā.

Pt. IV.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

